

یہ سب باتیں سن کر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔
 "تو یہ دیکھ رہا ہے؟" وہ نے اس کی طرف اشارہ کیا۔
 "جی ہاں، یہ سب باتیں سن کر میں بے اختیار ہنس پڑتا ہوں۔"

٤٠

جلد ہفتم

گلستانہ تفاسیر

جلد ہفتم

حیدر

سورة الرحمن تا سورة الفاس

شعب خضره ممولاً بعمدة القوم

— 25 —

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ چاہے وہ کرے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

تفہیم کے لئے، یہ کتاب "مختصر" اور "مختصر" ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی

”نصرت مورو، تھری ٹیڈاٹس : ایک نئے دور کا آغاز“

من صغرت طامعاً من التبرع به: ذهب وقدره إلى

فمن شرب من غيرهم لم يدر ما يشرب

تصویرت میں وہاں کچھ مٹی ہے، اس کی جانچنا اعلیٰ

د افغانستان اسلامي امارت

ازلہ نامہ تفسیر عثمانی
تفسیر مضمہری
تفسیر عزیزی
تفسیر ابن دکنیر
معارف تفسیر ان

مذہب نبوی (ص) نقلیہ مذہب

معارف اشراف

حضرت نور محمد عسکریؑ

فصل فی بیان احوال و حال

Abstract

سید محمد علی شاد

[illegible]

میں نے اسے دیکھا تھا۔

مجلس شورای اسلامی

22/11/2020

۲۴	سورہ بقرہ میں بعض خصوصیات	۲۴	بائبل کے تحت اور انجیل
۲۵	مقدس کتاب میں کئی آیات	۲۵	۷/۱۰ میں
۲۶	ہمارے تفسیر	۲۶	مفسرین مختلف تفسیر کرتے ہیں
۲۷	خدا پر ایمان رکھنے والی قوم	۲۷	ان کی زندگی میں
۲۸	مسیح سے جو کہ ظاہر ہو گیا ہے وہی کئی	۲۸	ایک مصلحت کا انتخاب
۲۹	نورسہ وقت کیا ہے	۲۹	ایک مصلحت کا انتخاب
۳۰	ہمارے شیطان کا نام	۳۰	حق کی طرف سے
۳۱	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۱	جنت کی طرف سے
۳۲	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۲	نورسہ کے لئے
۳۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۳۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۳۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۱	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۱	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۲	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۲	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۴۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۴۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۱	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۱	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۲	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۲	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۳	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۴	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۵	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۶	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۷	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۸	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۵۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۵۹	انہوں نے مجھ سے کہا ہے
۶۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے	۶۰	انہوں نے مجھ سے کہا ہے

۶۸	سورۃ المجادلہ	۲۸	کارۃ ۲۰۰ جہد حق	۸۵	مہاجرین کی کیفیتیں	۹۹
۶۹	حضرت غوثیؒ کی فرما	۲۹	سورۃ النحل	۸۵	ماہیتیں اور کوہدم کیا ہے	۹۹
۷۰	افغان سب کی مشابہ	۳۰	فی التبیان کی حدیثی اور روایت	۸۶	تکبیر نامہ	۹۹
۷۱	نہر کا شری حکم	۳۰	یہودیوں کی حدیثی	۸۷	سماج کی سماجی کاغذات	۹۹
۷۲	حضرت سید بن عمر کا واقعہ	۳۰	یہودیوں کی حدیثی	۸۷	حدیثات مالی فقیرانہ اور ان کی	۹۹
۷۳	شہر و قلعہ	۳۰	یہودیوں کی حدیثی اور ان کی کاغذات	۸۸	حدیثات فقیرانہ	۱۰۰
۷۴	ذرا چاہیے کی کالی	۳۱	یہودیوں کی حدیث سے جواب	۸۸	حدیثی کی ایک خاص تعلیمات	۱۰۰
۷۵	کفار کے مسائل	۳۱	انجیل کے حدیث کی روایت	۸۸	اسوئل و جواب کی حدیثی تعلیم کا واقعہ	۱۰۱
۷۶	لامینہ بن ہود اور ان کے	۳۲	خاصہ کی حدیث	۸۹	انصاف کا بیان	۱۰۱
۷۷	تسلیم ضروری ہے	۳۲	فی التبیان کی حدیثی	۸۹	پہلے کی حدیثی	۱۰۱
۷۸	اگر روزے کی شدت نہ ہو	۳۲	یہودیوں کی حدیث	۸۹	پہلے سے مال کا حدیث	۱۰۲
۷۹	کھانا کھانے کے مسائل	۳۳	سہ ماہ اور ماہانہ حدیث و روایت	۹۰	حضرت عائشہ کا حدیث	۱۰۲
۸۰	حدیث	۳۳	مکاتوں کی حدیث	۹۰	حضرت عبداللہ بن عمر اور ایک مسکن	۱۰۲
۸۱	سب کے احوال معلوم ہیں	۳۳	قیاس کے مستور ہونے کی دلیل	۹۰	حضرت عمر فاروقؓ	۱۰۲
۸۲	تعمیم کی حدیث	۳۵	حیرت انگیز حدیث	۹۰	یہودیوں کی حدیثی انصاف کی فرما واداری	۱۰۳
۸۳	پہلے کے کتاب	۳۵	یہودیوں کی حدیث اور جواب	۹۱	مال قیامت کے پہلے سے شہاد کا بیان	۱۰۳
۸۴	یہودیوں کی شہادت	۳۶	یہودیوں کی حدیث فریقین کے خطوط	۹۱	انصاف اور حدیثی تعلیم	۱۰۳
۸۵	تعمیم کا کتاب	۳۶	گواہی	۹۲	کتاب و روایت	۱۰۴
۸۶	مسلمانوں کے حقوق	۳۷	بازاروں کی حدیثی	۹۲	حدیث کی حدیثی	۱۰۴
۸۷	حدیث کی حدیث کی حدیث	۳۷	مال قیامت اور مال کی	۹۳	حدیث کی حدیث سے بچ	۱۰۴
۸۸	آداب مسکن	۳۸	انصاف کی حدیث	۹۳	حدیث کی حدیث کا حکم	۱۰۵
۸۹	مال کی تعلیمات	۳۸	حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ	۹۴	حدیثی ہونے کی حدیث	۱۰۵
۹۰	حدیث کی تعلیمات	۳۹	حدیث کی حدیث کی حدیث	۹۴	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۵
۹۱	مسلمانوں کا مال	۳۹	مال قیامت کی حدیث اور حدیث	۹۵	حدیث کی حدیث کا حکم	۱۰۵
۹۲	حدیث کی حدیث	۴۰	حدیث کی حدیث	۹۵	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۳	حدیث کی حدیث	۴۰	حدیث کی حدیث	۹۶	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۴	حدیث کی حدیث	۴۱	حدیث کی حدیث	۹۶	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۵	حدیث کی حدیث	۴۲	حدیث کی حدیث	۹۶	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۶	حدیث کی حدیث	۴۳	حدیث کی حدیث	۹۷	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۷	حدیث کی حدیث	۴۳	حدیث کی حدیث	۹۷	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۸	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۹۹	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۰	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۱	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۲	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۳	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۴	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۵	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۶	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۷	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۸	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۰۹	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶
۱۱۰	حدیث کی حدیث	۴۴	حدیث کی حدیث	۹۸	حدیث کی حدیث کی حدیث	۱۰۶

۱۲۵	جموں کی چہ قسیر	۱۵۸	پازار میں جانے کی دعا	۱۲۹
۱۲۵	کعب بن لوی کا اجتماع اور خطاب	۱۵۸	محبوب ترین محل	۱۲۹
۱۲۶	سب سے اولیٰ بعد کا قیام	۱۵۹	اوران علیہ لوگوں کے جانے کا واقعہ	۱۵۰
۱۲۶	رسول اللہ ﷺ کے بیٹے میں دینی فرقہ	۱۵۹	بہترین رازق اور بہترین ذکر	۱۵۱
۱۲۷	اوسے اور پہلی نماز بعد چھٹے کا بیان	۱۵۹	مالی حرص اور بے جا خرچ	۱۵۱
۱۲۷	انسان مدینہ کا انکار کرنا	۱۵۹	انسان کی خیریں طبیعت	۱۵۱
۱۲۷	نبی محمد بن حنفیہ کے عہد میں قیام	۱۵۹	سورة المنافقون	۱۵۲
۱۲۸	نبی خدا کی عاصری	۱۵۹	غزوہ نبی باصطق	۱۵۲
۱۲۹	ان مدینہ کی غوثی اور شوق	۱۶۰	ایک نہ تو شہر دار واقعہ	۱۵۲
۱۲۹	حضرت ابی ایوب کا گھر	۱۶۰	عبداللہ بن ابی منافق کی ہرزہ سرائی	۱۵۳
۱۵۰	لہذا کی طرف وقار سے آؤ	۱۶۱	جموں کی قسم کھانا	۱۵۳
۱۵۰	ان کے وقت خرید و فروخت کرے	۱۶۱	ایک صحابی کا جزیہ حق	۱۵۳
۱۵۰	تو واقع ہو جانے کی	۱۶۱	منافق کی موت	۱۵۳
۱۵۱	بعد کے حکام کا مذاق	۱۶۱	جنسور ﷺ کی اولیٰ کو کام ہونا	۱۵۳
۱۵۱	جن پر بعد واجب نہیں	۱۶۲	منافق کی پشیمانی اور مسلمان ہونا	۱۵۵
۱۵۱	جس کو بعد کی پروا نہیں	۱۶۲	ابن ابی کعبی سے مذاہب پر	۱۵۵
۱۵۲	مسافر پر بعد واجب نہیں	۱۶۲	سورة منافقون	۱۵۶
۱۵۲	حضرت حسن حسین کیلئے خیر سے اترنا	۱۶۳	حضرت جریرؓ سے کلاخ	۱۵۶
۱۵۳	گاؤں میں جو کا مسئلہ	۱۶۳	حضرت جریرؓ کا خواب	۱۵۶
۱۵۳	جو کیلئے کم از کم تعداد	۱۶۴	رسالت کی گواہی دینا	۱۵۷
۱۵۳	گاؤں والوں کیلئے جو کا مسئلہ	۱۶۵	اسلام کے بدلتے میں رکاوٹ اٹھانے ہیں	۱۵۷
۱۵۴	ایک قسم میں اور بیٹے	۱۶۵	دلوں پر غلبہ کی	۱۵۷
۱۵۴	بعد چھٹے لوگوں کے نام کا اندراج	۱۶۵	منافقوں کی بزدلی	۱۵۸
۱۵۴	جو کے ان کو قیادت کی گزری	۱۶۵	خطرہ کا دشمن	۱۵۸
۱۵۵	جو کے دن اور شرف کی کھڑت	۱۶۶	منافقوں کا تکبر	۱۵۸
۱۵۵	جو کے دن کی پانچ خصوصیات	۱۶۶	عبداللہ بن ابی کعبہ کے دن کا معمول	۱۵۹
۱۵۵	جو کو موت	۱۶۶	ابن ابی کعبہ سے انکار	۱۵۹
۱۵۶	جموں کی نماز میں ۱۲ ایت	۱۶۷	ابن ابی کعبہ کی محنتیں	۱۸۹
۱۵۶	جو کے مخصوص کپڑے	۱۶۷	عزت کا مالک اللہ ہے	۱۹۰
۱۵۷	خرید و فروخت چھوڑنے کا عملی انتظام	۱۶۸	خدا کے کی تمجارت	۱۹۰
۱۵۷	حضرت عمرؓ کے اور میں ۷ جہوں کی حالت	۱۶۸	خرچ کرنے سے خود تمہارا بھلا ہے	۱۹۱
۱۵۸	جو کے بعد تجارت و کسب میں برکت	۱۶۹	موت کے وقت تمنا	۱۹۱

۱۸۲	سورۃ النہاں	۱۸۲	اللہ سے ڈرو اور حق کو کمری سے نکالو	۶۳	سات آجین اور سات زمینیں	۲۸۵
۱۸۳	سب کو کلمہ اسلام پڑھو یا	۱۸۳	ملا حضرت مگر سے ہر نہ لگے	۱۱۳	ہم وہ امتی	۲۸۶
۱۸۴	سب کو جس کے پاس ہی میں لکھو	۱۸۴	سات ستر میں ملائی ہو	۱۰۳	میں نے کتاب	۲۸۷
۱۸۵	زمین و آسمان سے پہلے تو ہر کوئی کچھ	۱۸۵	دو بارہ ہزار کی صورت	۱۲۴	ہر زمین کا کئی	۲۸۸
۱۸۶	حضرت خضر کے حق میں ہر سہ	۱۸۶	موتوں سے شرف کا ملوک نہ	۱۹۵	سات زمینیں کوئی کچھ	۲۸۹
۱۸۷	زبان جاہلیت میں نصرت کی پہلے	۱۸۷	رہبر راہ گواہوں	۱۰۵	احکام کا ترجمہ	۲۹۰
۱۸۸	افسانہ رنگ و زبان	۱۸۸	گواہوں کو چاہیے	۱۹۵	سورۃ التکوین	۲۹۱
۱۸۹	لمت طایفہ کا شکار	۱۸۹	قرآن کی روایت	۱۹۵	از واپس طبعاً دعا کی کوئی نہیں	۲۹۲
۱۹۰	حضرت صورت گری	۱۹۰	تقویٰ سے مشکل حل ہوگی	۱۲۶	حضرت ماریہؑ کا واقعہ	۲۹۳
۱۹۱	قلیٰ نہتہ خطاب	۱۹۱	لا حول ولا قوۃ کا طریقہ	۱۰۷	حلال کوارم کھانے کا مسئلہ	۲۹۴
۱۹۲	سب کو کوئی شکر نہیں	۱۹۲	معدنہ سے نجات اور مقاصد کے	۱۰۷	سکارا کا قانون	۲۹۵
۱۹۳	دو زمینوں کی ہمارا درختیں کی ہیں	۱۹۳	میں نے کلمہ پڑھا	۱۰۷	حضرت علیؑ کا حسن معاشرت	۲۹۶
۱۹۴	بائی کا بیانی	۱۹۴	کامیابی کی کئی	۱۹۸	خوف کا مسئلہ	۲۹۷
۱۹۵	غیر میں حضور ﷺ سے حلقی سوال	۱۹۵	اللہ پر مگر دوسرے کو	۱۹۸	حضرت عائشہؓ کا خطبہ سے خطاب	۲۹۸
۱۹۶	صحت سے مشعل اللہ میر سے	۱۹۶	اللہ کے ارادہ کو روک نہیں جاسکتا	۱۹۸	وہابیہ کا دعویٰ آیت کچھ	۲۹۹
۱۹۷	مسئلہ قمر	۱۹۷	بڑی خیر الیٰ نبوت کی صحت	۱۹۹	حضور ﷺ کا شرفیٰ و دعا کا صلہ ہے	۳۰۰
۱۹۸	ہر حال میں اہمیت کو	۱۹۸	حاکم کی صحت	۱۹۹	خاک و سہاگین کی حیات افروغی	۳۰۱
۱۹۹	نبیانی افروغی سے سنائی نہیں گئی	۱۹۹	محمدؐ اسلم کا واقعہ	۱۹۹	حضرت عیساؑ اور حضرت مریمؑ سے نکاح	۳۰۲
۲۰۰	نبی کی پیمانی صحت	۲۰۰	تقویٰ کی پانچ درجات	۲۰۰	گھر والوں کی اصلاح کی اسرار الیٰ	۳۰۳
۲۰۱	اولیٰ و ہال کو حاکم کہتے رہے	۲۰۱	خلق اور قیامت کے تشریح اور پہلی	۲۰۰	بڑی خواہ اور اللہ کی تربیت	۳۰۴
۲۰۲	نظر کھانچے کا طریقہ	۲۰۲	مطلقات کا تفسیر صحت	۲۰۱	اللہ کے ارشاد کی طاقت	۳۰۵
۲۰۳	گنہگار کی پکار سے بڑی اور افضل	۲۰۳	مطلقات کو دیکھنا	۲۰۱	ارشاد کی طاقت اللہ کی	۳۰۶
۲۰۴	سورۃ النہاں	۲۰۴	صحت اور علاج	۲۰۱	نبی صحت میں کوئی بہت و پہلے کا	۳۰۷
۲۰۵	مرد کو پہنچانے	۲۰۵	بچہ کو دھو جانے کا مسئلہ	۲۰۲	توبہ تصور	۳۰۸
۲۰۶	اللہ کو سب میں کی خبر ہے	۲۰۶	اللہ کی خبر کی کیا حد ہے کلمہ نہ کرنا	۲۰۲	بچوں اور ختنوں کا موازنہ	۳۰۹
۲۰۷	سورۃ الطلاق	۲۰۷	اللہ اپنے بچہ کی یاد رکھتا ہے	۲۰۳	نجات اللہ کی رحمت سے ہوگی	۳۱۰
۲۰۸	طلاق دینے کا طریقہ	۲۰۸	حضرت ابراہیمؑ کے سامنے	۲۰۳	افعال پر عمل و نہ کرنا	۳۱۱
۲۰۹	نکاح طلاق کے معانی کی خصوصیت	۲۰۹	بچہ کی فرج	۲۰۳	توبہ اور رسول کی رضا کا سب سے	۳۱۲
۲۱۰	دو بیوی کی شہرت پرستی	۲۱۰	تقویٰ کا مفہوم	۲۰۳	توبہ تصور	۳۱۳
۲۱۱	امام میں طلاق کا مقام	۲۱۱	خدمت کا غور	۲۰۳	توبہ کے چار اقسام	۳۱۴
۲۱۲	حالت طلاق کی بعدی اعمال طلاق	۲۱۲	بائت کلمہ میں دبانے کا خطاب	۲۰۳	توبہ و دعویٰ کی تفسیر	۳۱۵
۲۱۳	نکاح کی صحت	۲۱۳	محمدؐ کی کلمہ	۲۰۳	توبہ کو نہتہ کرنا کی حکمت	۳۱۶

۲۴۵	سراپن بھلے کا کہنا کہ	۲۵۰	بائبر کیلئے تیار ہوتا ہے	۲۵۱	لکھنؤ میں فرق	۲۵۱
۲۴۶	اس شخص کی اندر سے انسانیت سے	۲۵۰	اللہ کے سچ کی مثال	۲۵۱	لکھنؤ میں فرق	۲۵۱
۲۴۷	دو تین جہازیں چھوڑنی کوئی بھی	۲۵۰	غضب نہ کہ دشمنی کو	۲۵۱	دو تین جہازیں چھوڑنے میں	۲۵۱
۲۴۸	دینی کوئی جو دولت ملے گی	۲۵۰	نہ ہونے کو بلکہ چلا سکتا	۲۵۱	لکھنؤ میں فرق	۲۵۱
۲۴۹	جتنی سزا عظیم کا بدشاہ کو	۲۵۱	تھیں انسان بھگت	۲۵۱	پادشاہ پر ہی وہ انسان میں ہوتا تھا	۲۵۱
۲۵۰	مرا کر ہی جیل خانہ کا روبرو چھوڑے	۲۵۱	تیار نہ ہونے کو بلکہ چلا سکتا	۲۵۱	پادشاہ پر ہی وہ انسان میں ہوتا تھا	۲۵۱
۲۵۱	جنت میں زیارت خدواری	۲۵۱	انہی طرح چاہی کر	۲۵۱	دین میں ہر چیز سے خدواری	۲۵۱
۲۵۲	عشرت جہانگیر کی بدست	۲۵۱	آستانوں کا کار	۲۵۱	دین کو انسان کیلئے مرکز کر دیا	۲۵۱
۲۵۳	اللہ کی طرف سے	۲۵۱	انہوں کو کتابوں سے حرج نہ پڑا	۲۵۱	سوائی عبادت حق سے	۲۵۱
۲۵۴	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۲	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۲	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۲
۲۵۵	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۲	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۲	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۲
۲۵۶	بچوں کے	۲۵۲	انہوں نے ہی نہ چھوڑی تھی نہ کسی کی	۲۵۲	سب کو کرنا کہ	۲۵۲
۲۵۷	اور بدستور ہونے کے بعد ہی	۲۵۲	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۲	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۲
۲۵۸	قبیلے کے ظہور کے بعد ہی	۲۵۲	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۲	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۲
۲۵۹	مشروب پر پہنچا	۲۵۲	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۲	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۲
۲۶۰	اس عورت پر ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۶۱	نوسا ہوتے تھے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۶۲	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۶۳	مرا کر ہی جیل خانہ کا روبرو چھوڑے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۶۴	جنت میں زیارت خدواری	۲۵۳	انہی طرح چاہی کر	۲۵۳	دین میں ہر چیز سے خدواری	۲۵۳
۲۶۵	عشرت جہانگیر کی بدست	۲۵۳	آستانوں کا کار	۲۵۳	سوائی عبادت حق سے	۲۵۳
۲۶۶	اللہ کی طرف سے	۲۵۳	انہوں کو کتابوں سے حرج نہ پڑا	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۲۶۷	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۲۶۸	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۶۹	بچوں کے	۲۵۳	انہوں نے ہی نہ چھوڑی تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۰	اور بدستور ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۱	قبیلے کے ظہور کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۲	مشروب پر پہنچا	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳
۲۷۳	اس عورت پر ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۴	نوسا ہوتے تھے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۵	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۲۷۶	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۷	بچوں کے	۲۵۳	انہوں نے ہی نہ چھوڑی تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۸	اور بدستور ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۷۹	قبیلے کے ظہور کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۰	مشروب پر پہنچا	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳
۲۸۱	اس عورت پر ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۲	نوسا ہوتے تھے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۳	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۲۸۴	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۵	بچوں کے	۲۵۳	انہوں نے ہی نہ چھوڑی تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۶	اور بدستور ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۷	قبیلے کے ظہور کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۸۸	مشروب پر پہنچا	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳
۲۸۹	اس عورت پر ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۰	نوسا ہوتے تھے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۱	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۲۹۲	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۳	بچوں کے	۲۵۳	انہوں نے ہی نہ چھوڑی تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۴	اور بدستور ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۵	قبیلے کے ظہور کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۶	مشروب پر پہنچا	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳	پادشاہ کی دینی کیلئے	۲۵۳
۲۹۷	اس عورت پر ہونے کے بعد ہی	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۸	نوسا ہوتے تھے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳
۲۹۹	بوسہ کاں اور پادشاہ کی کال	۲۵۳	چوڑی اور دینی کوئی نہ ہوتی تھی	۲۵۳	پادشاہ کو ملنے کی سبب	۲۵۳
۳۰۰	ہر شخص کی جہانگیر کی کشش سے	۲۵۳	تھیں وہی شخصیت تھی نہ کسی کی	۲۵۳	یہ بات نہ کرنا کہ	۲۵۳

۲۹۲	حضرت علیؓ کا عجیب واقعہ	۳۰۲	فرشتوں اور خاص بندوں کا امرای
۲۹۳	آیت الکرسی	۳۰۳	قیامت کا دن
۲۹۴	نور علیؓ کی پادشاهی	۳۰۴	زکوٰۃ کا خطاب
۲۹۵	انصاروں سے عداوت کا سبب ہے	۳۰۵	قیامت کے دن کی تباہی
۲۹۶	پیشانی	۳۰۶	پنج ضروری ہے
۲۹۷	انصار کا دم	۳۰۷	حضرت ابوبکرؓ کی بیعت
۲۹۸	توبہ اور پکارنا	۳۰۸	مومن کیلئے اور منافقوں کا
۲۹۹	شراب و خمر	۳۰۹	سیرت کا مکتبہ
۳۰۰	جنت کے بارش	۳۱۰	قریب قرب ہے
۳۰۱	کاروان کا روٹی	۳۱۱	امان حاصل جائے گا
۳۰۲	بہتر سے عیوض کا ہے	۳۱۲	پہلوؤں کی جانیں کے
۳۰۳	جنگی دالہ	۳۱۳	تقریبی ہوگی
۳۰۴	مومن سے دور سے پھاری خیمہ میں	۳۱۴	شرک کی آواز
۳۰۵	مومنوں کیلئے اور ان کی کافروں	۳۱۵	کھانا پینے سے دالی آگ
۳۰۶	عقوبت قلیات	۳۱۶	دور رخ کی کشش
۳۰۷	بے نزاری	۳۱۷	انسانی طبیعت
۳۰۸	تقریب الہی	۳۱۸	شریک کی حکمت
۳۰۹	دانت کا	۳۱۹	مکتبہ قریب کی طرف
۳۱۰	قانون کیلئے	۳۲۰	حاکمیت کا طریقہ
۳۱۱	کھانا کا کار	۳۲۱	مکتبہ قریب کا حرام ہونا
۳۱۲	مکتبہ قریب کی سرورسٹ کی	۳۲۲	مکتبہ قریب کی کتابیں
۳۱۳	حضرت یونسؓ کا قصہ	۳۲۳	مکتبہ قریب کی پادشاهی
۳۱۴	مکتبہ قریب کی طبیعت	۳۲۴	جنت کی آخر صفات
۳۱۵	نور علیؓ کی	۳۲۵	قرآن سے مکتبہ کی ہے
۳۱۶	نور علیؓ کی	۳۲۶	قرآن کا حرام ہونا
۳۱۷	نور علیؓ کی	۳۲۷	قرآن کی کتابیں
۳۱۸	نور علیؓ کی	۳۲۸	قرآن کی کتابیں
۳۱۹	نور علیؓ کی	۳۲۹	قرآن کی کتابیں
۳۲۰	نور علیؓ کی	۳۳۰	قرآن کی کتابیں
۳۲۱	نور علیؓ کی	۳۳۱	قرآن کی کتابیں
۳۲۲	نور علیؓ کی	۳۳۲	قرآن کی کتابیں
۳۲۳	نور علیؓ کی	۳۳۳	قرآن کی کتابیں
۳۲۴	نور علیؓ کی	۳۳۴	قرآن کی کتابیں
۳۲۵	نور علیؓ کی	۳۳۵	قرآن کی کتابیں
۳۲۶	نور علیؓ کی	۳۳۶	قرآن کی کتابیں
۳۲۷	نور علیؓ کی	۳۳۷	قرآن کی کتابیں
۳۲۸	نور علیؓ کی	۳۳۸	قرآن کی کتابیں
۳۲۹	نور علیؓ کی	۳۳۹	قرآن کی کتابیں
۳۳۰	نور علیؓ کی	۳۴۰	قرآن کی کتابیں
۳۳۱	نور علیؓ کی	۳۴۱	قرآن کی کتابیں
۳۳۲	نور علیؓ کی	۳۴۲	قرآن کی کتابیں
۳۳۳	نور علیؓ کی	۳۴۳	قرآن کی کتابیں
۳۳۴	نور علیؓ کی	۳۴۴	قرآن کی کتابیں
۳۳۵	نور علیؓ کی	۳۴۵	قرآن کی کتابیں
۳۳۶	نور علیؓ کی	۳۴۶	قرآن کی کتابیں
۳۳۷	نور علیؓ کی	۳۴۷	قرآن کی کتابیں
۳۳۸	نور علیؓ کی	۳۴۸	قرآن کی کتابیں
۳۳۹	نور علیؓ کی	۳۴۹	قرآن کی کتابیں
۳۴۰	نور علیؓ کی	۳۵۰	قرآن کی کتابیں

۳۵۳	قرآن کی حیثیت	۳۶۳	قرآن کی حکمت
۳۵۴	نبوت اور رسالت	۳۶۴	نیل کتاب پرائز
۳۵۵	تمام شب بیدار کام ہے	۳۶۵	سائقین اور کافروں کی دہائی
۳۵۶	نزد تہجد کی حکمت	۳۶۶	مذہب سے نفرت
۳۵۷	نزد شب کا جان	۳۶۷	زکریا اور یحییٰ کی حکمت
۳۵۸	ذکر اللہ	۳۶۸	ماضی طرف والے
۳۵۹	روایت کرنے سے	۳۶۹	اور شیروں سے سوال
۳۶۰	وصول حق کی روایتیں	۳۷۰	سورۃ الصافات
۳۶۱	مفسرین کا ذکر بھی مشغول رہنا	۳۷۱	اس سورۃ کا نزول
۳۶۲	انہی کے طرف سے کلمہ	۳۷۲	وگوں کا خبردار کرنا
۳۶۳	مقامات و ملک	۳۷۳	انہی کی جہت
۳۶۴	تہجد کا نور	۳۷۴	طہارت
۳۶۵	زکریا کا خطاب	۳۷۵	تہجد اور گناہوں سے پاک رہنا
۳۶۶	عالموں کو پھوڑنا	۳۷۶	طہارت نہ رکھنے کا عذاب
۳۶۷	اہل مقام	۳۷۷	اس میں نہ پڑنا
۳۶۸	عمرین کو ہم خیال کرنے	۳۷۸	سورۃ اور سر اعلیٰ
۳۶۹	عمرین کا خطاب	۳۷۹	تکلیف کی جہت
۳۷۰	مفسرین کا خوف قرعہ	۳۸۰	اولیٰ ہی نصیب ہے کائنات
۳۷۱	آفاق تبارک	۳۸۱	قریشوں کی پستی
۳۷۲	انہی کی تبارک	۳۸۲	مکروں کیلئے انہی کو ہے
۳۷۳	مکروں کی سورۃ کا خطاب	۳۸۳	اولیٰ کا مال دار اور
۳۷۴	پتے پر سے نہ جانیں گے	۳۸۴	اولیٰ کی خبر کی آمدنی کا نہ انہی کے لئے
۳۷۵	حاجت پانے والے	۳۸۵	اولیٰ کی حجابی حیثیت
۳۷۶	جو چاہے نصیب کرے	۳۸۶	حس اور حجابی
۳۷۷	خدا کی عظمت	۳۸۷	اولیٰ کا مال
۳۷۸	مفسرین کا خطاب اور حجاب کی تہجد	۳۸۸	خدا کی حجابی کوئی
۳۷۹	فحشیت تہجد کی مشق	۳۸۹	خدا کا کھانا
۳۸۰	سفر میں مل	۳۹۰	خدا کی حجاب
۳۸۱	تمام کے پچھلے اثرات	۳۹۱	خدا کی دولت
۳۸۲	خدا کا ملکیت ہے	۳۹۲	انہی کی اہمیت
۳۸۳	انہی کی حجاب	۳۹۳	انہی کی حجاب
۳۸۴	انہی کی حجاب	۳۹۴	انہی کی حجاب
۳۸۵	انہی کی حجاب	۳۹۵	انہی کی حجاب
۳۸۶	انہی کی حجاب	۳۹۶	انہی کی حجاب
۳۸۷	انہی کی حجاب	۳۹۷	انہی کی حجاب
۳۸۸	انہی کی حجاب	۳۹۸	انہی کی حجاب
۳۸۹	انہی کی حجاب	۳۹۹	انہی کی حجاب
۳۹۰	انہی کی حجاب	۴۰۰	انہی کی حجاب

۴۳۷	تہذیبی و اخلاقی اُمتوں سے مشکلات	۴۳۷	قرآن میں صحت نام ہے	۴۳۷	شعبہ تفسیر
۴۳۸	اُمتوں کی مخالفت میں عمر اکبر	۴۳۸	قرآن کی شان	۴۳۸	عرب کا ایک عالم و دانشور
۴۳۹	زمین کا چھوڑنا	۴۳۹	قرآن کے کاتب اور مانی	۴۳۹	انٹرنیٹ
۴۴۰	پہاڑوں کا زمین میں گرنے کا	۴۴۰	انسان کا تھکا دینا ہے	۴۴۰	عربی گرامر
۴۴۱	زمین کی سطح پر	۴۴۱	اخلاقی اُمتوں کا چھوڑنا	۴۴۱	آپس کا انکار
۴۴۲	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۴۲	اخلاقی اُمتوں کا چھوڑنا	۴۴۲	جنت اور جہنم کی مثالیں
۴۴۳	انسان کا تھکا دینا	۴۴۳	پارہیزگاروں کا تھکا دینا	۴۴۳	اقوال و روایات
۴۴۴	آپس کا چھوڑنا	۴۴۴	کلمے کے پتوں	۴۴۴	تفسیر و تفسیر
۴۴۵	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۴۵	قرآن کے کاتب	۴۴۵	تفسیر و تفسیر
۴۴۶	انسان کا تھکا دینا	۴۴۶	قرآن کے کاتب	۴۴۶	تفسیر و تفسیر
۴۴۷	آپس کا چھوڑنا	۴۴۷	قرآن کے کاتب	۴۴۷	تفسیر و تفسیر
۴۴۸	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۴۸	قرآن کے کاتب	۴۴۸	تفسیر و تفسیر
۴۴۹	انسان کا تھکا دینا	۴۴۹	قرآن کے کاتب	۴۴۹	تفسیر و تفسیر
۴۵۰	آپس کا چھوڑنا	۴۵۰	قرآن کے کاتب	۴۵۰	تفسیر و تفسیر
۴۵۱	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۵۱	قرآن کے کاتب	۴۵۱	تفسیر و تفسیر
۴۵۲	انسان کا تھکا دینا	۴۵۲	قرآن کے کاتب	۴۵۲	تفسیر و تفسیر
۴۵۳	آپس کا چھوڑنا	۴۵۳	قرآن کے کاتب	۴۵۳	تفسیر و تفسیر
۴۵۴	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۵۴	قرآن کے کاتب	۴۵۴	تفسیر و تفسیر
۴۵۵	انسان کا تھکا دینا	۴۵۵	قرآن کے کاتب	۴۵۵	تفسیر و تفسیر
۴۵۶	آپس کا چھوڑنا	۴۵۶	قرآن کے کاتب	۴۵۶	تفسیر و تفسیر
۴۵۷	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۵۷	قرآن کے کاتب	۴۵۷	تفسیر و تفسیر
۴۵۸	انسان کا تھکا دینا	۴۵۸	قرآن کے کاتب	۴۵۸	تفسیر و تفسیر
۴۵۹	آپس کا چھوڑنا	۴۵۹	قرآن کے کاتب	۴۵۹	تفسیر و تفسیر
۴۶۰	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۶۰	قرآن کے کاتب	۴۶۰	تفسیر و تفسیر
۴۶۱	انسان کا تھکا دینا	۴۶۱	قرآن کے کاتب	۴۶۱	تفسیر و تفسیر
۴۶۲	آپس کا چھوڑنا	۴۶۲	قرآن کے کاتب	۴۶۲	تفسیر و تفسیر
۴۶۳	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۶۳	قرآن کے کاتب	۴۶۳	تفسیر و تفسیر
۴۶۴	انسان کا تھکا دینا	۴۶۴	قرآن کے کاتب	۴۶۴	تفسیر و تفسیر
۴۶۵	آپس کا چھوڑنا	۴۶۵	قرآن کے کاتب	۴۶۵	تفسیر و تفسیر
۴۶۶	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۶۶	قرآن کے کاتب	۴۶۶	تفسیر و تفسیر
۴۶۷	انسان کا تھکا دینا	۴۶۷	قرآن کے کاتب	۴۶۷	تفسیر و تفسیر
۴۶۸	آپس کا چھوڑنا	۴۶۸	قرآن کے کاتب	۴۶۸	تفسیر و تفسیر
۴۶۹	یہ سب کچھ کس لئے ہے؟	۴۶۹	قرآن کے کاتب	۴۶۹	تفسیر و تفسیر
۴۷۰	انسان کا تھکا دینا	۴۷۰	قرآن کے کاتب	۴۷۰	تفسیر و تفسیر

[illegible]

[illegible]

۵۰۹	انسان کی خصوصیت	۳۹۳	حقیت کے بارے
۵۰۹	انسان کی قوت برداشت	۳۹۳	بکچرنا والی
۵۰۹	انسان کی تمام نیالی	۳۹۳	بچے بننے
۵۰۹	اللہ تعالیٰ کا انکشاف	۳۹۳	جنتوں کے قریب
۵۰۹	اللہ تعالیٰ کا بار ہے	۳۹۳	نا بچے
۵۱۰	اللہ تعالیٰ نے سب کو تجھیں دکھائی ہیں	۳۹۳	آؤں کی خلقت
۵۱۰	ربان محمد بن علی	۳۹۳	عرب میں امت کی بہت
۵۱۰	اچھائی رول کی تحریر	۳۹۳	انہی کی تمام مخلوق ہے حال ہے
۵۱۰	انسان کی عاقبتی	۳۹۳	دلائل قدرت
۵۱۰	مکمل کی کامطلب	۳۹۵	توہین کے ذریعہ
۵۱۰	بنت کے مکمل	۳۹۵	آپ کے رول کا واقعہ
۵۱۱	علامہ آزاد کے کتاب	۳۹۶	ایک بچہ کا عجیب واقعہ
۵۱۱	جوہر کی تحریر	۳۹۶	مکمل کی کتاب
۵۱۱	تجربہ کی خاطر ادا	۳۹۶	سورۃ الفجر
۵۱۲	مکمل کی سرپرستی	۳۹۶	تحریر کا واقعہ
۵۱۲	توہین کے ذریعہ	۳۹۶	جانت لیجئے اصل وقت
۵۱۲	میرزا محمد علی	۳۹۶	تجربہ
۵۱۲	سہارن پور	۳۹۶	دانت کا نام
۵۱۲	پانچویں	۳۹۸	بھت اور طاقت
۵۱۲	روز کا فائدہ	۳۹۸	عندہ ہے
۵۱۳	سورۃ الشمس	۳۹۹	عظیم
۵۱۳	امام ابو ہریرہ کی کتاب	۳۹۹	قوم کا
۵۱۳	مسئلہ تحریر	۳۹۹	قوم مادی کی طرف
۵۱۳	مکمل کی کتاب	۳۹۹	قوم کا کفر
۵۱۳	انہی کے کامطلب	۳۹۹	اپنے زور کی حفاظت
۵۱۳	دور زمین کا سفر	۳۹۹	فرعون اور اس کے لشکر
۵۱۳	سب کے لئے اللہ کے فضل کی بات	۳۹۹	فرعون کا نام
۵۱۳	عس کا سفر	۳۹۹	فرعون کا کفر اور اس کا کفر
۵۱۳	ذکر و تمجید کا سفر	۴۰۰	فرعون کی جان کا ایمان لانا
۵۱۳	کامیاب سفر	۴۰۰	ان قوموں کی سرکشی
۵۱۳	مکمل کی کتاب	۴۰۱	سب کے لئے اللہ کے فضل کی بات
۵۱۳	آپ کے علم کا کمال	۴۰۱	تجربہ کے ساتھ

۵۵۰	میں کیا ہے؟	۵۶۵	ایک نیکو کی نسبت اچھی	۵۵۹	جانتے کا مسئلہ
۵۵۱	مہر کے خالق حوالہ	۵۶۶	عزیز	۵۶۰	مکرم اور جائز سود
۵۵۲	یہ کوشش کا سوال ہوگا	۵۶۷	ایمان اور ایمان کا فرق	۵۶۱	حالت کی حالت
۵۵۳	۱۰۰۰ سے بھی زیادہ ہوں گے	۵۶۸	ایک حساب است میں جائے والے	۵۶۲	انکس کا ہوا
۵۵۴	باز پرس سے نکلی ایک	۵۶۹	ایک حوالہ	۵۶۳	کسی نیکو کی نسبت گھر
۵۵۵	سورة العصر	۵۷۰	سورة النکاح	۵۶۴	کئی نیکو کی نسبت گھر
۵۵۶	دعوت اور دعوت کی نسبت	۵۷۱	ہاں اور ہاں کی نسبت	۵۶۵	سورة عادیات
۵۵۷	سورة صافات کی نسبت	۵۷۲	پوری آفتاب کی نسبت	۵۶۶	گھوڑوں کی نسبت اور عقیدہ
۵۵۸	دعوت کی نسبت	۵۷۳	ایک آفتاب کی نسبت	۵۶۷	سورة کی نسبت
۵۵۹	دعوت کی نسبت	۵۷۴	ایک آفتاب کی نسبت	۵۶۸	سورة کی نسبت
۵۶۰	دعوت کی نسبت	۵۷۵	ایک آفتاب کی نسبت	۵۶۹	سورة کی نسبت
۵۶۱	دعوت کی نسبت	۵۷۶	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۰	سورة کی نسبت
۵۶۲	دعوت کی نسبت	۵۷۷	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۱	سورة کی نسبت
۵۶۳	دعوت کی نسبت	۵۷۸	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۲	سورة کی نسبت
۵۶۴	دعوت کی نسبت	۵۷۹	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۳	سورة کی نسبت
۵۶۵	دعوت کی نسبت	۵۸۰	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۴	سورة کی نسبت
۵۶۶	دعوت کی نسبت	۵۸۱	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۵	سورة کی نسبت
۵۶۷	دعوت کی نسبت	۵۸۲	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۶	سورة کی نسبت
۵۶۸	دعوت کی نسبت	۵۸۳	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۷	سورة کی نسبت
۵۶۹	دعوت کی نسبت	۵۸۴	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۸	سورة کی نسبت
۵۷۰	دعوت کی نسبت	۵۸۵	ایک آفتاب کی نسبت	۵۷۹	سورة کی نسبت
۵۷۱	دعوت کی نسبت	۵۸۶	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۰	سورة کی نسبت
۵۷۲	دعوت کی نسبت	۵۸۷	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۱	سورة کی نسبت
۵۷۳	دعوت کی نسبت	۵۸۸	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۲	سورة کی نسبت
۵۷۴	دعوت کی نسبت	۵۸۹	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۳	سورة کی نسبت
۵۷۵	دعوت کی نسبت	۵۹۰	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۴	سورة کی نسبت
۵۷۶	دعوت کی نسبت	۵۹۱	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۵	سورة کی نسبت
۵۷۷	دعوت کی نسبت	۵۹۲	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۶	سورة کی نسبت
۵۷۸	دعوت کی نسبت	۵۹۳	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۷	سورة کی نسبت
۵۷۹	دعوت کی نسبت	۵۹۴	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۸	سورة کی نسبت
۵۸۰	دعوت کی نسبت	۵۹۵	ایک آفتاب کی نسبت	۵۸۹	سورة کی نسبت
۵۸۱	دعوت کی نسبت	۵۹۶	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۰	سورة کی نسبت
۵۸۲	دعوت کی نسبت	۵۹۷	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۱	سورة کی نسبت
۵۸۳	دعوت کی نسبت	۵۹۸	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۲	سورة کی نسبت
۵۸۴	دعوت کی نسبت	۵۹۹	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۳	سورة کی نسبت
۵۸۵	دعوت کی نسبت	۶۰۰	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۴	سورة کی نسبت
۵۸۶	دعوت کی نسبت	۶۰۱	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۵	سورة کی نسبت
۵۸۷	دعوت کی نسبت	۶۰۲	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۶	سورة کی نسبت
۵۸۸	دعوت کی نسبت	۶۰۳	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۷	سورة کی نسبت
۵۸۹	دعوت کی نسبت	۶۰۴	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۸	سورة کی نسبت
۵۹۰	دعوت کی نسبت	۶۰۵	ایک آفتاب کی نسبت	۵۹۹	سورة کی نسبت
۵۹۱	دعوت کی نسبت	۶۰۶	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۰	سورة کی نسبت
۵۹۲	دعوت کی نسبت	۶۰۷	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۱	سورة کی نسبت
۵۹۳	دعوت کی نسبت	۶۰۸	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۲	سورة کی نسبت
۵۹۴	دعوت کی نسبت	۶۰۹	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۳	سورة کی نسبت
۵۹۵	دعوت کی نسبت	۶۱۰	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۴	سورة کی نسبت
۵۹۶	دعوت کی نسبت	۶۱۱	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۵	سورة کی نسبت
۵۹۷	دعوت کی نسبت	۶۱۲	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۶	سورة کی نسبت
۵۹۸	دعوت کی نسبت	۶۱۳	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۷	سورة کی نسبت
۵۹۹	دعوت کی نسبت	۶۱۴	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۸	سورة کی نسبت
۶۰۰	دعوت کی نسبت	۶۱۵	ایک آفتاب کی نسبت	۶۰۹	سورة کی نسبت

[illegible]

۶۰۴	مفسر	مفسر دینی مفسر ہے	۶۱۱	ہر نیکو کی مخلوق	۶۰۵
۶۰۵	صورۃ قہت	یہاں یوں بیان ہیں اور شرک کی تردید	۶۱۲	جسد کا شی	۶۰۶
۶۰۵	الہیب اور مہربانی کی بہشت	اللہ اللہ اللہ ہے	۶۱۱	خصوصی شی	۶۰۷
۶۰۵	مال اللہ لایا کرتے۔ یہ سچ ہے	اللہ مہربان ہے	۶۱۱	صورۃ الناس	۶۰۸
۶۰۶	الہیب کہتے ہیں کہ	اللہ کے مہربان کی نہیں	۶۱۱	انسان کی خصوصیات کی ہیں	۶۰۹
۶۰۶	بہشت کامل اور مہربانی کی سزا	مہربان نہیں	۶۱۲	شرطیں ان کے لیے ہیں کہ	۶۱۰
۶۰۶	پیش قدمی خیریت کا لکھ رہے	موسے اللہ مہربان تھا اس پر	۶۱۲	وہابی شیطان کا	۶۱۱
۶۰۶	صورۃ کہنے کے نام پر کل کا	یہاں سال کے گزرتے ہیں	۶۱۲	شیطان دوسرے حقائق	۶۱۲
۶۰۷	یہی اسم اس کا	صورۃ الفلق	۶۱۲	ظہور ہے اور آپ کے ہیں	۶۱۳
۶۰۷	صورۃ الاخلاص	مفسرین کے نام، ان کے نام	۶۱۲	صورۃ الفلق اور سورۃ الناس کا فرق	۶۱۴
۶۰۷	اللہ تعالیٰ کا قدر	یہودیوں نے ظہور ہے	۶۱۲	انسان سے کون مراد ہے؟	۶۱۵
۶۰۷	سورۃ غلام کی فضیلت	جادو کی برائی	۶۱۳	سورۃ یونس کا	۶۱۶
۶۰۷	سورۃ غلام سے حجت	تعلیق ہے	۶۱۳	سورۃ یونس کا	۶۱۷
۶۰۸	تہائی قرآن کا نام	ظن کا عملی	۶۱۳	ظہور ہے	۶۱۸
۶۰۸	جنت کے کلمات	سب سے اہم آیات	۶۱۳	ادراک اور حسی	۶۱۹
۶۰۸	اللہ کی سب سے	وہی ہے جو	۶۱۳	وہی ہے جو	۶۲۰
۶۰۸	اللہ تعالیٰ کی طرف سے	سب سے زیادہ	۶۱۳	اللہ تعالیٰ کی طرف سے	۶۲۱
۶۰۹	سیدنا کے نام	یہی ہے جو	۶۱۳	یہی ہے جو	۶۲۲
۶۰۹	حضرت لکھ رہے	دوسرے شیطان کا	۶۱۳	یہی ہے جو	۶۲۳
۶۰۹	قرآن قرآن	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۴
۶۰۹	جنت دہ بھگتی	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۲۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۳۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۴۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۵۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۶۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۷۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۸۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۰
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۱
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۲
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۳
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۴
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۵
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۶
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۷
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۸
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۶۹۹
۶۰۹	اللہ کے نام	اللہ کا مطلب	۶۱۳	اللہ کا مطلب	۷۰۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۶۱۵	۶۱۳	۶۱۱
۶۱۶	۶۱۴	۶۱۲
۶۱۷	۶۱۵	۶۱۳
۶۱۸	۶۱۶	۶۱۴
۶۱۹	۶۱۷	۶۱۵
۶۲۰	۶۱۸	۶۱۶
۶۲۱	۶۱۹	۶۱۷
۶۲۲	۶۲۰	۶۱۸
۶۲۳	۶۲۱	۶۱۹
۶۲۴	۶۲۲	۶۲۰
۶۲۵	۶۲۳	۶۲۱
۶۲۶	۶۲۴	۶۲۲
۶۲۷	۶۲۵	۶۲۳
۶۲۸	۶۲۶	۶۲۴
۶۲۹	۶۲۷	۶۲۵
۶۳۰	۶۲۸	۶۲۶
۶۳۱	۶۲۹	۶۲۷
۶۳۲	۶۳۰	۶۲۸
۶۳۳	۶۳۱	۶۲۹
۶۳۴	۶۳۲	۶۳۰
۶۳۵	۶۳۳	۶۳۱
۶۳۶	۶۳۴	۶۳۲
۶۳۷	۶۳۵	۶۳۳
۶۳۸	۶۳۶	۶۳۴
۶۳۹	۶۳۷	۶۳۵
۶۴۰	۶۳۸	۶۳۶
۶۴۱	۶۳۹	۶۳۷
۶۴۲	۶۴۰	۶۳۸
۶۴۳	۶۴۱	۶۳۹
۶۴۴	۶۴۲	۶۴۰
۶۴۵	۶۴۳	۶۴۱
۶۴۶	۶۴۴	۶۴۲
۶۴۷	۶۴۵	۶۴۳
۶۴۸	۶۴۶	۶۴۴
۶۴۹	۶۴۷	۶۴۵
۶۵۰	۶۴۸	۶۴۶
۶۵۱	۶۴۹	۶۴۷
۶۵۲	۶۵۰	۶۴۸
۶۵۳	۶۵۱	۶۴۹
۶۵۴	۶۵۲	۶۵۰
۶۵۵	۶۵۳	۶۵۱
۶۵۶	۶۵۴	۶۵۲
۶۵۷	۶۵۵	۶۵۳
۶۵۸	۶۵۶	۶۵۴
۶۵۹	۶۵۷	۶۵۵
۶۶۰	۶۵۸	۶۵۶
۶۶۱	۶۵۹	۶۵۷
۶۶۲	۶۶۰	۶۵۸
۶۶۳	۶۶۱	۶۵۹
۶۶۴	۶۶۲	۶۶۰
۶۶۵	۶۶۳	۶۶۱
۶۶۶	۶۶۴	۶۶۲
۶۶۷	۶۶۵	۶۶۳
۶۶۸	۶۶۶	۶۶۴
۶۶۹	۶۶۷	۶۶۵
۶۷۰	۶۶۸	۶۶۶
۶۷۱	۶۶۹	۶۶۷
۶۷۲	۶۷۰	۶۶۸
۶۷۳	۶۷۱	۶۶۹
۶۷۴	۶۷۲	۶۷۰
۶۷۵	۶۷۳	۶۷۱
۶۷۶	۶۷۴	۶۷۲
۶۷۷	۶۷۵	۶۷۳
۶۷۸	۶۷۶	۶۷۴
۶۷۹	۶۷۷	۶۷۵
۶۸۰	۶۷۸	۶۷۶
۶۸۱	۶۷۹	۶۷۷
۶۸۲	۶۸۰	۶۷۸
۶۸۳	۶۸۱	۶۷۹
۶۸۴	۶۸۲	۶۸۰
۶۸۵	۶۸۳	۶۸۱
۶۸۶	۶۸۴	۶۸۲
۶۸۷	۶۸۵	۶۸۳
۶۸۸	۶۸۶	۶۸۴
۶۸۹	۶۸۷	۶۸۵
۶۹۰	۶۸۸	۶۸۶
۶۹۱	۶۸۹	۶۸۷
۶۹۲	۶۹۰	۶۸۸
۶۹۳	۶۹۱	۶۸۹
۶۹۴	۶۹۲	۶۹۰
۶۹۵	۶۹۳	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۴	۶۹۲
۶۹۷	۶۹۵	۶۹۳
۶۹۸	۶۹۶	۶۹۴
۶۹۹	۶۹۷	۶۹۵
۷۰۰	۶۹۸	۶۹۶



گلدستہ تفاسیر

جلد - ۷

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ
تَا
سُورَةُ النَّاسِ

[illegible]

فَدَيْتِي لِأَنْ يَتَّكِبَ بَيْنَ يَدَيْهِ

[illegible]

جَهَنَّمَ أَنفِىْ يَكْذِبُ بِهَا الْجَارِمُونَ

ہرگز سے افسوس کو جھٹکے، نہ تھے تھکے۔

یہاں پر ایک نیا جہان بنا دیا۔ یہی وہ جہان ہے جس کا وہیہاں میں ایک

يُصَوِّفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ إِن

پیشہ کے لئے علم کی ضرورت ہے

جنہوں کی حالت: یہ بھی کہی اسے وہ ان کی کہ ہے وہی کا مذہب وہ

[illegible]

یہاں پر ایک اور بات قابل غور ہے کہ اگرچہ ان کے پاس ایک ہی کتاب تھی مگر ان کے پاس اس کتاب کے کئی نسخے تھے۔

یہی وہی جوتی، سیکھیں بھی مرفحہ سے ہے اس قوم کے، اے میں جاتی ہے
 ہنسوں نے دل بڑھتا ہے مٹھو چہرے کی ہوتی قریب سے ہے، ہوجا اس کی
 کہو اس سے نہ ہوگی، ہنسوں سے

فِيؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ

مجرم چڑھا دیا۔ چینی کے چابی سے اس کی پٹائی سے پٹا
بکھر سکیں گے۔ شہر میں بھی ہے، بس اس کی جی ہو جائے گا کہ ہتھمیں طرف
تھیں۔ یہ گھر ایک کمرے کی بنیاد پر کھڑا ہے۔ اس کی پٹائی سے پٹا
ہو گیا۔ اس کی پٹائی سے پٹا ہو گیا۔ اس کی پٹائی سے پٹا ہو گیا۔

[illegible]

وہاں سے تیار ہونے کے لیے کوئی ایسا منصوبہ بنایا جائے کہ جس سے وہاں کے لوگ اپنی معاشی حالت کو بہتر بناسکیں۔

[illegible]

شہداء اور سنی دھرم کی غیر معمولی شان کی (تصویری) (سند علی علیہ السلام)

وَجَنَّا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۚ

اور یہ دونوں جہنموں کا ایک دہانہ

بے تکلف حاصل ہونے والے پھل ہیں جس کے پھلنے میں تکلف نہ ہو کیونکہ یہ جہنم ہر حال میں بے تکلف جمع ہو سکتی ہے۔ (ضمیر جنات)

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ

پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی نعمتوں کے ان میں حیرت

فَصَبْرُ الْظُلْفِ لَمْ يَطْمِئِنَّ أَنْفُ

تین بچہ نگاہ ایساں نہیں حیرت کی ان سے کسی آدمی نے

قَبْلَهُمْ وَلَا جَانُ ۚ

ان سے پہلے اور نہ کسی نے

عصمت کی بیکر حوریں جو عین ہی کی مصمت کو کسی نے بھی جھوٹا نہ نہیں نے اپنے دواغ کے سوا کسی کی طرف نگاہ نہ کیا۔ (ضمیر جنات) جنت کی حوریں اپنے پانچویں ارج بھی وہی عورتوں سے کسی انسان نے انہی عورتوں سے جن کے ساتھ مباشرت نہیں کی ہوگی۔

انہی اہل عاقبت یعنی بے وسامت اور بے مصلحت انہی عورتوں میں نقل کیا ہے نہ تھنہ یعنی (تعارف) ان کو ان کو انہی عورتوں سے کیا ہوگا۔ یہ آیت دلالت کر رہی ہے کہ ہر پرکھنوں کی طرح جن بھی مباشرت کرتے ہیں۔ مخالف نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ انہی عورتوں نے ان سے مباشرت نہیں کی ہوگی کیوں کہ ان کی گفتگو جنت میں ہوئی ہے۔ اس تفسیر پر ہی حضرت حفصہؓ سے مراد جو رہیں ہوں گی۔

دنیا والی عورتوں کی تخلیق ثانی: سید بن مسعود اور یحییٰ نے مٹی کا قول بیان کیا ہے کہ دنیا کی عورتوں کی دوبارہ تخلیق اس طرح ہوگی جس طرح آیت لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نَسْلٍ مِنْ مَّاءٍ مَلْحٍ ۚ

یہی تخلیق عالمی کے بعد کسی انسان نے اہل جنت سے پہلے ان سے مباشرت نہ کی ہوگی۔ جنہی نے ان کی طرف بھی اس عورت کی نسبت کی ہے۔

جنت میں داخل ہونے والا پہلا مرد

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا

مرد جو جنت میں داخل ہوگا اس کی تخلیق چھ عورتوں کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ وہ تو کوس کے ذریعہ کی رہش عینیں گے وہ ہزار کون کی ضرورت ہو گی۔ دوسری روایت میں آیا ہے وہ چار نہیں ہوں گے ان کے تین اور تھیں ہونے اور چوتھی کے ان کی کھینچیں مٹی کی ہوں گی ان کا پید نہ تنگ ہوگا۔ ہر شخص کی وہ وہیں ہوں گی جن کے من کی یہ حالت ہوگی کہ پند لیوں کے اندر (معدہ) گوشت کے شفاف ہونے کی وجہ سے باہر سے نظر آئے گا۔ اہل جنت میں باہم اختلاف اور جھگڑا ہوگا سب کو یکساں ہوں گے سب شام اشکی کی جان کرنے میں مشغول رہیں گے اس قدر مستی میں؟

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۚ

پھر کیا کیا تمہیں اپنے رب کی نعمتوں کے وہ کسی بھی

إِنَّا قَوْتُ وَالْبَرْجَانِ ۚ

کہ کھل اور سدا

جہنم کی انہی عورتوں کی طرف اشارہ۔ (ضمیر جنات)

حوروں کا حسن: ابن ابی حاتم یہ روایت ترمذی میں بھی موطا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے اور امام ترمذی ای کو اپنے کتاب میں سند احمد میں ہے حضرت ابی ہریرہؓ نے حضرت ابو سلمیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ اہل جنت کی دو عورتیں ہیں ایک مٹی کی اور دوسری ہونے کے بعد عین ان کی پند لیوں کی شکل ہو رہی ہے۔ یہ اندازہ کہ گونا گویا ہر عورت کی شکل دکھائی دے گی۔ کچھ مسلم شریف میں ہے کہ اگر حق کے طور پر یا ذرا کر کے طور پر یہ بحث چھڑی کہ جنت میں عورتیں نہ ہوں گی یا ہوں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے نے جسے فرمایا کہ مٹی کا عورت ہر جنت میں جائے گی وہ چاندی جیسی صورتوں والی ہوں گی ان کے جیسے جماعت جائے گی وہ ان کے بہترین چمچے ہوں گے جیسے پیروں والی ہوں گی۔ ان میں سے ہر شخص کی دو عورتیں ہوں گی ان میں سے ایک کی پند لی کا گودا گوشت کے جیسے سے نظر آئے گا اور جنت میں کوئی ہے یہی کا نہ ہوگا۔ اس حدیث کی اصل بخاری میں بھی ہے۔ سند احمد میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا کی راہ کی راہ میں کی راہ کی راہ کی راہ کی راہ کی راہ میں اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔ جنت میں جو کچھ نہیں ملے گی اس میں سے ایک کھانے کی گودا کی جگہ مادی و دھار میں کی مادی چیزوں سے افضل ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں بھانکے لے کر زمین و آسمان کی بھانکے اور خوشبو سے تمام عالم بھانکے۔ ان کی کوئی بھی بھولتی ہوئی وہ دنیا میں بھی لایا اور دنیا کی برتری سے کہیں ہیں۔ کچھ بخاری

جس نے کسی دنوں سے بنے گئے ہیں، اور غیر (۱۵)

بہت ضرورت سے کھائے یا پیئے ہو، جو یہ ہے بنے ہوئے خوراک
سے بہت قدر ہے کہ بنے ہوئے۔ (غیر ملکی)

مَنْ شِئِنَ عَلَيْهَا مُتَقَبِّلِينَ

کلیں گے ان پر ایک دوسرے کے سامنے

اہل جنت کی نشست، یہ یعنی نشست، جس کی کسی ایک کی چیز
دوسرے کی طرف نہ ہے۔ (غیر ملکی)

يُطَوُّ عَلَيْهِمْ رُءُوسُ الْغُلَامِ وَنُفُثًا

لے لکھتے ہیں لوگ پاس دیکھنے والے

جنتیوں کے رُءُوس، یعنی خدمت کے لیے! کے ہوتے ہوں گے۔
حالت پر ہوں گے۔ (غیر ملکی)

حسن نے کہا، وہ دنیا والوں کی کئی ملا ہوئی، جنہوں نے نہ شکیاں کی
دوسرے کی خوب زانیہ دیکھ کر ہنس کے کھڑے ہوئے، خود ہنس بلکہ ان
کو اہل جنت کا نہ سمجھا جائے گا۔

ابن مبارک نے کہا، اور بتائی کہ حضرت عمر کا قول جان کر یہ کہ سب سے
کم روکھا جتنی اور ہر گز جس کے ایک ایک ہونے کے برابر نہ ہوں ان کے
آنکھوں میں انداز کیا گئے اور دوسرے کام کے لئے دوسرے نہ ہوں گے!
یہ کہ کام دوسرے ضرورتیں ہوں گے۔

اللہ نے اہل جنت کے "سماوات" تہذیب و مذاق اور مصلحتوں اور
تہذیب کے خلاف سے گھر گرا، بخلاف "مینی خدمت" کے لئے ہوں گے
پاس آہر، خدمت میں گئے۔

ولہذا، جن اہل علم نے ترجمہ کیا، ان کے جو خدمت اہل جنت کے
لئے مل چکا ہے گئے ہیں۔

فصل ثلثون: یعنی تیسویں حصے میں ہے کہ اور تین میں ان
کوئی شخص آگے یا پیچھے نہ ہو، جس میں گئے۔ (غیر ملکی)

وہی الی الدنیا نے حضرت ابراہیم کی طرف سے دعوت دی کہ ہے کہ تمام
جنتیوں میں سب سے پہلے جنتی کے سر ہائے (یعنی پشت کی طرف) ان بڑے
خام کھڑے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سب سے کم روکے والے کے
پس منہ سے آگے نہ آئے، اور ان میں سے ہر ایک کے پاس
(طرح طرح کے پہاڑ اور کھانوں کا ایک بڑا ہنگامہ جس کے سامنے کی ہاں

نہ ہوگا۔ اور اہل جنت میں کوئی بھی ان کی اور ملا نہیں ہوگا (یعنی اہل جنت میں
میں کی ہاں اور پستی میں کی ہاں میں کی ہاں، ہر ایک میں ہاں)۔

يَا كَاوِبُ وَأَهْلَ بَيْتِكَ وَكَائِسُ مِثْنِ

آپ کے اور گھرانے اور چال پھری

صَعِيدٍ لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا

شراب کا جس سے نہ سر نہ گئے اور نہ

يُزْفُونَ

جہاں گئے

یعنی پھری اور صاف شراب جس کے قدرتی چٹنے پانی پر گئے اس سے
پینے سے نہ سر نہ گئے نہ کسی گلی کی ہاں میں نہ ہوگا غلام
اور اور نہ ہوگی۔ (غیر ملکی)

وَأَكْبَهُتُمْ مِمَّا يَنْعَدُونَ

اور یہ کہ جو پختہ کر میں

وَلَحْمَ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ

اور گوشت اُن سے جانوروں کا جس کو چاہے

پختہ یا چیز میں فقط خواہش پر مل جائیں

یعنی جس وقت جو چیز پختہ ہو، جس کو گوشت مرغوب ہو وہاں جنت
میں کے پیچھے۔ (غیر ملکی)

یعنی نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا جو جنتی کے دل
میں جس پختہ کے گوشت کا ذیل گھر کے کاغذ اور پختہ جنتی کی خواہش
کے موافق قسم اسے مانے آئے۔

یروا، ابن الدنیا اور نقلی نے حضرت ابن مسعودی روایت سے بیان
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے اندر جس پختہ کو کچھ
کراس کی خواہش کرو گے، اور پختہ نہ ہو گے، آگے آجائے گا۔

ابن ابی الدنیا نے کہا کہ پختہ کی کیا ہے کہ جنت کے اندر جنتی کوئی
جس پختہ کے (گوشت) کی خواہش کرے گا، اور پختہ ہو جنتی ہونے کی
طرح ہوگا (یعنی جنتی کے خواہش پر کمرے کے جہاں اس کا کھانا
اس کو آگے نہ پختہ ہوگا جنتی اس میں سے سر نہ کھائے گا اور نہ آجائے گا۔

میں نے اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔ اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔ اس کے لئے ایک نیا کمرہ بنوا دیا۔

وَمَا نَحْنُ بِمَسْمُومِينَ عَلَىٰ أَنْ

۱۰۰

تُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

گرمے میں سلتا میں تھوڑی طرح کے لوگ اور کافی کھڑا کریں

مَا لَا يَعْلَمُونَ

۱۱۲

سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ آپ کے لئے ہے۔
(تجزیہ کرنا)

وَمَا تَحْسِبُ الْمُشْرِكِينَ ۚ سَيَكُونُ يَوْمَئِذٍ أَعْيُنُ عَذَابٍ أَلِيَّةٍ تُرَدُّ عَلَى الَّذِينَ أَسَاءُوا ۚ وَهُمْ فِي أَفْئُونٍ مُبْكٍ ۚ لَمَّا تَأْتَوْا بِهِمْ يُؤَوِّدُ مِنْهُمْ هَدْمُ الْحِجَابِ ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ كَانُوا فِي حَيْرَةٍ ۚ لَمَّا تَأْتَوْا بِهِمْ هَبْطَ السَّجُودِ الْوُجُوهِ ۚ وَهُمْ عَلَى كُرُوحٍ غَالِيَةٍ ۚ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالتَّمَارِ وَفَاكِهٍ كَثِيرَةٍ ۚ وَشَدَاقٍ لَّيَالٍ ۚ وَهُمْ فِيهَا فِي مَنَاجِلَ عَذَابٍ مُّتَسَاوِينَ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْأَنْحَامِ ۚ هُمْ فِيهَا مُبَدَّلُونَ ۚ

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ

المدة: ١٢٠ دقيقة

قُلْ أَتَدْعُونَ إِلَى دِينِ الْآبَاءِ

42. *Chlorophyll*

۱۰۰

وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک لکڑی کی تختی لگی تھی جس پر لکھا تھا:

فَلَا تَقُولُ لِمَنْ يُعَذِّبُكَ عَذَابَ اللَّهِ إِنَّهُ يَغْلِبُكَ بِمَا لَمْ يَلِدْكَ أَنتَ لَا تَعْلَمُ الْغُيُوبَ

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس دور کی روایتیں و نقلیہ تصانیف سے آگاہانہ مطالعہ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَوَّلَ الْمُشْرِكِينَ

مکملہ اور مکمل ہونے کے لئے + جوڑ دینا۔

E. coli O157:H7 was isolated from ground beef.

اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْمِلُونَ

$$P = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right)^2 = \frac{1}{8} \quad \text{and} \quad P = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right)^2 = \frac{1}{8}$$

— ۱۱۱ —

ایک سانس میں چھٹا کیوں مگر وہ ہے حضرت خاتم النبیین ﷺ
 فرماتے ہیں کہ ایک شمس میں پانی چھٹا ہو گیا ہے اس لئے افسوس کا اوجھا
 ہے اس لئے مگر وہ ہے خاتم النبیین ﷺ

هَذَا نَزَّلْنَاهُمْ يَوْمَ الذِّكْرِ

یہ مہمانی ہے ان کی اصناف کے ہیں

کافروں کی مہربانی چاہی یعنی انصار کا مقصد، یہی تھا کہ ان کی مہربانی

یہاں یہ لفظ بطور استعارہ استعمال کیا گیا ہے جسے قرآن مجید میں بطور معنیٰ استعمال کیا گیا ہے کہ میں نے اس کو طلب کیا اور اس کی حقیت میں غور و فکر کیا۔ مطلب یہ کہ وہ سب سے پہلے دعا کا ایک حصہ تھا۔

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
(تكملة شرح)

فَمَنْ يَخُذْ أَتَاكَ فَلَا تُصَدِّقْهُ

مجلس علمائے ہندوستان

وہ سب کچھ اس وقت تو یوں نہیں جانتے کہ پہلے بھی اس نے یہ کیا کیا۔
 (میں نے اس کا جواب دیا۔)

اَقْرَبُكُمْ مَا تُنُونُ ۖ اَنْتُمْ

چند دیکھو تو وہ بھی قمر بنی زید کا ہے۔

[Handwritten musical notation]

مُخْلِفُونَ أَمْ رَحْمَنُ الْغَافِقُونَ

اُن کو بتاتے ہوئے اُن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں

خلفہ سے انسان کو ملنا چاہیے۔ ہمارے ماضی پر غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ وہاں تو ہمارا کسی کا خدا ہی نہیں صرف ہمیں چاہیے۔ ہمارے خدا کو ان سے کہہ دینی کہ وہ خود کو اپنے لیے بنائے۔ اور ان کے لیے بنائے۔

نَحْمَدُكَ يَا بَيْتَ الْهَيْوَاتِ

میرزا نصر علی قمر علی مراد

تَزَكُّوْنَ اَمْ تَحْنُ الرَّاسِخُونَ

تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تمہاری ہی بات ہے۔

پتہ سے کھینچ کر لے کر دیکھا ہے۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین میں کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطًا مَّا فَطَلْنَاهُ

اگر ہم چاہیں تو اس کو ہمارا گناہ بنا دیتے۔

تَفَكَّهُونَ اِنَّ الْمَغْرُومُونَ بِكُلِّ مَحْنٍ

وہ لوگ جو ہر محنت میں ہار جاتے ہیں۔

مُحْرَمُونَ

محرم۔

یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

اقْرَبُ إِلَهُكُمْ الْمَاءُ الَّتِي تُدْرُونَ أَنَّكُمْ

تمہارا قریب ترین خدا ہے جو پانی ہے۔

أَنْتُمْ شَجَرَتُهَا أَمْ تَحْنُ الْمُنْشُونَ

تمہاری شجرہ ہے یا تمہاری پانی ہے۔

تَحْنُ الْمُنْشُونَ

تمہاری پانی ہے۔

پانی کس نے بنا دیا ہے؟ پانی کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطًا مَّا فَطَلْنَاهُ

اگر ہم چاہیں تو اس کو ہمارا گناہ بنا دیتے۔

تَشْكُرُونَ

شکر۔

یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

اقْرَبُ إِلَهُكُمْ الْمَاءُ الَّتِي تُدْرُونَ أَنَّكُمْ

تمہارا قریب ترین خدا ہے جو پانی ہے۔

أَنْتُمْ شَجَرَتُهَا أَمْ تَحْنُ الْمُنْشُونَ

تمہاری شجرہ ہے یا تمہاری پانی ہے۔

آگ کے درخت ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

دنیا کی اور جہنم کی آگ: حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری دنیا کی آگ اور جہنم کی آگ
 کا فرق یہ ہے کہ جہنم کی آگ میں پانی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔
 یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ زمین کی ہر طرف کھنڈے ہیں۔

میں کا اظہار اس وقت کیا ہے جب لکھے گا کہ اس نے یہاں سے
اور جس کوئی نہ دیکھ لے گا۔ اور یہاں سے لکھے گا کہ اس نے یہاں سے
جس کا اس سے زیادہ دیکھ لے گا۔

آئیں اور اس میں سے قرآن کا پڑھنا۔ اس میں سے قرآن
کا پڑھنا۔ اس میں سے قرآن کا پڑھنا۔ اس میں سے قرآن
جس کے پر آیت لکھی ہو اس کا چھوٹا۔ جس کے پر آیت لکھی ہو
اور اس میں سے قرآن کا پڑھنا۔ اس میں سے قرآن کا پڑھنا۔
قرآن لکھا ہے اور سمجھ رہا ہے۔

جس کے لئے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔ اس آیت سے
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ أَنَّ الْقُرْآنَ كَرِيمٌ

بِذَلِكَ كَرِيمٌ بِهٖ قُرْآنٌ بِهٖ ۷۲

فِي كِتَابٍ تَكُونُ فِيهِ كِتَابٌ

لَمْ يَكُنْ فِيهِ كِتَابٌ كِتَابٌ فِي كِتَابٍ كِتَابٌ فِي كِتَابٍ

إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

بِذَلِكَ كَرِيمٌ بِهٖ ۷۲

پاک نفسوں کی کتاب ہے حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
اس کتاب کو پڑھا کرتے ہیں۔ اس کتاب کی قرآن کا پڑھنا ہے جو حقوں کے
تواضع میں یا ان کو محفوظ میں۔ اور بعض نے "الطہرۃ" کی تفسیر قرآن کی
طرح میں کی ہے۔ اس میں ان قرآن کو نہیں چھوئے مگر پاک لوگ یعنی جو صاف
دلدار پاک اعضاء رکھتے ہیں۔ وہی اس سے علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی پاک
کتاب ہے۔ اس قرآن کو پڑھنا بھی مگر پاک لوگ چاہیں۔ اس کو پڑھنا
لگا ہے۔ ان لوگوں میں کہ اس میں سے قرآن ہے اس وقت کہ "الطہرۃ" کی کتاب
میں سے پڑھیں۔ (تفسیر ابن)

معزز کا نام: إِنَّ الْقُرْآنَ كَرِيمٌ یعنی جس کتاب کی جو صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب
میں سے پڑھیں۔ اس میں سے قرآن کا پڑھنا ہے جو حقوں کے
تواضع میں یا ان کو محفوظ میں۔ اور بعض نے "الطہرۃ" کی تفسیر قرآن کی
طرح میں کی ہے۔ اس میں ان قرآن کو نہیں چھوئے مگر پاک لوگ یعنی جو صاف
دلدار پاک اعضاء رکھتے ہیں۔ وہی اس سے علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی پاک
کتاب ہے۔ اس قرآن کو پڑھنا بھی مگر پاک لوگ چاہیں۔ اس کو پڑھنا
لگا ہے۔ ان لوگوں میں کہ اس میں سے قرآن ہے اس وقت کہ "الطہرۃ" کی کتاب
میں سے پڑھیں۔ (تفسیر ابن)

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔
یہ واضح ہوتا ہے کہ اس میں سے قرآن کا پڑھنا جائز نہیں۔

خود کو شیعہ پیدا کر کے اپنے نفس کو دھوکا دے۔ بلکہ آئے وقت کی تباہی کرو۔ (تیسری جگہ)

قَسْبُ رُفَاةٍ رُفَاتِ الْعِظِيمِ

سوزاں پاکی اپنے رب کے نام سے جس سے ۵۷۱

عالم آخرت کی تباہی کا بھی تھیں تھیں مشغول ہو کر یہی دہاں کی بنی ترویج ہے اس ایک عظیم میں لگ کر کھینچ کی دل آزار ہے ہو گیوں سے بھی بیکوئی داخل ہے دران کے باطن خیالات کا رد بھی ہوتا ہے یہاں صورت کے خلاف پرتی جاتا ہے کہ وہ صحت میں کر دی جائے جس پر نام بکارتی نے اپنی کتاب کو ختم فرمایا ہے عن امیر مہرہ لعل لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلستان عظیمان علی اللسان نقلان فی العیزان حبیبان الی الرحمن سبحان اللہ وحمده سبحان اللہ العظیم تم سورۃ الودود اللہ والہ۔ (تیسری جگہ)

حضرات عارفین فرماتے ہیں توحید قلب اور ایمان ہمارے کے لئے یہی اللہ والہ اللہ جیسے کلمات اکسیر کا بدر کئے ہیں توحید سے قلب کو وہ قوت حاصل ہوتی ہے کہ انسان بڑے سے بڑے صدموں اور تکالیف کو برداشت کر لیتا ہے۔ (مدق، سومری)

سند میں یہاں آیت کے آڑے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے دو گرامی رکھو اور شیعہ اسم ربک آغلی آڑے پر فرمایا اے مجھ سے گمراہ کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے سبحان اللہ العظیم و بھنجدہ کہا اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔ (تیسری جگہ)

ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جلد اللہ سے ملے تاکہ ان نعمتوں سے بالائی ہو جائے جس خدا بھی اس کی کھ کھ کھ کرتا ہے۔ اور اگر بد بند ہے تو اسے موت کے وقت گرم پانی اور جہنم کی برائی کی خبر دی جائے جس سے یہ بڑا ہو جائے گا اور اس کی روح نہ کھنڈے روکنے میں پیچھا اور انکھنکی ہے اور یہ دل چاہتا ہے کہ کسی طرح خدا کے حضور میں حاضر ہو سکے۔ پس اللہ بھی اس کی لاف کھ کھ کھ کرتا ہے۔ (تیسری جگہ)

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ

اور جو اگر وہ ہو جھوٹے اور

الضَّالِّينَ ۖ فَذُنُوبُهُمْ جَمِیْرٌ

تھکے اور ان میں سے تو برائی ہے مڑا پانی

وَتَصْلِيَةُ جَحِیْمٍ

اور لاف آگ میں

۵۷۱ یعنی جس کا انجام یہ ہوگا اور سرنے سے پہلے اس کی خبر دانی جائے گی۔ (تیسری جگہ)

إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَتَّى الْيَقِیْنِ

بلکہ یہ بات بھی ہے لائق یقین کے

۵۷۱ یعنی جہاں تک یقین سے کہہ سکیں ۵۷۱۔ جو کچھ اس صورت میں مسلمانوں کو یقین کی خبر دی گئی ہے بالکل سچی ہے اس طرح ہر کلمہ کا خواہ



سورۃ اللہ کی تیسری جگہ

اللہ دلوں کے پیچیدہ جانتا ہے

میں دلوں میں چوتھیں اور اودے سے بڑا ہوں اور مغرب اور اوداس آئینا
روم کی اس قسم سے پار نہیں۔ (غیر مرئی)

احسان کیا ہے؟ کچھ حد تک یہ کہ جو کچھ کے سہارا پر حضرت
سلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان۔ یہ ہے کہ وہ اللہ کی عبادت میں اس طرح گزارے کہ
خدا کو یاد ہے کہ اس کا روبرو ہے جس کو اللہ خود بخود بخیر رہا ہے۔

زندگی سوار کے نالوس

ایک شخص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ یا رسول
اللہ! مجھے کوئی ایسا حکمت کا درس دیجئے کہ میری زندگی سوار ہو جائے۔ آپ نے
مجھے لرایا اللہ تعالیٰ کا لانا کہ وہ اس سے اس طرح شراہے کہ تو اپنے کسی
زندگی کی ایک فراہم کردار سے شراہے ۱۲۲۲ جگہ سے کسی جگہ ۱۲۲۲۔ یہ حد تک
اوپر کا اسکل سے روایت کی ہے خود فریب ہے۔

دو شعر: حضرت امام احمد انکڑوں میں فرماتے ہیں۔

ما غلظت الغلظ یوماً فلا غلظ
غلظت ولكن لعل غلظ رقب
ولا تخلصن الله بخل غلظ ساعدا
ولا ان ما بخل غلظ غلظ

یہ قرآن مجید میں ہے، غلظت میں ہوس دلت بھی ہے کہ کہ میں اکیلا ہی
ہوں بلکہ یہاں وہ کہہ رہا ہے کہ یہاں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی سامت سے خبر نہ
لگتا اور اس سے ملنے کا کام اس پر چھوڑ دیا۔ (غیر مرئی)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَسُولُہٗ وَالْفُقُوٰہَا

نبیؐ! اور رسولؐ اور فقہاءؐ! یہاں سے

جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلِفِیْنَ فِیْہِ

جو تمہارے جگہ میں دیا ہے اپنے نائب کر کے

سب اللہ کا ہے جو جتنی جگہ مال کے بارے میں ہے اس کا مالک خدا
ہے۔ تم صرف زمین اور مال کی ہو۔ جتنا جتنا مال کا مالک بنائے ایسے نائب کی
مشیت سے فرج کرو۔ اور یہی کوئی کہہ کہ پہلے وہ اس کے جگہ
میں تھا اس کے جگہ میں تم نے۔ خدا ہے تمہارا جانشین کوئی اور ملنا جائے گا
جو جب معلوم ہے کہ یہ چیز تمہارے جگہ میں ہے تو تمہارے پاس رہے گی
تو اس کا مال بھی ہے اس کا مال کا حساب نہیں کہ ضروری اور حساب

سوار میں بھی آتی طرح کرنے سے کڑا ہے۔ (غیر مرئی)

انصار یعنی وہ لوگ ایمان لائے تھے ہمارے وہ مشعل اس کے رسول ہے۔
کیونکہ یہ پیغمبر کی کہ حالت اور اس کے ساتھ ہجرت ایمان لائے تھے۔

دولت و حلقی جھاڑی ہے۔ وہ یہ مطلب ہے کہ وہ کچھ کڑے لوگوں کا
قائم مقام ہے کہ تم کو خدا سے پہلے وہ مالک اور مشرف تھا جب اس کی جگہ تم
ہو اور کہ تمہاری جگہ اس کی جگہ مالک اور مشرف کا اور ضروری اور ہوا۔
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلِفِیْنَ کہ کہ اللہ کی راہ میں مال بھی کرنے پر آمادہ کرو
اور ہر جگہ کے مقصود ہے۔ (غیر مرئی)

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَانْفَقُوْا اٰیٰہِمْ

سوار لوگ تم میں ہیں لائے ہیں اور طرح کرتے ہیں ان کو

اٰیٰہِمْ

جو ان کا ہے

ایمان کا تقاضا پورا کرو کہ وہ ضروری ہے کہ ان لوگوں میں یہ ملت
و مشقت سوار نہیں اپنے اندر پورا کر لیں اور جن میں موجود ہے اس پر بیش
مستقر ہیں اور ایمان کے معنی پر عمل نہیں۔ (غیر مرئی)

وَمَا لَکُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ

اور تم کو کیا ہوا کہ تم نہیں مانتے اللہ کے

وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ لِتُؤْمِنُوْا

اور رسولؐ دعا ہے تم کو کہ تم مانتے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُلُوْا

اے جو ایمان لائے ہو کہ تم سے کہہ دو کہ

کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

تم مانتے ہو

وعدہ کرنے کے بعد ایمان کیوں نہیں لاتے

یعنی اللہ ایمان لائے ہیں اور مشقت کے مشورے سے پہلے وہ نے
کہا کہ میں تم کو کہتا ہوں کہ تمہارا اس معاملہ میں سستی یا کھد کیوں نہ ہو کہ خدا کا
رسول تم کو کہتا ہے اور میرے مشورے کی طرف نہیں لگتے۔ یہ عقلی پروری

میں آج ہوں (ظاہر ہے کہ مصمم ہوتا ہے کہ خدا بھی اندھ علیہ السلام نے) بچی باتوں کا غم نہ۔ (۱) اہل بیت کو جو رسالت (۲) اہل بیت صلوات (۱۱۴۳) ترک کر کے (۳) مسلمانوں (۴) اہل بیت کا نفس۔ حالانکہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا کہ چاروں کو کلمہ دیا لیکن تحصیل میں بچی کو دیا نہ دیکر کیا کلمہ دیتا کہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے کلمہ کہہ کر اپنے لیے یہ چار باتوں کا تحریک اہل بیت کی تحریک کی جگہ پر ان کی تکفیل میں کیا کرانی۔

یہ حدیث درست کر رہی ہے کہ اللہ وحدہ پر ایمان۔ رسول پر ایمان لائے بغیر باقی تمام غلط ہے۔

علامہ بیضاویؒ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ آیت کا مطلب اس طرح ہے اگر کسی کو صیغہ کی حد سے مراد ایمان لانے والے ہوں تو یہ صیغہ صیغہ سار سے بڑھ کر اور اولیٰ واجب ایمان نہیں ہو سکتا۔ بخاری نے اس طرح مصعب بیان کیا ہے کہ تم بھی کسی اہل ایمان اسے دالے ہو تو بوقت ایمان لائے کہ اسے بچھو۔ وہاں صیغہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے بڑھ کر اور اولیٰ ہوں۔ (اس سے بڑھ کر ایمان لانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے) (تفسیر بیضاوی)

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدٍ آيَاتٍ
اولیٰ ہے جو ایمان ہے چھ بھروسے پر بھروسے
يُنَزِّلُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
جانب کے نکالے گا کہ اندھوں سے
إِلَى النُّورِ وَلَئِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ
آپ اپنے حکم اور اندھ نہ ہو کر نری کر بھروسے
رَبِّكُمْ
مہربان ہے

اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ ہو تو قرآن و کتاب و رسالت کے بغیر دین ہی کے بارے میں غم نہ ہو جس کی اندھوں سے نکال کر ایمان کے عالم کے جانے میں لے آئے یہ اللہ کی رحمت ہی کی ہی شقت اور مہربانی ہے اگر کوئی کہتا ہے کہ ایمان ایمان میں چار چیزوں کو دیکھ کر ایمان نہ لے جاتا۔ ایمان اس کے بعد بھی بچھل بچھل خطاؤں کو سمجھتا ہے کہ جو (تفسیر بیضاوی)

تفہیم دین چہ پارہ ۲۷ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔ حتیٰ قرآن بھی دیکھ کر بچھل بچھل ہے۔ (تفسیر بیضاوی)

نہ لے کر ان کی طرف روکتا دے رہا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اصل نصرت میں روکتا کر لکھی ہو۔ جس کی روایت کا اقرار کرتا ہے کہ آیت سے پہلے کہ چھ بچھل آج تک ان کے اقرار کا کلمہ نہ ہو۔ شریعت تو اب بھی وہی ہے جو دین ہے۔ چاروں کو دیا نہ دیکر کیا کلمہ دیتا کہ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے کلمہ کہہ کر اپنے لیے یہ چار باتوں کا تحریک اہل بیت کی تحریک کی جگہ پر ان کی تکفیل میں کیا کرانی۔

یہ حدیث درست کر رہی ہے کہ اللہ وحدہ پر ایمان۔ رسول پر ایمان لائے بغیر باقی تمام غلط ہے۔

علامہ بیضاویؒ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ آیت کا مطلب اس طرح ہے اگر کسی کو صیغہ کی حد سے مراد ایمان لانے والے ہوں تو یہ صیغہ صیغہ سار سے بڑھ کر اور اولیٰ واجب ایمان نہیں ہو سکتا۔ بخاری نے اس طرح مصعب بیان کیا ہے کہ تم بھی کسی اہل ایمان اسے دالے ہو تو بوقت ایمان لائے کہ اسے بچھو۔ وہاں صیغہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے بڑھ کر اور اولیٰ ہوں۔ (اس سے بڑھ کر ایمان لانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے) (تفسیر بیضاوی)

یہ حدیث درست کر رہی ہے کہ اللہ وحدہ پر ایمان۔ رسول پر ایمان لائے بغیر باقی تمام غلط ہے۔

علامہ بیضاویؒ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ آیت کا مطلب اس طرح ہے اگر کسی کو صیغہ کی حد سے مراد ایمان لانے والے ہوں تو یہ صیغہ صیغہ سار سے بڑھ کر اور اولیٰ واجب ایمان نہیں ہو سکتا۔ بخاری نے اس طرح مصعب بیان کیا ہے کہ تم بھی کسی اہل ایمان اسے دالے ہو تو بوقت ایمان لائے کہ اسے بچھو۔ وہاں صیغہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے بڑھ کر اور اولیٰ ہوں۔ (اس سے بڑھ کر ایمان لانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے) (تفسیر بیضاوی)

یہ حدیث درست کر رہی ہے کہ اللہ وحدہ پر ایمان۔ رسول پر ایمان لائے بغیر باقی تمام غلط ہے۔

علامہ بیضاویؒ کی تفسیر میں یہ بھی لکھا ہے کہ آیت کا مطلب اس طرح ہے اگر کسی کو صیغہ کی حد سے مراد ایمان لانے والے ہوں تو یہ صیغہ صیغہ سار سے بڑھ کر اور اولیٰ واجب ایمان نہیں ہو سکتا۔ بخاری نے اس طرح مصعب بیان کیا ہے کہ تم بھی کسی اہل ایمان اسے دالے ہو تو بوقت ایمان لائے کہ اسے بچھو۔ وہاں صیغہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد سے بڑھ کر اور اولیٰ ہوں۔ (اس سے بڑھ کر ایمان لانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے) (تفسیر بیضاوی)

وَالَّذِي يُضِلُّ عَنْ سُبُلِ اللَّهِ ذُرِّيَّتَهُ لَعَنَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهُ إِنَّهُ كَانَ لَكُوفٍ بَصِيرًا
 جس کے خرد بہت اعلیٰ ہوگا جس کی طلب بظہر سے زیادہ اعلیٰ ہے جس کے خرد کی ہوا
 جائے اور جب اس معاملہ کے ساتھ کئے گئے گمراہی اور غلطی کی اصلاح ہو جائے
 بعد وہ تو ایسا ہی کی طلب بہت ہی ضروری ہے۔ (تفسیر سورہ)

حضرت ابو احمد اس کی تجاوت: اس آیت کو سن کر حضرت ابو
 احمد اللہ کی خود علی اللہ علیہ السلام کے پر تو آئے اور کہا کہ وہ اب ہم
 سے فرض ہوتا ہے؟ آپ علی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ کہہ دیا کہ ہاتھ تو
 دیکھو آپ علی اللہ علیہ السلام نے ہاتھ نہ ملایا آپ علی اللہ علیہ السلام کا ہاتھ
 اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا اور اس میں مجھ کے ہاتھ اور دست ہیں وہ
 میرے اپنے رب کو دے آپ کے دلی بچے بھی اس بارگاہ میں تھے۔ آپ
 تو نے اور بارگاہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اپنی بیوی صاحبہ کو دے دیا
 ایک کٹی ہوئی آبی قورمانے کے کچن کو کسے نہ جلی تو میں نے یہ بارگاہ
 اپنے رب کو عرض کر دیا وہ ہے۔ وہ عرض ہو کر اپنے کپڑے آپ کے بہت
 غصے کی تجاوت کی۔ اور دلی نہیں تو وہ سر کے آگے کر کے بارگاہ
 آئیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے تھے جتنی رحمت انہیں کے ہاتھ جو
 سبوں سے ملے ہوئے اور جن کی شایع یافت اور موفقی ہیں اور
 وہ نہ کہہ دے ہیں۔ (تفسیر سورہ)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جس دن تو دیکھے ایمان والوں کو اور ایمان والی عورتوں کو

يَسْعَىٰ نَوْرُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ وَأَوَّارٌ

ورق کی روشنی میں ہے آگ کی روشنی میں ہے اور

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

اے نبیؐ

ایمان و عمل کی روشنی کے سینہ میں سے جس وقت ہوا سرور
 جائیں گے سخت اور جبروت ہے ایمان اور عمل میں سے روشنی ساتھ ہو
 گی۔ تاہم ایمان کی روشنی جس کا دل قب ہے کہ ہر اور عمل صالح کے آگے
 کیونکہ یہ عمل واقعی طرف میں ہوتے ہیں۔ جس اور کبھی کا ایمان و عمل ہوگا
 اسی وجہ سے روشنی کی اور وہ اس امت کی روشنی ہے کہ عمل و عمل
 امتوں کی روشنی ہے۔ بارگاہ اور جو ہوگی یعنی رہنمائی ہے کہ
 جو کبھی روشنی کا ہوا علم ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر کبھی کا

سب سے زیادہ اچھے ایمان والے تہارے نزدیک ہیں؟ کیا فرماتے
 فرمایا تو اللہ کے پاس میں ایمان لیوں نہ دے؟ کیا فرمایا فرمایا
 ان پر توئی اور کہ خدا ترانے؟ جیسے ایمان نہ دے؟ کیا فرمایا؟
 تم ایمان سے کبھی بچتے تھے تم میں نہ وہ جو وہوں۔ خدا بہترین
 اور محبوب ایمان دار اور لوگ ہیں۔ وہ دے بھرا کریں گے۔ بھلوں میں کما
 دیکھیں گے اور ان کی قول کریں گے۔ (تفسیر سورہ)

وَاللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اور اللہ جو ہے جو کچھ کرتے ہو

اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کی خبر ہے وہ جانتا ہے کہ کس نے کس کا عمل
 کر دیا ہے اور اس میں انہیں کو کون سا ہے اس کی ہر چیز کو
 آیت سے معلوم کرے گا۔ (تفسیر سورہ)

مَنْ ذَا الَّذِي يُقرضُ اللَّهَ قَرْضًا

کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو

حَسَنًا فَيُضِعُّهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ

بہتر سے اور اس کو دے گا اور اس کے لئے اجر ہے

کو بیخبر

نواب مراد علی

اللہ کو قرض دینے کا مطلب

ہو حضرت جو صاحب کچھ تر قرض کی معافی نہ کہ اس وقت جہاد میں
 قرض نہ کہ قرض دے دیکھ رہے (اور آیت میں ہے۔ وہ بچے دے گئے) یہ
 حق میں ہیں دے گئے۔ اللہ کا میں اور ظاہر میں اور چاہت میں۔ اور اس
 میں کا جو نہ اس کا۔ (تفسیر سورہ)
 اللہ کے بندوں کو قرض دینے والا اللہ کو قرض دینے سے مراد جہاد کی راہ
 میں اس سب سے بڑی کردہ اس کا اور جہاد کے لئے اس کا کو یا جہاد ہو گیا
 جیسے کوئی قرض دے (اس بچوں کے ساتھ کہ قرض کو قرض دے اس سے مراد ہے کہ
 قرضہ اس کے لئے جی نہیں کہ ساتھ بہت اور واقعی نہ کھٹا چیتے۔
 فیضیہ۔ جس نے اس کو نہ کہا ہے کہ۔

یہ سب لکھنے والے تھے، ان کے ہاں اس وقت سے پہلے جو طومور تھے ان کی کاپیاں تھیں۔
اب اس کتاب کو پڑھ کر دیکھیں کہ اس میں تو ان کی کاپیاں بھی ہیں
اس میں بھی ان کے جو کچھ لکھا تھا وہی لکھا ہے۔ ان کی کاپیوں کے ساتھ ہی ان کے
کاغذ تھے۔ (محمد علی احمد)

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

اور کچھ دلی اُسی کے ساتھ بچنے والوں کے دلی میں

رَأْفَةٌ وَرَحْمَةٌ

تبرکات از غفرانی

[illegible]

وَرَهْبَانِيَّةٖ ابْتَدَعُوْهُمْ كَتَبْنٰهَا

ایک بڑے گراؤ کا شکار انہوں نے کی بات لگائی تھی اور سن

عَلَيْهِمُ إِلَّا اسْتَغَاءَ رِضْوَانُ اللَّهِ فَمَا

تجلی نمودن حق تعالی بر کرم که در سوره الفاتحه و سوره اعراف آمده است.

رَبُّهَا حَقٌّ رِغَالِيهَا

تہاں آئیں جو یہاں سے تھیں لاپتہ

رہبانیت وہ جہن آگے چل کر حضرت مسیحؑ کے فقہین نے ہے اور
پادشاهوں نے تھکے ہوئے اور جہن کے نفس سے گھبرا کر ایک جہت و رہبانیت کی
نظم میں قائم کرنے کی طرف سے کیا اور اس کا تعلق نہایت ہی گہری فکری اور فنی
و علمی حاصل کریں۔ چنانچہ وہ اپنی طرف سے نہ صرف حضرت شاہ ولی
تھکے ہیں بلکہ فقہین اور اسکے بعد بنائے و صادر کیے ہیں نہایت ہی گہری فکر و
خیل و زور سے تھے اور بنائے و صادر کیے تھے نہایت ہی گہری فکر و خیال
سے بنائے و صادر کیے تھے اور بنائے و صادر کیے تھے اور بنائے و صادر کیے تھے

وَقَفَيْنَا إِبْرَاهِيمَ ابْنَ مَرْيَمَ وَآدَمَ

اور تجھے بھیجنا ہم نے تمہیں ہر دم کے لیے اور اس کو ہم نے

الأنجيل

1997

پہلی آنکھ میں انہوں نے کسی امرائے کی شامِ عشرت میں چاہے اسلام کو
انکھ سے کر لیا۔ (سہم چٹائی)

یعنی اسرائیل میں حق و باطل کی کشمکش:

ابن ابی عامر میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو پکارا۔ آپ سے چونکہ کبار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابی امرا میں کے بہتر گروہ ہو گئے ہیں میں سے تمہیں سے نجات دلائی۔ چہ فرقہ تو بنی امویہ میں کی گھر بھی تو گھر ان کی وجاہت کے لئے اپنی جاہلیں جھیلیوں پر رکھ کر ان کے بڑوں کو پیغ شریع کی لکیر سے فرو توگ جہاں انکاں پر آ کر آئے اور بادشاہ اور امراء نے وہاں پیغ سے بہت کچھ کہتے تھے میں پر ظلم کر رہی اور اس میں قتل بھی پایا۔ یہ قیدی کہیں گئے۔ ان کو ان سے قہا تے حاصل کر لی۔ اور دوسری جماعت کو بھی ان میں سے ان کے کی طاقت تو نہ تھی یہ تمام اپنے ابن کی قہ سے مرگئے اور بادشاہ کے وہاں میں کوئی شریعتی اور خدا کے ہے۔ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سبک اسلمی کی طرف انکی رجوع دینے لگے ان بادشاہوں نے انکی قتل بھی کرانی انوں سے بھی بچے اور آگ میں بھی جلا دیئے انے جماعت نے ہر دھڑکے ساتھ وہ شہر کا اور تھے میں جماعت مامول کی۔ چار تیسری جماعت تھی یہاں سے بھی روئے اور تھے میں میں طاقت تھی کہ اصل دین کے احکام کی پیغ ان عطاوں میں کہیں ان لئے انہوں نے اپنے ابن کا پادشاہی میں کچھ انکاں میں فکر کیا میں اور جہانوں پر چڑھ جائیں وہاں میں مشغول ہو جائیں اور ان کا کد کر دیں اور انکی کا کر جہاں بیت دالی آیت میں ہے۔ یہی حدیث دوسری حد سے بھی سہی ہے ان میں جو فرقوں کا بیان ہے اور ان میں یہ بھی ہے کہ انکی انکی سے کا جو کچھ ان ایمان کو کچھ اور میں کی قسم میں کہیں اور ان میں سے کچھ جہاں

باقی میں mm میں جھے لکھا میں اور یہ اتفاق کریں۔

حضرت ابن عباسؓ سے چیں گری اور ان کے ہاتھوں نے حضرت عقیقہ کے بعد قرآن و احکام کی تعلیم دیا۔ لیکن ایک دعوت ابن عباسؓ نے فرمائی کہ قرآن و احکام کی تعلیم دینے کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو قرآن و احکام کی تعلیم دے سکے۔

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

[illegible]

سُبْحَانَكَ يَا إِلَهَ الْاَزْدِ وَالْاُمَمِ وَعَلَى اللَّهِ

بدون اللہ کے علم کے اس واقعہ پر ایمان لانا صحیح نہیں ہے۔

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

☆ ۱۰۰٪ ضمانت

[illegible]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ

۷۔ میں ہوں جب کوئی تم کو ہے

لَكُمْ قُتِلُوا

57 ~~1~~ ~~2~~ ~~3~~ ~~4~~

۶۔ اے۔ (ضمیمہ ۱۱)

مشریان، خنزروں، لہو نے، متاعیں اپنی جان کی بازی سے چھین لیا ہے کہ ہرگز نہ ملے غلبہ علیہ السلام پر، یہی مہاجرین، انصار کی عزت فرماتے تھے۔ ایک روز جب کہ جنہو حضرت عیسیٰ کو قید کر لیا، یہی حاضر ہوئے وہ نے آنے سے پہلے اور کوٹھس میں چھپ چکے تھے، عیسیٰ راہ پر چلے، روانہ ہوئے، غلبہ علیہ السلام کے گرد گھومتے ہوئے، ان کے حضور پہنچے، اللہ علیہ السلام کہہ کر کہ آپ نے سلام کا جواب دیا، مہاجرین اور انصار نے، وہاں سے انہوں نے بھی جواب دیا، یہ حضرت عیسیٰ کو قید کر کے رہے کہ مسلمان ان کو قید کر دیں لیکن کسی نے ہلک نہیں دیا، حضور علیہ السلام کو بات: "خدا رحمتی اور رحمتہ علی" دے، غلبہ علیہ السلام

جِيئَكُمْ فَلَا تَتَّخِذُوا بِالْأَنفُسِ

جیسا کہ تم سے کہو گئے تھے

وَالْعُدُوكَ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

اور نہایت کی اجہ، مہربان، عاطفہ الہی کی

وَتَنَاجُوا بِالْبِرِّ وَالْتَّقْوَىٰ

اور پائے نرواحیات کی اور پرکھ گمار کی

مسیحیوں کے مشہور عالم ربانی جے مسٹر ڈاکٹر جی ایم ایچ کے قتل کے بعد
جس میں ان کے سر پر شہرہ آفاق عالم دین اور دانشور مولانا مفتاح الرحمن کے
میں بھی گولیوں کی برسات ہوئی، ان کی شہادت کے بعد ان کے بچے جی ایم ایچ میں
کروڑوں انسانوں کی دلچسپی کا شکار بن گئے۔ ان کی شہادت کے بعد ان کے بچے جی ایم ایچ
اور ان کے بچے جی ایم ایچ میں ان کی شہادت کے بعد ان کے بچے جی ایم ایچ میں

[illegible]

وَقُلْتُ مَا كُنْتُ بِمُحَدِّثٍ لَكُمْ وَلَكِنْ كُنْتُ خَائِفًا أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَفْهَمُ مَا يَكُونُ لَكُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ

وَأَتُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٥٠﴾

۱) اگر $\frac{d}{dx} f(x)$ سے جس کے جس کو قطع ہوا ہے

اللہ سے ڈرو، جو اپنی سب گناہ کے لئے عطا ہو کر ہمارے حساب
 دتا ہے، اس کے لئے ہم خاصا عین وغیرہ نہیں دیتے۔ کسی سے نہ لیں گے اور
 نہ دے گا۔ (کلمہ نبوت) (مترجم)

وَلَا تُفْسِدُوا عَالَمًا ۖ لَّهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۖ فَمَنْ حَسَنَ مَا تَعْمَلُونَ
 (مفسر) اور نہ اس عالم کو فاسد کرنا ۚ اس میں ان کے شریک ہیں ۚ تو تم
 کیا کرتے ہو؟ (تحریر خلیفہ)

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُونَ

۔ جو ہے کا: پھوسی موٹیاں کا کام ہے جا کر دیکھ کرے

كَذٰلِكَ اُنۡصِرُواْ وَلِئْسَ بِمُضِلِّهِمْ

کتابخانه ملی افغانستان

خُلِدُونَ

خود سے جڑا کر کے۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَافِرُونَ

خدا ہے وہی ہیں اہل کفر۔

یہ پیشہ اسرار اور شجرہ کا وہی ہے جو خدا کے لئے بھی محبت کے لئے
نشر فرماتا۔ (موجودہ)

إِسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

قادر کر لیا ہے اُن سے شیطاں سے

فَأَسْأَلُهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ

کہ جتنا دلی ان کو اللہ کی یاد دلا

عیطی گروہ و شیطان جس پر ہر طرف طبع تو کر کے وہی کامل و
دعا کی طبع کا وہی ہے کہ وہی دیکھتا ہے انکی کوئی چیز ہے۔
یہ اللہ کی محبت اور دلی و ہر طرف دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
نہرت سے کہ ان کی یہ ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کی کوئی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ أَلَا

وہ لوگ ہیں گروہ شیطان اے خدا ہے

إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ

وہ گروہ ہے شیطان

الْخَاسِرُونَ

وہی گروہ ہے ہارنے والا

یہ شیطان کا گروہ ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

منفعت کا انجام دینا میں نبوی نہیں تھا کہ مسلمانوں کے انصاف سے
پناہ دینا میں وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

يَوْمَ يَبْعَاكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا

جس دن میں تم کو اللہ اپنے ساتھ

فَيَحْفَظُونَ لَهُ كَمَا يَحْفَظُونَ

پھر انہیں تم کی طرح رکھے گا جیسے کہ تم نے

لَكُمْ وَيَسْبُونَ إِلَهُمْ عَلَى

نہایت سے تم کو اور انہیں تم سے بھاگنے میں کہ وہی دیکھتا ہے

شَيْءٍ

کوئی چیز نہیں

اللہ کے سامنے جھوٹ سے لکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے
یہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے کہ وہی دیکھتا ہے

دوسرے اور جانا لیتے سعد بن معاذ کو ان الیٰ التسلیٰ کی تلواریں عطا کر دی ہیں
تو کہہ کر چلی شہرت تھی۔

یہ داری سے تلواریں اہل بیت میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انصار سے فرمایا تمہارے ساتھ ہمارے ہمارے جو پاس مال بھی ہے اگر تمہاری
مرضی ہو تو یہ مال تمہاری شہرت کے لئے (اہل بیت کو دین کی تحفہ) تم کو ان اور جو تمہارا
مال اب تمہارے لئے ہے وہ بھی تمہارے لئے اور ان کے اور یہاں باتوں میں اور اگر تم
چاہو تو یہ مال اپنے پاس رکھو (مہاجرین کو اس میں سے کچھ دو اور یہ بھی
مال لے کر اپنے پاس رکھو) کو باتوں میں (تم کو کچھ دو) انصار نے جواب دیا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم یہ مال لے کر آپ انہیں کو تحفہ کر دیں بلکہ ان کے مال میں سے
جتنا آپ چاہیں بات کر دیں۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تُزِیْلُوا عَنْهُ صَلَاتُكُمْ
کاپنے اور نہ زچہ دینے میں یہاں تک کہ جس انصاری کی اور جوں جس اس
نے ایک کو کھانسی دیکر اپنے ساتھ چلی ہو اس سے نکال کر دو۔

ایک انصاری کا عجیب ایشیا۔ بتلائی سے حضرت ابو ہریرہؓ روایت
سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے (لا تزیل) کا یہ تکلیف ہے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی بیوی کے گھر کی کھجور (جو تھوڑی سی ہو گئی تھی) لی لی لی لی لی
لی لی کے گھر میں دیکھ کر انہیں انصاری نے فرمایا کیا کوئی ہے جو آج اس بات کی
سہیل کرے (یعنی کھانا کھاوے) اللہ کی رحمت اس پر اور ایک انصاری
کو آج کو اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی خدمت میں
آج چھ بیویوں کو کھانا لایا ہے یہ صاحب اپنے گھر پہنچا رہا ہے لی لی لی لی لی
کا مہمان ہے اس سے چاکر کوئی چیز نہ رکھنا لی لی نے کھانا کی قسم میرے
پاس سوائے بچوں کے کھانے کے اور کچھ نہیں ہے انصاری نے کہا جب بچے
شام کو کھانا کھیں تو جلد بھان کر کے ان کو سلا دے اور بھڑا کر چورنگ بھجوا دے
ہم (دو بیویاں) آج آتے ہوں کہہ دیں گے (اور بچوں کا کھانا مہمان کو کھلا دیں
گے) لی لی نے اس پر ایسا کیا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ کوئی نے کھانا اپنے
کا اور بچوں کو سلا دے اور چورنگ کی حق درست کرنے کے بھانے لگی اور
چورنگ بھجوا دے اور مہمان کے ساتھ بیویوں کو موت موت کھانے میں شریک ہو
گئے) مہمان پر ظاہر کر دے کہ ہم کھانے میں شریک ہیں (لیکن کھانا
دیکھ کر ان لوگوں بات بھر خالی پھردے ہیں کہ وہ انصاری کی خدمت گمراہی
میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سرور اور غلام
محبت سے بہت خوش رہا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

انصار کو صبر کی تلقین: یہودی نے حضرت انسؓ میں ایک کی روایت سے

کہ ہم بھی تیرے جیسا کہ میں ہی رہا نہیں کہی کہ کھانا چاہئے اس وقت صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انکو دے دیے۔ غلام پر دیکھنے کے بعد لوٹا اور
حضرت فرمے یہاں کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سب کھائی ہوئی ہیں سب کا
مزاج ایک ہی ہے۔ (مسند بنی ہاشم)

مہاجرین کی ہجرت پانی کے لئے انصار کی قرضہ اندازی
محمد بن حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل انوشاہ میں لکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی سے پہلے ہو کر چند کھربے لائے تو آپ
کے ساتھ مہاجرین کی شکل ہو کر یہ آئے لیکن ان مہاجرین کو کھانا دینے کے
حاصل انصار کا ہم اختلاف ہو گیا تاہم انصار نے چاہا کہ مہاجرین ان کے
گھروں میں اتریں اور خوراک ترسندہ نہ لیں کچھ اور جس انصاری کا ہم
قریب میں نکل آیا وہ اپنے مہمان کو اپنے گھر لے گیا اس طرح مہاجرین انصار
کے گھروں اور مالوں میں عجیب شریک ہو گئے۔

بنی ہاشم کے مال غنیمت کے بارے میں انصار کا ایشیا
بنی ہاشم کی بیعت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا تو آپ
نے غایت میں تمہیں میں اس کو طلب فرمایا اور تم دیا میرے پاس اپنی قوم
اور ان کو بلاؤ غایت نے عرض کیا۔ کیا غرض کہ فرمایا (کچھ بلکہ) تمام
انصار کو حسب اہم غایت نے (تمام) اس اور غرض و اہل کو بلا دیا (جب
سب آئے تو) تمام غرض کا اور اللہ کی جو دنیا کی ہر انصار کا اور مہاجرین
کے ساتھ انصار کے حسن سلوک کا ارادہ اپنے مالوں اور مالوں میں مہاجرین کو
جگہ دینے کا اور مہاجرین کے لئے انصار کے کارزار کرنے کا ذکر کیا اس کے بعد
فرمایا اللہ نے بنی ہاشم کا جو حق رکھنا چاہئے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو میں وہ
حق کو تم کو دے دیا جو ان کا (جو ہر) تقسیم کر دوں اس صورت میں مہاجرین ان
حالات پر قائم رہیں گے جن پر اب ہیں یہی تمہارے گھروں اور تمہارے
مالوں میں سکونت۔ اور اگر تم چاہو کہ وہ میں یہی انہیں کو دے دوں (تم کو نہ
دوں) اس صورت میں وہ تمہارے گھروں کو بیٹھ دیں گے اور چلے جائیں
گے یہ تقریریں کہ حضرت سعد بن معاذ اور سعد بن معاذ نے باہم حضور کے
بعد عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مال مہاجرین کو تقسیم کر دیں اور جیسے وہ اب
تو اسے گھروں میں رہنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

(دو بارہ روایت کا بیعت میں کہ انصار نے چاکر کو کھانا یا رسول اللہ ہم اس
پر ہاشم میں ہم کو یہ حضور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اسے اللہ انصار
پر دست (نازل) فرما اس کے بعد بنی ہاشم کا جو حق رکھنا ہے اپنے رسول کو
عطا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ نے تقسیم کر دیا صرف مہاجرین کو عطا فرمایا اور انصار
میں سے سوا وہ کچھ آدمیوں کے گھر کسی کو نہیں دیا ایک کھانے میں بنی ہاشم

مختار ماہ کے آرٹیکل کا سوجھ بولی ہے۔

یہی ذریعہ ہے کہ اس چیز (کو بیچے) کی اللہ کے ساتھ گواہی ہے کہ وہ
 اللہ کو دیکھ کر کہہ دے کہ اللہ کا حکم آیا ہے کہ وہ کہے کہ اس کو جب اللہ نہا ہے
 اُڑاؤ اور غنیمت سے متغافل رہا جائے گا (یعنی غنیمت سے بچے گا) (تیسرا مستحکم ہے)
 اس سے پہلے حضرت ہارون نبی علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے فرمایا تم کرنے سے پہنچ کر کوئی نیک نیت کیامت کے دن اللہ تم پر کیا کرے گا
 (جائے گا) کہ اور تم سے پہلے تم سے پہلے لوگوں کو تہجد کر پڑائی کے باعث
 انھوں نے اس میں کوئی نیک نیت نہیں کر سکتے تھے اور وہ کوئی نیک نیت نہ کر سکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ کی راہ میں (شہداء) جہاد کا روز ہے گا اور ان کی پادشاہی کے خوف میں کسی کیجئے نہ ہوگا۔ (یعنی جس جہاد کے بارے میں جب دیکھتا ہے جہاد جہاد کا روز ہے گا۔ اس کے بعد تاریخ میں روز فتح کا جہاد میں لڑ جائے گا اور کسی ایک بندہ کے دل میں کبھی غرور اور ابلوان جمع نہیں ہو سکتے (یعنی غرور و ابلوان کے علاوہ سے ہمارا دلیلاوی و کڈ اوراد و استغاثی) (رحمہم اللہ)

[illegible]

یہ طرح خلیہ لہ لہاں بھی کسی کیلئے وہ کسے وہ مشاعرے نہیں ہو سکتے تھے راویا
کی گروہ میں ہر چہ کی راہ ہنرمند سے ڈانڈا ہو گیا اور اس سے اس میں بخشی سے ہنر
اس کے دل میں ایمان سے رہنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی حضرت عبداللہ کے
ان کے ایک شخص نے کہا کہ اسے ابھی انہی میں تو رہ گیا تو کہہ دو کہ آپ نے
روایہ کیا بات ہے اس کا قرآن میں تو ہے جو اپنے شخص کی خلیہ سے بھاریا گیا
میں سے بھلائی پائی اور میں تو اس کو یاد دلاؤں اور فرما کر دے کہ ان
کے پاس ہے۔ آپ نے کہا میں اس گروہ کی یاد میں آج میں نہیں رہا ہوں ہر شخص
سے ہے کہ تو اپنے کسی سمسار بھائی کا بل تم سے کہا جائے اس کی شکل حسن
نرمی بھی سے بہت نئی چیز (ابن ابی حاتم)۔

سرزمین سے تحفظ، ہر جرم سے تحفظ ہے۔ حضرت ابوالہیاج اسد بنی زب نے ہیں کہ بیت امنہ کا حوالہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا کہ ایک

عین کیا سیدھا مانہ علیٰ علیہ السلام نے عین میں جاگیر پر حلقہ فرمانے کے لئے انصار کو طلب فرمایا۔ انصار نے عرض کیا ہمارے مصلحتاً جاگیر کے لئے بھی جاگیر کا حکم ایسا جائز ہے جیسا کہ اپنے لئے جاگیر پر سوائس کے جھڑھل علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تمام انصار اُگھر چکے جو کہ عین میں جاگیر کے جاگیر میں نہیں لے جاتے (جو کہ ان کے دین کے ملاقات کرنے کے وقت تک جبر نکالیں کہ اس (حاکم) اثر سے یہ قدم نہ پاؤں گا) (یعنی ہماری حق تلفی نہ جائے گی جو ہمارے حق کو کم کرے جو حق میں سے لے جائے گی) (جو کہ جبر میں نہ کرے) (جو کہ جبر میں نہ کرے)

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ سُوءَ نَفْسِهِ

۱۱۔ جو بھاپا گیا اپنے تئیں کے لئے ہے

تَأْتِيكَ هُمُ الْمُضِلُّونَ

سودی لوگ ہیں مراد جانے والے ہیں۔

کامیاب لوگ جو مسکن سے کامیاب اور ہمارا ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کی توفیق و عجزی نے ان کے دل کے باطن اور حوض و بطن سے محفوظ رکھا ہو، لایا اور اعلیٰ آدمی اپنے بھائیوں کے لیے جہاں انعام کر سکے، اور دوسروں کو ہمتا کرے، جو کہ خوش رہتا ہے۔ ۹۔ (تحریر حقانی)

[illegible][illegible]

ہیں ان کی محبت پیدا ہو اور وہ مناجرات اور افتخارات برفان کے مہمان بنیں
آئے ہیں ان کا ذکر کیا کرو، جس سے ان کی جرات بڑھے (اور وہ اب
جو جاویں یا سب راہیات تشریف فرما سے ملی گئی ہیں)۔ (سہ سنی مہم)

يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

کہتے ہوئے اے اب غلطی ہم کو

لَاخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي

ایمان میں اور نہ ہم کو

قُلُوبِنَا غُلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا

دلوں میں ہر ایمان والوں کا

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

اے رب تیری ہے نرمی اور مہربانی

بعد کے مومنین کا طرز عمل جو پہلی ساریوں کے لیے دیا، مغفرت
کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کی طرف سے دل میں ہر اور بغض نہیں
رکھتے۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے
ہے جو انھوں کا حق مانیں اور انہی کے پیچھے پیچھے ہوں۔ یہ نہ صرف ہمیں تمام
انگٹے نہیں ہے بلکہ ہر ایک شخص صاحب سے بخشے، دے اور ان کی ہر کوئی
کرے اس کے لیے اے اللہ میں بیکھر نہیں۔ (تفسیر حل)

پہلوں کا بچھنوں پر حق: لَاخْوَانِنَا۔ یعنی اور ساری بھائیوں کے
لے جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ پہلوں کا بچھلنا ہر بڑا حق ہے کیوں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے جن کو ہدایت ملی اور ایمان کی توفیق
ہوئی ان سے گذر رہے تھے چھپتے تھے والے ہدایت باب ہوئے۔
چلا کہتے مسد غرض۔

بھائی قاری کی اور شیعہ کی محرومی: اس آیت سے ثابت ہوا ہے کہ
اگر کسی کھل میں کسی عوامی کی طرف سے کسی طرح کا بغض ہو تو اس کا حق
لوگوں میں نہیں ہو گا جن کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے (یعنی صاحب بخاری)

دلوں کو چھپ جی۔ دماغ رکے کیونکہ ہر ایک پاک و عاف رکھ۔ نیز ان آیات
میں جو مسلمانوں کے دل میں کی سختی، بغض، حسد، دشمنی ہیں (ان کے ساتھ اور
کئی کاسی میں جتنا نہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بغض میں جنوں
قصوں سے ظاہر ہیں اس لئے کہ وہ مہاجرین، انصار کے لئے دیا، مغفرت
نہیں بلکہ ان کے دلوں میں فرمایا ہیں اور ان کا کینہ بھرا ہوا ہے۔ قرآن آیات
میں مہاجر کرام کی فعالیت و مدح ہے اور اسی طرح انصاف کی مدح ہے جو
مہاجر کرام سے محبت رکھتے ہیں اور یہ آخری قہر نفسوں کے خارج کرنے
کے لئے ہے۔ اور یہ بعد انفسوں کے ذہب کا بالکل پاک کر دیتی ہے۔

لوگوں کے ان سبب و بہت کی پرورداری کر رہی ہے جنوں کے سینوں میں بھرا
ہوا ہے۔ اَللّٰهُمَّ خَبِّصْ عَنِّي ثَلَاثَ دَهْنٍ وَنَدَّاهُ فَلَوْلَا عَن
ثَبَّ أَنْشَابَ بَنِيكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ (مسند ابی یوسف)

صحابہ کرام کی محبت واجب ہے، فرماتے فرمایا کہ یہ آیت اس
کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی محبت ہر مرد و عورت کے لئے واجب ہے
فرمایا کہ جو شخص کسی کو نہ کہے یا اس کے صلیقہ زبانی کا افتقاد نہ کرے اس کا
مسلمانوں کے دل نشہ میں کوئی حد نہیں بھرا آیت میں اشتغال فرمایا
اور چونکہ اہل بیت میں صدر مسلمان کا ہے تو اس کا اس میں حصہ رہا اس کا
اسلام والوں پر عین ملوک ہو گیا۔

صحابہ سے بدگمان ہونا جائز نہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود
فرمادے کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو صحابہ کو مسمیٰ علیہ السلام کے لئے
استقرار اور مدد کرنے کا حکم دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں تو ان کے
آنکھوں میں بھگدھال کے نشے بھی پیدا ہوں گے، اس لئے کسی مسلمان کو
مذہب پر اعتراض نہ کیا ہوئے ان میں سے کسی سے دلوں پر ہاتھ نہ رکھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرمادے کہ ان میں سے کسی نے علی علیہ السلام
سے نہ کہے کہ تم اس وقت تک ہلاک نہیں ہوؤں جب تک اس کے چپٹے
لوگ انھوں پر نصرت و حمایت نہ کریں گے۔

نصرت کا سبب: حضرت عبداللہ بن مسعود فرمادے کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ
کسی بھائی کو برا کہتا ہے تو اس سے بچو جو تم میں سے زیادہ جانتا ہے یا فضائل
کی نصرت نہ کرے کہ زیادہ سے زیادہ تم کو دکھائے کہ اس کا جو کچھ بڑی کر
رہا ہے غلام یہ ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی کو برا کہنا سبب نصرت ہے۔

اسلاف کا طرز بقا: ہر عوام میں ہوشیاری فرمادے کہ میں نے اس امت
کے پیچھے لوگوں کو اس بات پر مستحکم اور مضبوط پایا ہے کہ ان لوگوں کو یہ حق
کرتے تھے کہ صحابہ کرام سے غفاری اور عاف میں کیا کرنا کہ لوگوں کے دلوں

تہا دے ساتھ نہیں گئے اور لڑائی کی نوبت آئی تو نہ لڑا نہ فرار کیا۔ یہ سارا
ہاگل اور نقصان پہنچا ہے۔ اس کے خلاف نہارے سوا میں کوئی بات
دے اسے اسے اور نہارے والے نہیں۔ (تفسیر حلی)

بِئْسَ الْأَخْبَارُ۔ بئس یعنی بدیہ، خفا خفا اور غریب۔ ہم بیان کر چکے ہیں
کہ یہ انداز اس سلسلے سے خفا خفا ہے جس اور وہ سوچ کر کہلایا تھا۔ یہ سارا
سخت سہا میرے پاس اور ہزاروں دلی ہو کر نہارے ساتھ ساتھ رہا تھا۔
سبب خرابی: ان اہل عالم نے سارا کا توڑ کر لیا ہے کہ خفا خفا میں
سے کہہ لوگ (بغیر) مسلمان ہو گئے ان میں سے کہہ لوگ منافق تھے انہیں
کے تعلق سے یہ آیت نازل ہوئی اس روایت کے موجب ہماروں سے کسی
بدل مراد میں کے یہ منافق ہی تھے۔ یہ کہتے تھے کہ یہ بدیہ میں اپنے گمراہی کا
تجربہ نہ کرنا کریم کہہ دے گمراہی سے (یعنی بدیہ سے) نکالنا کہ تو ہم بھی
نہا دے ساتھ کل کر رہے ہیں۔ (تفسیر طبری)

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ كَاذِبُونَ ﴿۱۰﴾

اور اللہ گواہی دے گا کہ وہ جھوٹے ہیں۔ ﴿۱۰﴾

منافقوں کا جھوٹ وہ ہیں جس سے نہیں نہارے۔ بھل سلسلے
کے خلاف اسکا نہ کہنے، نہا دے ہیں اور نہ بھلا دے سے کہہ دے
تو ہرگز ہی ہرگز نہیں کرینگے۔ (تفسیر حلی)

لَیِّنُ الْاُخْرٰی جَوَّالَا یُخْرِجُوْنَ مَعَهُمْ

اگر وہ نالائے کہ کر یہ نہ نہیں گئے ان کے ساتھ

وَلَیِّنُ قُوٰیہُوْا اِذَا یُنْصَرُّوْنَہُمْ

اور گمراہی سے لڑائی ہوئی پہنچا دے کریں گے ان کی

منافقین کا دھوکہ دہ چھوڑ دیا کہ مسلمان اور نہ لڑائی نہیں مسموم گئے انکی
تاک سوارت خان میں کوئی منافق اکی ہوا نہ تھا۔ اور انکار جب وہ نالائے
تھے جس وقت ان سے سنا ہے کہ وہ میں بھیجے تھے۔ (تفسیر حلی)

وَلَیِّنُ نَصْرُوْهُمْ لَیْسُوْنَ

اور نہ کر دے کریں گے تو ہم نہیں گئے

اَلَا ذٰلِكَ بِاَنَّہُمْ لَا یَنْصَرُوْنَ ﴿۱۱﴾

بہت بھلا کہہ کر گمراہی دے گئے تھے

نہی چرسے نہیں بھی نہیں بلکہ خدمت کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں
دیتے ہیں اور احسان نہیں دیتے۔ کام کا تو خود کریں اور لڑائی نہیں دینا
طاعت جسے تو دے کہ نہیں دے۔ وہاں کا سدا سدا اجر کھنڈ لوٹیں
چنے ماب سے فراہم کریں جسے نہ تم کی نہ اور غریب کرتے ہو
گمراہی کے لئے ہمیں مانگے ہو۔

انصار کا مقام ایمان: صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ
علیہ وسلم نے انصار کے انصار میں کہا کہ اگر وہ کہیں بھی کا مطلق تھا، سے
نہ لکھ دے ہوں۔ انہیں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک آپ
دری نہ کر دیں تو انکی اخلاقی عذر ہم سے نہیں گئے۔ آپ نے فرمایا
: چھ اگر میں نے تو لکھ دے تو انکی عمر کرے، وہاں میرے ہوا یا نہ ہو
آئے گا کہ ان کو دیا جائے گا کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا کہ انکی شریفی
اور وہ جہ میں ہے کہ انصار میں سے کہا کہ یاد رہا کہ انہاں سے گمراہی کے
باغات ہمیں اور وہ سے ہماروں میں کسی نہ کر دیتے، وہ آپ نے فرمایا کہ
پھر فرمایا: سو کہ ان کو ہم بھی قری کر دے کہ وہ سب کو تو چھ اور میں شریف کر دے
انصار کے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو کہ ان کو ہم بھی قری کر دے

اَلَمْ تَرَ اِنَّ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ

کہ تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو دھوکہ دے رہے ہیں کہتے ہیں

اِیْخْوَانِہُمْ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اٰہْلِ

چنے ہماروں کو کہ کافر ہیں اہل

اَلْبَیْطِ لَیِّنُ الْاُخْرٰی جَمْعُہُمْ لُفْزُہُمْ

کتاب میں سے اگر تم کو ان کی حال دیا تو ہم بھی نہیں گئے

مَعَكُمْ وَلَا نَطِیْعُ فِیْكُمْ حُدُ اٰہِلِ

تہا سے ساتھ نہ لڑتے، تمہارے کسی کام سے دے حاضر میں بھی

وَ اِنْ قُوٰیہُمْ لَنَنْصَرَنَّکُمْ

اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم نہا دے کریں گے

منافقین کا پتہ ہم یہودیوں کے نام
نہ لکھ دے ہیں وہی وہی نہیں نے یہودیوں کے نام لکھ دے ہیں وہی وہی
تو کہہ لو کہ انہیں اور ان کے گمراہی سے۔ اگر مسلمانوں نے تم کو انکار ہم

[illegible][illegible]

نہایت عجب و آیت الہیہ۔ لکن آثار میں اس پر عذاب الیم اور فوری عذاب

یہ جو تھیں تھیں ان کی جلاوطنی : افسوس کہ وہ یہ تمام سہلی اذیتیں دیکھ کر ہجرت نہ کر کے مدینہ شریف آئے تو دیکھتے کہ اس پاں میں جتنے کھجور تھے سب کے لئے تو کھجور کا سواہر مسلح کا ہو گیا تھا جس کی شرانگہ مشاہدہ واصل تھا کہ ان میں سے کوئی بھی سہلی اذیت دیکھ کر مسلمانوں کے کسی

يَعْقِلُونَ

is Z'

کافروں کے دل جدا ہیں، یہ بھی مسلمانوں کے حکام میں
ان کے ظاہری اتحادی اتحاد سے اجڑت کہہ دے کہ ان کے دل اندر سے پھٹنے
سے تیز ہیں، لیکن یہ فرضی افواہیں کا جہاد اور خیانت ہیں، ایک دوسرے
سے جدا ہے، مگر حقیقی جنگیں کچھ نہیں سمجھتی ہے، اگر عقل ہو تو ہمیں کچھ فائدہ
نہی، تو کسی کام کے۔ اتنا کہ اسے سمجھتے ہیں جو انہیں کچھ پتہ ہو، تاکہ یہ حکام
غرضی افواہوں سے جسکو ہو کہ سب نے ایک ہی فتنہ کو گھامنا ہے، اور
ان سب کا کھڑا ہونا ہی بھانسنے والہ کے لئے ہے۔ (مستحبہ ص ۱۰)

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے تم سے کبھی نہیں ملے گا۔
 مگر تم نے اس بات کو سنا تو تم نے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں ملے گا۔
 مگر تم نے اس بات کو سنا تو تم نے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں ملے گا۔
 مگر تم نے اس بات کو سنا تو تم نے کہا کہ میں تم سے کبھی نہیں ملے گا۔

ہے اتفاقی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ یہ ہر قسم کی خرابی کا ایک عام سبب ہے۔
 اس سے بچنے کے لیے ہمیں ہر قسم کی خرابی سے بچنا چاہیے۔ اس کے لیے ہمیں
 کتنے ہی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی۔ اس کے لیے ہمیں ہر قسم کی
 تدابیر اختیار کرنی ہوں گی۔ اس کے لیے ہمیں ہر قسم کی تدابیر اختیار کرنی ہوں گی۔

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا

میں نے ان لوگوں کا درد نہیں اُن سے پہلے قریب ہی

ذَاقُوا بِالنَّارِ أَصْرَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

پچھلی انہوں نے سزا اپنے کام کی سزاؤں کے لئے جذب

الْبَيْتُ

17c - 1/20

[illegible]

تکلیف کا حکم کیا اور کچھ ہی عرصے میں اس نے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دینی
اسی سبب سے کہ وہ ہم سے جواب دہ کرے کہ اس نے اس سبب کہ قلب انسانی کے
میں سے اس بات کے پھیلنے سے پہلے ہی کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
وہ اس میں سے نکلتی ہو کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
پہلے ہی سے کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہوئی ہے اس کے لئے کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

آئینہ سے سب سے پہلے اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تربیت

انسان اللہ کا پیدا ہوا ہے، اللہ پاک اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
پہلے ہی سے کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

صاحب کے خط کا مضمون

انا بعد ما مضى فرش فان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء
كم بعيسى كاتيل يسير كالسبل فوالله لو جئتكم وحده
لنصره الله واسعدنا وحده فانظر والانفسكم والسلام
انكر ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا خير مني اني انا خير مني
انكر ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا خير مني اني انا خير مني
انكر ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا خير مني اني انا خير مني
انكر ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا خير مني اني انا خير مني

خط کے مضمون کی گواہی: انھیں نے ان کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

فرمان ہے کہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی
ہو گیا کہ وہ اس کے دل میں سے نکلتی ہو کہ یہ دینی

حضرت عمرؓ کا خیال اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا

حقیقت کو بیان فرمانا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضرت صاحب کی اس تعلیمی نوادہ کو اپنی پر محول کر

وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ

۱۱۔ جو کوئی تم میں سے یہ کام کرے تو وہ

ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

۱۲۔ حق کی سیدھی راہ سے ہٹ گیا

يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَفْجِلُ بَيْنَكُمْ

۱۳۔ قیامت کے دن وہ فیصلہ کرے گا تم میں

وَاللَّهُ يَمْتَعِبُونَ بَصِيرٌ

۱۴۔ اللہ جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے

اللہ سے پیچ جانے کا سوال ہی نہیں ہے

چونکہ سلطان جو کہ کوئی نیک کام کرے ۱۱۔ یہ کہے کہ میں اس کے
پوشیدہ رکھے گا سبب یہ کہ اس کا خصلت کلمی اور بہت جلدی میں ہے۔
(تفسیر جلال)

إِنْ يَتَّقُواكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ

۱۵۔ اگر تم ان کے ہاتھ پاؤں جو جائیداد تم سے دشمن

أَعْدَاءُ وَيَبْغُوا إِلَيْكُمْ

۱۶۔ چاہیں تم سے اپنے

أَيُّدِيَهُمْ أَلَيْسَتْ لَهُمْ بِالشُّرُ

۱۷۔ ہاتھ اور اپنی زبانیں ہاتھ کے ساتھ

وَدُّوْا لَوِ الْكَافِرُونَ

۱۸۔ چاہیں کسی طرح بھی تم کو کافر بنانا

کافروں سے کسی بھلائی کی امید نہ رکھو

۱۵۔ یعنی ان کا ہاتھ پاؤں سے حالت ۱۲۔ جو کوئی بھلائی کی امید نہ رکھو۔
نہایت سختی سے اور داری ہر آدمی کا ہاتھ پاؤں کے اندر کھلی سلطان کے غیر خواہ
میں نہ رکھے باوجود انتہائی اور داری کے اگر تم یہاں کا توڑ بڑھ جائے تو کسی
شخص کی دہلی اور دشمنی سے اور نہ ان کی زبان سے ہاتھ سے ہر طرح
ایدا کیا جائے اور یہ جی کہ جیسے خواہش سے تم میں کسی طرح کو کوئی
شخص ہمارے میں سے یا کسی طرح دہلی میں دلی ہی کہ ان کو دہلی پیغام بھیجا
جسے۔ (تفسیر جلال)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُهُمْ وَلَا

۱۹۔ نہ تمہاری رشتہ داری اور نہ تمہاری دلی

اللہ کی رضا مندی ہر چیز پر مقدم ہے

۱۳۔ صاحب نے ہاتھ اپنے اہل و عیال کی نہ کر لیا تو اس پر حسیہ فرمائی کہ
۱۴۔ اور دشمن اور قیامت کے دن ان کو کام سے کچھ۔ اللہ تعالیٰ سب کا دینی
عمل دیکھتا ہے۔ یہی کے موانعی فیصلہ فرمائیگا۔ میں کے فیصلہ کو کوئی پتا چلتا اور
۱۵۔ اور اگر یہ باتیں کہے گا۔ پھر یہ کہ اس کی عقل ہی ہے کہ فیصلہ مسلمان اہل
عیال کی خاطر اللہ کو ہر حق کرے۔ اور کو ہر حق سے مقدم اللہ کی رضا
مندی ہے اور اسی جو اس سے نکلتی ہے سب کا فیصلہ ہو جائے ہیں انہی
۱۶۔ اور خود اس کو کوئی کام نہ ہو گا۔ (تفسیر جلال)

۱۷۔ یعنی تمہاری رشتہ داریاں۔

۱۸۔ یعنی تمہاری رشتہ داریاں اور دہلی اور دہلی سے تم مشرکوں
سے ملاقات کر کے قیامت کے دن تمہارے کام نہیں آئیں گی۔ انہا سے
میں مطالبہ ہی تھا اور ان جیسے دوسرے اہل ایمان کے کہہ کر دیا ہے۔

مومنوں اور کافروں میں جدائی ضروری ہے

۱۹۔ یعنی تمہارے کام نہ ہو گا۔ اگر تمہارے کام نہ ہو گا
۲۰۔ مومنوں کو ہمت میں اور مشرکوں کو ہراس میں رکھے گا۔ پھر ان کے ہاتھ اور
کے دہلی سے تم کو ترک کر کے تم مشرکوں کے دوست نہیں بنے ہو اور
۲۱۔ ملاقات کیوں کرتے ہو۔ وہ ظالم بن گئے ہیں۔ (تفسیر جلال)

۲۲۔ اہل ایمان اور کافر کے درمیان میں (تفسیر جلال)

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۲۳۔ تم کو چلنے والی چاہئے اچھی

فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ

۲۴۔ ابراہیم کی اور جو ان کے ساتھ تھے جب

قَالُوا اقْبُوا هَذِهِ آتَابُرُهُمْ وَأَمْسِكُوا

۲۵۔ انہوں نے کہا اہل ایمان تو تم لوگ انہوں نے تم سے

۱۱۔ اے اللہ! میں اپنی حقانیت پر اصرار کرتا ہوں۔ (خیر علی)
 کہتے: اِنَّكَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔ اے اللہ! میں فراموشی و کم کاری سے محفوظ رہتا ہوں۔ (خیر علی)
 جتنا کہ وہ کہتا ہے: میں کا قریب کو کم پر دست نہ کر دوں۔ (خیر علی)
 دے سکتا ہوں۔ (خیر علی)۔ اے اللہ! میں اس وقت اس کے لئے تیار ہوں کہ اس کو
 عذاب دے کر اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)
 اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

وَأَعِظُ لَنَا رَبَّنَا

اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۱۲۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

۱۳۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۱۴۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۱۵۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ

۱۶۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ

۱۷۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَكَّلْ

۱۸۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

اللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ

۱۹۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۲۰۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۲۱۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۲۲۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۲۳۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

۲۴۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ لَكُم

۲۵۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُمْ

۲۶۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

قُوَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ عَفْوٌ

۲۷۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

رَحِيمٌ

۲۸۔ اے اللہ! میں اس کو سزا دے دوں۔ (خیر علی)

وہم کے پاس پہنچ گئے مسلمانوں میں ان کی کج فہمی و تشویش بیکار و سجادہ کی زد سے ان کو ہٹا دیا گیا چاہئے اور ہم اپنے مظلوم بھائی کو بھرتا لکھوں گے انھیں دیکھ کر ہر ایک کیسے ہنگامہ۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجادہ فخر فرما چکے تھے اور رسول شریعت کی حفاظت اور ان پر عقلی کو ایک فروغ کی وجہ سے کھنچا ہوا تھے اور اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم سمیرت و عترت یہ ان سب مظلوموں کی طاقت و نجاست کا بھی گواہ شاہدہ کر رہی تھی طہن ربیع و تکلیف تو وہ جوہل کی واپس کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شیعہ ہو کر رنج و آہ آپ نے سجادہ کی پابندی کی عداوت ان کو کھدایا کہ رخصت کر دیں (سورۃ صیاح)

آیات سابقہ کے حصہ اولیٰ، اثنی الیٰ حامیہ بروایت ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ یونانیوں نے اس کو کج فہمی و تشویش صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے کسی علاقہ پر عامل بنا کر روانہ فرمایا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت ہوئی تو یہاں تک لکھنے والے راستہ میں واقع رہے مقابلہ ہوا جرمہ دہو چکا تھا اور اس سے قتل کی گئی تھی تو یہ سب مل جل کر ان کی یمن سے لائی گئی تھیں۔

کچھ مسلم میں اثنیٰ ہوا جس سے روایت ہے کہ ابو سہیل (دوسرے صحابی) کو بھی روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو بھی لے کر جانا ہے آپ سے چاہتا ہوں مجھے حکم کر دیجئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (چھانک دو کیا ہیں) ان میں ایک یہ بھی درخواست تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اب اجازت دیجئے کہ میں کافروں سے اس طرح قتل کروں جیسا کہ تم (پہلے) مسلمانوں سے قتال کرتا تھا تو یہ ہے روایت جس کو کتب فضائل نے آج بھی بیان فرمایا ہے کہ کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کے کھدیمان جنہوں نے تم سے قتال کیا اللہ تعالیٰ جنت عید فرما دے۔

یہاں یہ عروہ و ناصر بنت الحارث سے بیان کرتے ہیں کہ ان کا انتقال ہوا بعد از نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ایک وفد میری مہم شکر کر رہے ہیں اس آگاہی اس زمانہ میں جبکہ قریش مکہ سے سجادہ ہوا تھا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ذاتی چاہ وہ کہ تم کہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں بھی اس کے ساتھ جاکر لوگ کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس تم اس کے ساتھ جاکر کہ لوگ ہوتے وہی ہے جس کی قرین کریم کی یہ آیت اجازت دے رہی ہے کہ اہل توحید ان کافروں کے ساتھ لوگ کر کے سے مسخ نہیں کرنا جو تم سے لڑا اور شاہیناں سے قتل کی گئی یہ برصغیر عرب و ارضی و اقلیٰ کر کے انہوں سے ہے۔ (اسناد کا طریق)

کہ آپ کے پاس آیا آپ نے ان کو لوگوں پر (احد مساجد کے اندر) کچھ گود تھامی جگہ کر کے ان میں سے ہم کو کھنچا ہوا حضرت ابی سہیل جن کا نام عاقب تھا حضرت کے آگے آگیا اور ان کے فراموشی اور ان کے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھکی دھکی کر کہا کہ میں کافروں کے ساتھ جس عروہ کی دھکی کی فرمائی تھی مجھے جو عروہ سے کہنا ہے ہاتھ کاڑ کر نہیں لے سکتا اس پر آجہ ذیل بتا دیں ہو گئے۔ (تفسیر طبری)

کافروں سے تعلقات کی حدود: اہل زنا و اہل باطل کے افرادوں کے ساتھ بھی کئی معاملات اور وہی جائز نہیں اس سے تمیز تحریر میں یہ مسئلہ بیان ہے کہ کافر یا یمنی ہر ایک کفار کے ساتھ اہل و انساب تو اسلام میں ضرور ملے ہے خواہ وہ منافق صرف معاملات یعنی وہ کسی کی گئی یا وہ صانع کی کفالت نہیں کی گئی اس سے مظلوم ہوتا ہے کہ کھنچا ہوا ملک پر ہر ایک کھنچا ہوا ملک کے ساتھ جاتی رہے البتہ دوری انہوں کی بنا پر یہ شرط ہے کہ ان کے ساتھ اہل و انساب کے ساتھ کرنے سے مسلمانوں کو کئی نقصان ضرور کاغذ و بدلتا ہے یہ دیکھ کر وہاں سے اس میں ان پر جائز نہیں کہ اہل و انساب ہر حال میں ہر شخص نیچے ضرور لے اور وہ جب سے وہاں سے نکلتا تھا وہاں تک کہ وہ

سجادہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض شرائط کی تحقیق ہوتی تھی جس پر یہ حد تک تفصیل سے آج ہے جس میں یہ فرق نہیں کہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں ایک سجادہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا گیا اس سجادہ کی بعض شرائط تھیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلمانوں کی نگاہ پر تھی جس کو بھی اسی کے ساتھ کرام میں اس پر فرمایا کہ اس کے ساتھ اور مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شرائط و روائی پر مشغول فرما رہے تھے کہ اس خطہ کے چند روزہ و مصلحت کا فراموشی کے لئے انہیں کافروں سے بچنے والی ہے اس لئے کہ ان کو فرمایا کہ ہر مسلمان کو اس کی طرف سے ملنے ہو گئے۔

اس مسئلہ کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی کافر سے کوئی آدمی نہ جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی گردن لگے اگرچہ وہ مسلمان ہی ہو اور اگر نہ ہو۔ یہ کہ کوئی کافر نہ چلا جائے گا تو قریش کو اس کو دیکھ کر نہیں کریں۔ لہذا اس سجادہ کے خلاف عام تھے جس میں بظاہر مرد و عورت دونوں داخل تھے یعنی کوئی مسلمان مرد یا عورت بھی نہیں کہ کفر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے اس کو آپ دیکھ کر نہیں گئے۔

جس وقت یہ سجادہ مکہ ہو چکا اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام مدینہ میں تھے یہ فرمائی گئی کہ اپنے واقعات لکھ آئے جو مسلمانوں کے لئے بہت مہم و اہم تھے جن میں ایک وہ تھا کہ جوہل تھا جس کو کافر بھی کہنے قید میں آیا اور وہ کسی طرح ان کی قید سے بچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ

اے ایمان والو جب آئیں تمہارے پاس

سے رحمت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اذکار و شریعت کی پابندی کا سد باب
اس رحمت میں لیا اس کے ساتھ یہ طرحت بھی تھیں فرماتے کہ فیضان
السلطان (اعلیٰ حضرت) اپنی کئی چیزوں کی پابندی کو مجھ پر واجب نہ کرتے
چیزوں تک باقی سقائت و طاقت میں ہے لیکن نے اس کو باقی کر کے
نہ ہوا کہ اس سے مسلمہ ہو کہ وہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت میں
خود ان لذات کے بھی ذائقہ کی کم نہ کرے تو اس کی قید و شرط کے بعد کہ چاہا تھا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کی تکلیف فرمائی کہ اگر کسی غلط فہمی حالت
میں خلاف روزی ہو جائے وہ نہ ہو (مطلوبہ) (طہری)۔

اس صحیح جہان میں حضرت عارفہ مدینہ نے اس بیعت نہاد کے معلق
لایا کہ خود حق کی یہ بیعت صرف مشکوٰۃ و کلام کے ذریعہ ہوئی غرض اس کی
بیعت میں جو کچھ پر ہاتھ رکھے گا سزاوارت ہے خود حق کی رحمت میں ایسا نہیں
کی گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بھی کئی غیر عزم
کے ہاتھ کو نکال دیا (طہری)۔

اور روایت یہ ہے کہ یہ بیعت نہ صرف اس واقعہ سے
کے بعد ہی نہیں بلکہ یہ ہوا ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ کچھ کے روز بھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی بیعت سے فارغ ہونے کے بعد وہ مقام
خود حق سے بیعت نہاد، یہاں کے اس میں حضرت عمر بن خطابؓ نے سوا اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو ہر اس کے لیے
ہوئے والیا ہوئے تو پہلے ہی تھے جو اس بیعت میں شریعت تھیں۔

اس وقت بیعت نہادے دار خود حق میں اس معلقان کی بیعت نہادوں کی داخل
تھیں۔ جو شرعاً میں دنیا کے سب اپنے آپ کو چھوڑ چاہتی تھیں۔ پھر
بیعت میں کچھ حکام کی تفصیل تھی تو انی اور اور وقت کرنے پر مجبور تھیں۔
کئی حالات کے سبب ان تفصیل کے غیر مقرر شدہ ہوئے۔

مردوں کی بیعت میں اجمال

اور عورتوں کی بیعت میں تفصیل

مردوں سے جو بیعت کی گئی وہ عموماً اسلام اور جہاد پر ان کی اپنے عمل
کا کئی تفصیل اس میں نہیں ہے بخلاف عورتوں کی بیعت کے کہ اس میں وہ
تفصیل ہے جو آگے دہی ہے بعد فرمائی ہے کہ مردوں سے اعلان
امت نہاد بیعت لینے میں یہ سب احکام داخل تھے۔ اس سے تفصیل کی
ضرورت نہیں تھی مگر اور اور میں کچھ اعلیٰ چیزوں میں فردوں سے کہ ہوتی ہیں اس
لئے ان کی بیعت بھی تفصیلی مطالب تھی کی یہ اس بیعت کی ابتداء ہے جو
عورتوں سے نہاد ہوئی مگر آگے یہ عورتوں کے ساتھ مخصوص نہیں رہی
عورتوں سے بھی ایسا چیزوں کی بیعت لینا روایات میں مذکور ہے۔

(کہا کہ اس میں ملازمین و خدمتہ) (قرطبی) اور (میں معنی)

بیعت صرف نہادنی ارشاد اور اقرار سے ہوتی تھی

کچھ خلاف شریعت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے جو
مسلمین جو شریعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئے تھیں
ان کا اعلان ایسی آیت سے ہوا تھا جو اس میں ان تمام قول کا اقرار نہ تھی
اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی فرمائش کے پیش سے رحمت کی بیعت
کی آپ نے اس کے بعد سے ہوا لائے ہیں شریعت کی آپ نے بھی بیعت
کرتے ہوئے اس رحمت کے ساتھ کہ ان کو ان میں لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ ان باقی پر میں نے رحمت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے تھے

قرطبی نے فرمایا کہ ان میں سے احمد و غیرہ میں ہے کہ حضرت امیر بیتہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ ایک عورتوں کے ساتھ میں بھی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کرتے تھے وہ ضرور تو قرآن کی اس آیت کے خلاف تھی آپ نے ہم
سے وجہ ان کے لیے اس میں کہ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائش کریں
کے ساتھ کہ ان کے وقت پر ہوا یہ بھی کہ ان کو کہ چاہا کہ ان کی طاقت ہے۔ ہم نے
کہا کہ ان کو اس کے سر پر کچھ انجیل میں سے بہت زیادہ ہے اور ان کی قربانی
میں ہم خود نہاد کی قربانی سے بہت زیادہ ہے۔ پھر ہم نے کہ حضور آپ ہم
سے مصافحہ کرتے نہ فرمایا میں میں یہ عورتوں سے مصافحہ میں کیا کرنا کرنا
تک رحمت سے کہ ان کو سوا خود حق کی بیعت کے لئے کافی ہے۔ اس رحمت ہا
تھی۔ ماسوائے ان میں بیعت کا کئی کچھ چیزیں۔ مثلاً اس میں ان کی قربانی
ہے کہ ہم میں سے کسی عورت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مصافحہ نہیں کیا۔
پھر حضرت امیر مضر نے نہ ہوئی میں بعد حضرت اٹھنے والہ مرنے ہیں۔

خاندانوں کی خیانت نہ کرنے کا عہدہ: عند اللہ میں ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خیانت نہ کرنے کا عہدہ
تھیں اور انوں کہ ان کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہادوں کی بھی
عہدہ کی میں خود کہ قیصر میں سے تھیں قربانی میں انسا کی عورتوں کے ساتھ
خدمت نہادوں میں بیعت کرنے کے لئے نہ تھی آئی تھی اور اس سے یہ میں
ہیں باقی کا ذکر ہے ان کا ہم نے اقرار کیا۔ آپ نے فرمایا ایک حدیث کا
میں اقرار نہاد کہ اپنے خود حق کی طاعت اور اس کے ساتھ ہو کہ نہ کوئی۔
میں اس کا بھی اقرار کیا بیعت کی اور جانتے نہیں پھر مجھے خیال نہ ہو کہ
عورت کو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جیسا کہ اس وقت نہاد
کہ خیانت نہاد نہ کرنے سے آپ کا حکم مطلب ہے کہ آپ نے فرمایا کہ
اس کا مال چھپے سے کسی اور نہاد۔

یہ وہ محبوب ہے جو اپنے ہم وطنوں کے لیے اپنا خون قربان کر دے گا۔
کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

ان کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

کچھ لوگ اس وقت بھی تھے جن کے دل میں یہ خیال تھا کہ ان کے لیے تو ان کے
دوست اور اہل ایمان کے لیے وہ اپنے خون کو قربان کر دے گا۔
لے کر ان کو اپنے گھر لے جائے گا۔

وَرَدَقَالَ قَوْمًا مِّنْ يَّقُولِهِمْ يَقُولُهُ
اور جب انہوں نے کہا تو کہ سے قوم

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِمْ

اور خوشخبری دے گا کہ وہ ایک رسول کی جاتے گا

بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

میرے بعد ان کا نام احمد ہے

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا

یہ یحییٰ جیسا کہ صدر بنی کرنا ہوں اور ان کے کی بشارت سنا ہوں۔ چون
 خود میرے انبیاء سابقین کی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری
 کا وہ ہوا میرے آئے ہیں۔ لیکن میری مراد و وصات میرا امتداد
 کے ساتھ حضرت علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری
 دی وہ کسی اور سے منقول نہیں۔ شاید قرب ہند کی عمار پر یہ خصوصیت ان کے
 معصی میں آئی ہوگی۔ کیونکہ ان کے بعد نبی آخر الزماں کے سوا کوئی دوسرا نبی
 نہ آئے گا۔ یہ تھا۔ پہلے کہ یہ وہ انصاری کی بکر بار غلط اور معذرت و تفسیر
 نے آج دیا ہے کہ انصاری اصل قرأت و تفسیر دیکھ کر کانٹنٹس کو بخوبی
 نہیں سمجھتا۔ اس۔ تمام کو ٹھیک چٹک سکا کرنا اور سابقین خصوصاً صحابہ
 میں وہ علیہ صلواتہ و سلامہ نے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کن لفظ
 محمد اور کس عنوان سے بشارت دی تھی وہاں کے لکھے گئے کسی کوئی نہیں پہنچا کہ وہ
 قرآن کریم کے مخالف و مرتضیٰ جان کو اس خریف شہداء باطل میں موجود نہ
 ہونے کا جو ہے جتنا ہے۔ تاہم یہ بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا
 جزو تھا کہ اپنے کو کوئی فعلی سے تفسیر کیا کہ اس قدر تہمتیں دی کہ وہ اس
 کے ذریعہ تفسیر کے متعلق تمام پیشینہ پھیل کر پالکے ہو کر دیں کہ ان کا جو
 بیان باقی نہ رہے۔ موجودہ باطل میں بھی یہیں موافق ہیں جہاں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے کہ موجود ہے اور علی و
 انصاف والوں کے لئے اس میں تاریک دلائل و کلام کی تصحیح کھائی نہیں اور لیکن
 یہ خاص طور پر (۱) اور کوئی اور نبی بشارت انی مخالف ہے کہ اس کا ہے
 کلف مطلب بجز احمد (یعنی محمود و ستودہ) کے کہ وہ علی نہیں سنا۔ چنانچہ
 بعض علماء کی کتاب کو بھی ناگزیر اس کا اعتراف یا حکم قرار دیا ہے کہ اس
 پیشین گوئی کا اطلاق چوبیس طرفہ روح القدس پر اور ہر جہت پر عالم علی و
 علیہ وسلم کی اور ہو سکتا ہے۔ علماء اسلام نے جو اللہ بشارت پر مستقل
 کتابیں لکھی ہیں اور تفسیر حنفی کے مخالف حاصل نے "لما قبلہ والی بشارت"
 اور خریف باطل پر سورا "مفت" کی تفسیر میں نہایت ضعیف بحث کی ہے وہ
 آج اسے غمراہ ہے۔ (تفسیر مولانا)

لَا تَقْصِدُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نام اور لقب (جیسا کہ علی
 علیہ السلام نے) اور ہر لقب (یعنی وہم تفصیل کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و علیہ السلام) کے لئے ہر کرنے والے) بھی اور محمود کی خواہش ہی ہو کہ نہ کرے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بلند تھے تمام انبیاء و صلحائے
 کے عالم میں تھے ہیں اس لئے سب محمود ہوتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام مخلوقات اور مہمانانِ انبیاء سے بڑا کہ محمود تھے کیسے کرتا ہے کہ فضا کی
 عمارتوں اور غلاف و مہتاب سب سے بڑی اور انہیں جس سے آپ سب سے
 زیادہ مستحق محمودیت ہے اور آپ کا نام محمود بہت بار محمود ہوا) حضرت محمود
 صاحب نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرم کی ولایت حاصل تھی ان
 ولایت تھیں جو لیکن کجیعت و عیبت کے ساتھ مخلوق ہے و سرای طاعت انہیں۔
 خاص خصوصیت کا تمام سے اس بنا پر کہ وہ محمودیت سے مشتق بنا جائے تو کوئی
 (جہاں تفصیل کا مفید کی کوئی نہ قابل برائت کرتا ہے کسی کوئی ضعیف ہی
 اور کے لئے شہدائے کثرت منقول یعنی کوئی نہ محمودیت حاصل ہوتی ہے)۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

تمام انبیاء اور تمام کمال دینی

حضرت یحییٰ نے فرمایا رسالت کے دہائی میں دوسرے انبیاء کی قدرتی
 کی کہیں کوئی کی طاقت و مواضع حق کے ساتھ ہوتی ہے اور تمام انبیاء
 اہم دوسرے کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں تو یہ امتیازی کتاب تھی جس
 کے موافق انبیاء اہم دوسرے کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں تو یہ امتیازی
 کتاب تھی جس کے موافق انبیاء محمود ہوتے تھے حضرت یحییٰ نے اس کی
 قدرتی کی اور خاتم المرسلین محمد الانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی بشارت دی
 آپ کی آمد کی بشارت تمام انبیاء نے اور تو یہ سب نے اور سادگی آسانی
 اس میں نے دی تھی۔ (تفسیر مولانا)

بشارت انجیل پر

حضرت یوحنا ماریا کی کوئی نے انجیل پر صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت
 یہاں کی میں ہی ہے کہ یہ یوحنا کی بشارت ہے اور وہ یوحنا کی بشارت
 باب نمبر ۱۲۴ ازمت نمبر ۱۲۴ کہ تم مجھے سے محبت رکھتے ہو تو میرے عکس
 پر عمل کرو گے۔ (۱۲) اور میں باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں
 قادر بنا دے گا کہ ہر جہاں سے تمہارے (یعنی روحانی) سے پیدا ہو جائے
 نہیں کر سکتی) (۱۲) لیکن وہ بشارت (جور روحانی ہے) جسے باپ میرے
 نام بھیگا وہ تمہیں سب چیزیں ملے گا اور سب باتیں جو میں نے تم سے
 کہیں وہ پورا کرے گا۔ (۱۲) اور وہ میں نے تمہیں اس کے کالے ہونے
 سے پہلے کہا کہ جب وہ واقع ہو تو تم ایمان لاؤ (۱۲) اور اس کے بعد تم

سے ہم تھام کر کہیں گے اس لئے اس جہن کا سردار ہے اور مجھ میں
نیکوئی بات نہیں

اور نایب فرمایا: آج سے میں نے جب اوروں کا دے گا میں انہیں
تبدل سے اپنی روپ کی طرف سے سمجھوں گا۔ (یعنی چٹائی کی مانند) اور
پیر کی گدی پر نہ گا۔

اور باب فرمایا: آج صبح میں ہے لیکن میں فر سے کی کیا ہوں
تبدل سے ہے ہر جہان۔ وہی خداوند ہوگا۔ لیکن اگر میں نہ جاؤں تو وہ
فارقداد (خدا) اختیار سے پس نہ آئے لیکن اگر میں یہ نہ آؤں تو خدا سے
پاس نیچے اٹھوں گا اور "کوئی" کوئی اور درست دلی اور سعادت سے حضور
و خیرات کے (اور) انہوں نے کہ میں اس لئے کہ وہ مجھ پر یوں نہیں آئے
(اور) بہت بڑی کے بارے میں اس لئے کہ میں آپ کے پاس چاہتا ہوں اور
میرے لئے مجھ کے (اور) سعادت پر اس لئے کہ اس جہن سے مراد اور ظہری
گیا ہے۔ اور میری اور بہت کی انہیں میں اس کو ہم سے (آپ) کیوں پر
ان کا یہ دوست سے کہ اس کے (۱۳) لیکن جب اور اس لئے کہ اس کو
چٹائی کی اور اس کے گمان لئے کہ وہ اپنی طرف سے کہ میں ہر جہت سے
وہی کہے گا اور جس میں خدا کی فریہ اور میری روٹی اور مال کو ظاہر سے
کہ یہ حضرت میں سے ہم سہ ماہ کا نام ہے جب آپ کا جاری ہو جس کی کہ آپ۔

یہ سبانی فارقداد کے حضور ہے: حضرت میں سے کہ میں اس سے
یہ سے خدا کی فارقداد کے حضور ہے وہ لیکن مجھے کہ میں تمہیں اللہ کی
سیدت ہو گیا ہے جس میں نے اور میری صدی میں وہی یہ وہی کیا کہ میں
وہی وہی ہے کہ میں کی حضرت سے کہ میں نے خدا کی بہت سے شک اس پر ایمان
لئے کہ میں کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

نہا جی کا ایمان: آپ انوار کا مصنف جس کا ایک سبکی م ہے
نہا جی کے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
ہی ج سے باقی شادی اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
وہی ج سے باقی شادی اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
لئے انہیں میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
نہی کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

موجود میں کا خط اور جس میں شادی نے اور حضرت علیؑ نے شادی و سلم سے
والہ امر کے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

سلام علیکم ان حد فہد خیرات محمد و اہلبیت

ذکرت فیہ و ما ندعو الیہ و ما علقت ذک فہد علی و لد
کت علی الہی بعرج و ما ندعو الیہ و ما علقت ذک فہد علی و لد

مرا ہوا آپ نے خدا میں سے آپ میں انہی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

اللہ کی اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

واللہ لہ جنت باعق و لعق و العنق قد و جدت
و لعق و لعق و العنق قد و جدت
واللہ لہ جنت باعق و لعق و العنق قد و جدت
واللہ لہ جنت باعق و لعق و العنق قد و جدت

خدا کی ہم آپ میں سے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

میر قلی اور میر قلی علیؑ کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

انجیل مقدس اور حضرت مسیحؑ پر ایمان
فرمائی کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے
کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے اور میری صدی کے لئے کہ میں نے

اسکو بھول گئے۔ متفق علیہ۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ روایت
تو نے کسی کو نہ کہا جب تک کہ اس نے اس سے کوئی شخص لیا کرنا نہ کیا۔
لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ سچ ہے۔ اور اس کو پایا۔

میں کہتا ہوں یہ حد پر حد نہ کر دی ہے کہ اس کے بھلائی بھی نہ ہو
کے حال میں ہوئے۔ اس کے ساتھ اس کے (بڑا کرنا) اس کے ساتھ ہوگا۔ اور آیت و تحقیق و تامل
میں ہر ایک آیت کے ساتھ اس کے ساتھ ہے کہ صرف اس کے ساتھ ہے۔

اسطے نقیضہ کے یہ اکابر ہیں: حضرت علی بن ابی طالب (ع)
میں ہونا وہ ایسا ہے کہ اس کے ساتھ اس کے ساتھ ہے۔ اور اس کے ساتھ ہے۔
اکابر۔ ان کے نقیضہ ہونا۔ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہے۔ اس کے ساتھ ہے۔
نسبت حضرت سلمان۔ غازی ہے۔ یہ کہیں کہ ان کا نسب حضرت یحییٰ
صادق ہے۔ اور حضرت یحییٰ کا تعلق نام میں ہے۔ اور اس کی نسبت
حضرت سلمان ہے۔ اور حضرت سلمان کا تعلق حضرت یحییٰ کا تعلق ہے۔
اور حضرت یحییٰ کا تعلق حضرت سلمان کا تعلق ہے۔

حضرت محمد و آلہ علیہ السلام: "نیکو خلق ہونا"۔
نہ ان کے پاس کیا ہوگا کہ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔
یہ کہیں کہ اس کے پاس کیا ہوگا۔

ہو کہ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔
اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔
اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔
اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔ اس کے پاس کیا ہوگا۔

گو اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کی طرف جو اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کے لئے جو اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اور اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اور آپ کے عطا و کمال ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
حضرت یحییٰ کے لئے جو اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اسلامیہ ہر دور کی مثال اس بات کی کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کے اس کا اہل حد (نہایت میں) ہے۔ اور اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی مثال اس بات کی
طرف ہے۔ یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
بات کی طرف ہے کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
مالی اور اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
ہو۔ اور اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

جو خدوہ میں اضافہ کی گئی۔ اس عطا و کمال سے آگے نہ بڑھا۔ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کہ یہ عطا و کمال اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کہ یہ عطا و کمال اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
فروخت۔ وہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
جو کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اس کی حرمت پر است کا یہ رہا ہے۔ (مسند احمد)

وَالْخَيْرُ مِنْهُمْ لَنَا لَكُنَّا لَكُمْ خَيْرًا

ناظرین! ہر ایک کے لئے یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

بعد میں آئیہاں مسلمان تو ہیں۔ یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
و اس کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
نہ کہیں کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
و غیرہ کی فہم جو اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
ی میں ہے۔ یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
عرب و عجم کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
حضرت امام ابو حنیفہ: "یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
سے "ناظرین! ہر ایک کے لئے یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کا اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

ناظرین! ہر ایک کے لئے یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

اہل عجم: "یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
تھے۔ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
(آیت) "ناظرین! ہر ایک کے لئے یہ کہ اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
اور اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
نے ہر ایک کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
سلمان بن علی کے لئے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال
کے اس میں اشارہ ہے حضرت محمد و آلہ علیہ السلام اور آپ کے عطا و کمال

إِنْ كُنْتُمْ صَاحِبِينَ وَلَا يَتَمَنَّوْنَ

اگر تم بے مال اور بے مالکی نہ مانتے ہو

أَبَدًا بِمَا قَدْ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ

پھر نہ ان کا ہاتھ کی وجہ سے جس نے آگے بڑھ چکے ہیں

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝

اے ہاتھ دارانہ کوفہ سلیم ہیں سب گنہگار

اگر سچے ہو تو وکیل پیش کرو یہ بھی اس مذہب میں ہر جمل
حاصلات کے باعث دعویٰ ہے کہ بلا شرکت غیر سے ہم ہی اللہ کو امت
اور ولی اور جہ جہ کے حقدار ہیں جس دنیا سے ملے اور جنت میں پہنچے۔ لیکن
اگر واقعی ولی بھی ہیں بھی جیسا ہے اور اپنے دوسرے میں سچے ہیں خود بخود کر
دینا کے کلمہ میں سے دل روا شد ہو کر محبوب حق کے مشفق اور جنت
مردوں کی تنہا میں مرنے کی آرزو رکھنے جس کو یقیناً معلوم ہوئے کہ ہوا
لہ کے ہیں اور جہ ہے اور کوئی علم نہیں وہ دیکھ کر مرنے سے خوش ہوگا اور
سوت کو ایک لمحہ کی گنجے جہ دست کو دست سے طافا ہے اس کی زبان پر تو یہ
الفاظ ہونگے "عندنا مطلقاً" "لا حيلة" "محضاً" و "جزء" ہر باوجود الحنة
واقف رہا جہ و باوجود شراہ اور حبیب جہا غنی مطلق اور بیسی
لابالی ہو کہ سقط علی الموت ام سقط علی الموت و جہو
ملک۔ یہاں دینی اللہ کے کلمات ہیں جو دنیا کی کئی کئی مصیبتوں سے گھبرا
کر نہیں ٹاس لٹا دینا اور جنت سے انتقام میں موت کی تمنا کرتے ہیں اور
ان کے افعال و حرکات خود شہادت دیتے تھے کہ موت ان کو دنیا کی تمام لذت
سے عزا دہ لہذا ہے حال اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام "لو دلت اسی
افضل علی مسیئہ اللہ نہ معنیہ عقل" اس کے باقائیل ان جہوئے
بہاؤں کے افعال و حرکات پر نظر ڈالو کہ نہ است بڑا رحمت سے لہذا وہ
کوئی نہیں۔ وہ مرنے کا نام نہ کر گھبراوے اور بھاگتے ہیں اس لیے نہیں کہ
نہ وہ ان مذہب میں جہ کی کیا کاتے۔ جسے محض اس لیے کہ دنیا کی رحمت سے
ان کا بچھ گئی نہیں جہا ہر حال میں سمجھتے ہیں کہ جو نہ کثرت کیے ہیں یہاں
سے چھوٹے تو ان کی سوا میں کڑے یا کٹے تو ان کے قاضی افعال و احوال سے
وہ روش کی طرح ظاہر ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لیے موت کی آرزو نہیں کر
سکتے۔ اور گن گناہ ان لذت کے یہود فرقہ کے کسی دوسرے کو بھلائے کے
لیے بھڑت موت وہاں سے موت کی فکر کرنے کیجئے گناہ خدا تعالیٰ نے یہ
قدرت بھی ان کو دی۔ درایات میں ہے کہ اگر ان میں سے کوئی یہودی موت

آیات اللہ کو جھٹلا کر مانع یعنی اللہ تعالیٰ نے نور انور میں جو جہا
کی آخر جہاں کا اندھیلے علم کی وہی نہیں اور ان کی ویران آپ کی رسالت
پر قائم نہیں ان کو جھٹلا کر آیات اللہ کو جھٹلا دے۔ (عالمیہ جہا)

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

اور اللہ وہ نہیں رہتا بے ہدایت لوگوں کو

و جنت پسند ہدایت سے محروم رہتے ہیں
یعنی ایسے منافقین و عرم نہایت لوگوں کو ہدایت کی طرف نہیں
دیتا۔ (عالمیہ جہا)
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝

لہذا نہ جہا نہ جہا۔ یعنی پھر ان پر نہیں نے جس میں کہ اور اس سے
خاندانہ نہ نہیں ہوئی۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جیسے کہ عاقل کی کتابیں اپنے اور
اللہ سے پھر رہے کہ ان کے ہوجے سے تھا کہ تا ہے اور ان کے ہوجا نہ نہیں
الفاظ اس کو جس کی طرح نہایت اس عالم کی ہے جو علم کے حقائق میں کہ
دوسرے اللہ تعالیٰ کو مرنے سے نہیں فرما تھا اسے اللہ میں غیر مفید علم سے
نہی پڑا تو فرما دیا کہ ہوں۔

بہن مکن لظہور فی حق لہذا نہ جہا۔ اسی قوم سے مراد یہودی ہیں
جنہوں نے قرآن کو جھٹلا کر اور توہمت کی ان آیتوں کی بھی تکذیب کی جو
دوسری لہذا اللہ تعالیٰ کی موت پر دہشت کر رہی تھیں۔
یہودی لہذا ظالمین۔ یعنی ہر لوگ عوام پسند ہوں اللہ ان کو ہدایت
نہیں کرتا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ اللہ کے علم میں پہلے ہی ظالم قرار پا
گئے ہیں اللہ ان کو ہدایت نہیں کرے۔ (عالمیہ جہا)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادَوْا اِلٰنَّ

تو کہ اے یہودی ہونے والے اگر

زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوَّلِيَّآءُ بِلٰدِيْهِمْ

تم کہہ رہے ہو کہ تم دوست بہ لہذا کے

دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ

سب لوگوں کے سوائے تو مانتا اپنے مرنے کا

تھے یہ بڑا روشنی دار معجزہ موعود میں اوقات بدلنے کے بعد یہ وہی موت
موت چھوٹے ذاتی نہیں رحمت کے بعد پھر وہی مذکی رحمت ہے وہم ہو
(وہ) ایسی ہی قابل ہوگی کہ تمام شیعوں پر وہی ہوگی جس شخص سے اس
نہیں ہوئے دنیا کی بہت سی باتیں سمجھتے ہوتے تھے پر ان کے دانت بھڑا بیٹھے دنیا
کے احوال میں مستند ہو کر نہ کی یادداشت کے تصور فراموش کر رہے تھے
رہیں یہ ہم کو آج تک یاد ہے کہ قادیان کی ایسی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام
میں نہ ہو کر اپنی قادیان ہو کر رہی ہوگی۔ غلط طور پر لڑا کر رہے تھے۔ چکر
میں کوئی غلطی نہ ہو کہ وہاں کے ہر شخص کی طرح چکر میں پرکھیں
لہی ہیں۔ لیکن اس کی مثال یہودی کی سنی اچھا بھلا۔ (تحریر حق)

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَخِفُّونَ مِنْهُ فَاَنْتُمْ مَوْتٌ وَّ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

اس میں جس آدمی سے کی انتہائی تاکید کے لئے ان کو کہہ کر کہا
یوں ہی کہہ کر کہا کہ جس وقت اس کا غم سے مصروع ہوا تھا کہ نہ کہ
موت سے ڈرتے تھے، اس کے لئے موت کے آنے کی خبر پر ہر طور پر ان کو
کہہ دیا کہ موت ہے۔

گفتہ موت سے مراد موت کے طے پانے کا وجہ ہے کہیں کہ موت
سے فرار موت کی طرف سے غافل بنانا ہے نہ کہ یہ ہوتا ہے کہ اس غفلت کی
حالت میں زندگی کی حق پر غور نہ کرے اور عمر کی حق پر غور نہ کرے
بشرط چاہتا ہے کہ اس موت جب آئے گی وہی مصروع ہوتا ہے کہ طے پانے
اور جو شخص موت کا شکار نہ ہو۔ یہ تو انتہائی بڑی حق پر غور نہ ہوتی ہے
کیوں کہ اس پر زندگی قائم ہوتی ہے اور وہ موت کی کھانا کھاتا رہے
اور یہ کہ موت سے فرار موت موت کا وجہ ہوتا ہے۔ ہم سبھی

موت سے بھاگنے والے کی مثال

ہم سبھی ان کی ایک طرف سے دیکھیں کہ موت سے بھاگنے والے کی مثال
ہی۔ یہ بھی ایک ایسی ہی ہے جس پر زمین کا کچھ قریب ہوا وہاں خوف سے کہیں
یہ لوگ سے ڈکٹ نہ ہوتے بھاگتے ہوئے جب تک ہاتھ تھکے اپنے ہاتھ
میں نہیں جاتے جہاں بھی اور زمین کے پھران سے بھاگتا ہوا کہ کچھ قریب
آخر آتا کہ۔ پھر وہاں سے دیکھتے ہیں کہ موت سے بھاگنے والے کی مثال
ہوتے بھاگتے ہوتے۔ (تحریر حق)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُوذِيَ

سے دیکھو اور جب اذان ہو

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوذِيَ بِالسَّلٰتِ فَاَنْتُمْ اَوَّلُ
مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ وَّ اَنْتُمْ اَوَّلُ مَوْتٍ
تے ہر گناہ اور نہ ہو۔

گزارش جو کہ حقیقتیں اور ہوتے ہیں، ان کا وہاں ہونا ضروری ہے۔
 ان کے بعد چار انتہا کے کھلی ہیں جن کو حضرت اہل حق و سچ و راستہ
 کو بتاتے ہیں۔ یہی ہے جو حضرت اہل حق و سچ و راستہ کو بتاتے ہیں۔
 ان کے بعد چار انتہا کے کھلی ہیں جن کو حضرت اہل حق و سچ و راستہ
 کو بتاتے ہیں۔ یہی ہے جو حضرت اہل حق و سچ و راستہ کو بتاتے ہیں۔
 ان کے بعد چار انتہا کے کھلی ہیں جن کو حضرت اہل حق و سچ و راستہ
 کو بتاتے ہیں۔ یہی ہے جو حضرت اہل حق و سچ و راستہ کو بتاتے ہیں۔

جود بڑھنے والوں کے کام کا اندراج

نہایت سے حضرت امیر المومنین کو بتا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو نبی مانے گا وہ کافر ہوگا۔

جموں کے کون قبولیت کی گھڑی بھڑول اور سمن کی روٹری روایت
 میں یہ روایتیں کون کون سی روایت میں جو سمن کی گھڑی پر ہے۔ اور روایت
 سے خیر کا کلام کہہ دے اس کی دعا قبول فرما ہے مسلمان روایت میں ان کے نام
 کے کہ وہ روایت مختلف ہے۔

حضرت ہادیؑ اسلمی کا بیان ہے مجھ نے خود تار و حل اندھ مسی اللہ
غیر اسلم سے راجعت جوئے متعلق فرما رہے ہیں۔ اور عت امام کے بیٹھے
اور غار ختم کرنے کے بعد راجعت سے روکنا مسلم۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں طارک کو کیا کہتا تھا (وہاں) طارکؓ پہلی شہر آئے تھے، پس مجھے انھیں انصاف سے کہنا ضرورت کی بات تھی، مجھ سے یہ کہیں میں نے ان کو دوسرا صفیٰ علی بن علیؓ کو کہی جو کچھ پیش کرتا میں جو کچھ پیش نہیں کرتے ان سے یہ چیز کی قسمیں ان میں سے ایک ہے جو کہ طارکؓ کے صفیٰ علیؓ سے کہتا تھا کہ طارکؓ ان لوگوں کے ہیں جن سے انھیں جہاد کا ہوا ہے، اس روز کو کہ چہا کہ یہی روز ان کی توبہ قبول کی گئی تھی، اسی روز ساری وفات ہوئی اسی روز قیامت چاہی ہوئی، اسی روز میں وہ کسی کے ہر جانور جو کہ ان کے (خود) کے لئے طارکؓ ان کی تک قوم کے خوف سے پہنچتا ہے جو کہ ان کی ایک گھڑی ایسی ہے کہ گھڑاں وقت کوئی سلطان، خود روزِ رستہ میں جانتے ہوئے کہ ہمارے تو انھیں ان کی درخواست قبول کرنا ہے۔

گھاؤں والوں کے لئے جھوکا مسکندہ: آنکھوں ایسے گاؤں! مورا میں رہتا ہوں جہاں جسکی ناز و نیکس جیتی گئی یا شیر میں جھوکے لئے مضر ہوتا ہے نہ یہ واجب ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک گاؤں اور مھرا کے رہنے والوں پر بالکل مبرا واجب نہیں (مگر ان کا مسکن مھرا کے مسکن قریب ہر ایک کو مل امام ابو حنیفہ)۔

[illegible][illegible]

ایک شہر میں دو مجمعے : تاریخی خانہ اوشی خلیفہ کے نکاح سے ایک شہر کے اندر قیام میں ہیں جو سوائے کے بعد اس کی جگہ کی قسمت مقرر کے زمانہ میں ۱۸۵۰ء میں اپنی مصحفیہ خانہ اوشی میں نماز بعد چاہی یوں کہ چار ماہ میں شریف اوسنے سے عطا ہوا ہے جسے جسے چاہے جو کے لئے دوسری مسجد مقرر کی گئی تھی۔ (صرف تعمیر وقت میں دوسرے بعد بنے گا) کافر کلمہ کے بعد میں جو کے لئے یہ مسجد اوس کی جگہ دو گئی اور ان میں سے بھی بنائے گئے۔

[illegible]

جوہر کے دن غسل: جوہر کے دن غسل کرنا سنت ہے، مگر اگر آپ اس دن نہ غسل کر سکیں تو اس سے کوئی نقص نہیں ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ راوی قرآن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے پوچھا کہ اگر ایک شخص ہے (محقق علیہ) کہ حضرت نبی کریمؐ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نبیؐ (کی زندگی میں) غرتہ (یعنی جوشی نماز) کرے گا اسے اس کی غرتہ میں کوئی چیز لینا چاہیے (محقق علیہ) یہ حدیث مشکوٰۃ میں ہے۔

آکیز اور طواقم فطرم میں اللہ حمد کے زمانے میں ان میں رہا حضرت عزت
فقی کے زمانے میں جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی اور انہوں نے
میں کچھ کی بنیاد کے لئے اسے خطبہ اعلان اور رکن مہلی بنی تھی۔
عزت فقی نے ایک اور ان سجدے پر پہنچے۔ مکان دار اور شریعہ ان
جس کی تاریخ: ۱۹۰۰ء۔ مدت میں پچھنچہ کی۔ صحابہ کرام میں سے کسی نے یہ
اس کی طرح نہیں کیا۔ اس لئے ان اول بار اس کا شریعہ بن گئی۔

جس کی مخصوص شرائط اس پر مبنی است تا وہ اس واقعہ سے کہ جس
کے لئے وضع ہے، جائے نماز جو فرض ہے اس میں پہنچے، شایعاً اتفاق ہے کہ اگر
نہ عام یا تو قریب کی طرح نہیں اس کے لئے کچھ ضروریات ہیں۔ پانچواں
نماز میں تہا، جماعت کے لئے جو پہنچا سکتی ہیں۔ اور اتفاقاً بھی جماعت ہے
اور بعد بغیر جماعت کے اور ان کے بعد جماعت کی خود اس وقت کہ اس کے خلاف
مختلف ہیں۔ اس طرح نماز کا نہ ہو کہ وہ پہنچا نہ جاسکے یا اس کا پہنچا جاسکے
مگر نہ کسی مسموم کسی کی لئے نہ کہ اس میں وہ مسموم نہ ہو بلکہ اس میں وہ لوگوں پر
مسموم ہو جائے اور نہ کہ بجائے غلبہ کی نہ ہو کہ پہنچا نہ جاسکے یا اس کے
فرض ہے اس میں وہ فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ عام شافعی کے نزدیک جس
پہنچتی ہیں یا جس میں وہ نماز کا واقعہ ہے جس میں اس میں بعد ہو سکتے ہیں اس سے
کم جس میں اس میں وہ کہتے ہیں کہ اس میں پہنچتی ہیں اور وہ ہے جس کے
مذہب است مصلحت میں اس میں وہ کہتے ہیں کہ اس میں پہنچتی ہیں اور وہ ہے جس کے
کے لئے شرائط ہیں کہ وہ یا تصدیق یا وہ کہتے ہیں کہ اس میں پہنچتی ہیں اور وہ ہے جس کے
اس میں اس کی مصلحتیں اور غرضیں جماعت کے لئے ہیں۔ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ)

حضرت عمرؓ کے دور میں، جبروں کی حالت
 روایت میں ہے کہ: قہر شہزادہ ابی جحش القہر بن امیہؓ نکلا،
 جس نے کعبہ مسجد کے خان کی آواز بلند کی۔ جس کی اللہ کی کوئی صلاح نہ ہوئی، لہذا
 کہ قہر اور راجہ بنے گا اور تمام دنیا (مردوں کو کچھ نہ سمجھ سکتی) صرف جہنم
 جہنم بن جائے گا۔ لہذا حق اعظم رضی عنہ نے اس کو اپنے نظر سے اٹھایا
 اور فرمایا کہ: یہ اللہ نے اپنے ہی لوگوں کے ہاتھ میں روایت کیا ہے۔

مَنْ لَا يَنْتَهِي عَنْ ذُنُوبِهِ قُلُوبُهُ يَكُنْ فِي النَّارِ (سورة الاحزاب: 71)

[illegible][illegible]

فائدہ اٹانے بعد کے بعد اسے ہی سٹائل کا نسخہ کرنا تھا، جس میں
نصائح خودست عزاداری سب ہی دہش ہیں، مگر فرق ان کرم نے صرف یہ ہے
وہ آفریں ہیں۔ اس سے اس طرح بھی دکھانا ہو سکتا ہے کہ جوئی نماز کے مخالف
شہداء اور قیام والے ہیں۔ چھ لے رہے ہیں، ان جنگوں میں جوئی نہیں ہوگا۔
اس لئے شہداء اور قیام والے ہیں جو سٹائل۔ مگر جوئی کو پیش ہے جس میں ان کی
معاذت فرمائی گئی، اور دفعہ شہداء کے لئے ہیں۔ مخالف گناہوں میں جوئی کے کرم
کے مخالف کاشت ہو، زمین سے حلقہ ہوتے ہیں۔ اور باطنی عقیدہ، مست
ہیں۔ جو سٹائل اور مست کرنا نہیں بلکہ ہر وہ جوئی جوئی طرف جانے کے
اجتہاد میں تھیں جو وہ سٹائل کے مفہوم میں داخل ہے اس لئے ان کے جس سے
ہو سکتا تھا، سوہنشی۔ یہ بات کرنا یہاں تک کہ کتاب کا حوالہ کرنا ضرور سب
مفہوم ہیں صرف ہر کسی کی عقل کو ہر وہوں کے جاننے کے لئے۔

اؤ انہی جمعہ : اذنا جود شرعاً صرف ایک ہی نبی ہوتا ہے۔ ہر امام کے سامنے یہی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی ہے۔

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ

[illegible]

تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾

☆ 2 3

فرمایا: رزقی نے کہا کہ حضرت! میں نے جسے خدا کی رحمت سے محروم کر دیا ہے۔

روایہ ابن عباس سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال سے دین کو ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے اگر کوئی اپنے مال سے دین کو ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

بہترین رزقی اور بہترین ذکر: حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بہترین ذکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کروں۔

دُنیا دارِ آدنی: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسکی حالت میں دعا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

مالی حرص اور بے جا خرچ: حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بے جا خرچ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

اے اللہ! اپنا حق ادا کر: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق کو ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

سختی اور نرمی: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سختی سے کام لے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

سورۃ الجمعہ کی تفسیر ختم ہوئی

میں نے کہا: یہاں اور فرما ضرور، یا اللہ! میری ساری حالتیں خیر سے ہوں۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

بہترین رزقی اور بہترین ذکر: حضرت سعد بن ابی وقاص کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ بہترین ذکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعا کروں۔

دُنیا دارِ آدنی: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق کو ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

مالی حرص اور بے جا خرچ: حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بے جا خرچ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

اے اللہ! اپنا حق ادا کر: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے حق کو ادا کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ اضافہ فرماتا ہے۔ (علاش کہ اسے اپنے مال سے دین کو ادا کرے)۔ روایت طبرانی نے فرمائی ہے۔

منافقوں کی حقیقت یہ جتنی جھوٹ کہتے ہیں، ان کو اس سے اعتقاد ہے واقع میں آپ کی رسالت کے کمال میں نہیں ملتی، فرض کے پیش نظر زبان سے انھیں دیتے ہیں اور دل میں سمجھتے ہیں کہ جھوٹ، ہاں، ہے، میں بھاری ایک بات یہ کہ انھیں یہ جھوٹ پر انھیں کی تہذیبی خصلت اور شعار میں چکا ہے۔ بات بات میں کہہ کر اور اس سے کام لیتے ہیں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایک واقعہ کا ذکر آیا جاتا ہے جس میں انھوں نے صرف جھوٹ بولا اور اللہ نے ان سے ان کی تہذیب کی۔ (تفسیر جلالی)

اتَّخِذُوا إِلَٰهَانِھُمْ حُجَّةً

انہوں نے کہا کہ یہ تینوں کوڑا مال بنا کر

تینوں کی آڑ میں جتنی جھوٹی قضیں کہہ دیتے ہیں، ہم مسلمان ہیں اور انہیں یہ اسلام کے ناقصوں سے اپنی جان و مال خود رکھنے کے لیے اپنی نفسی آزادی بڑھاتے ہیں۔ جہاں کوئی بات کھل کر کہتے ہیں ان سے مراد وہی اور منافقوں کی طرف سے سہارہ بخلاف ہو کر جھوٹی قضیں کہا کر دی ہو گئے۔ (تفسیر جلالی)

فَصَلُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ

پھر روکتے ہیں اللہ کی راہ سے۔

اِنَّكُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یہ لوگ اُسے کام میں جو کر رہے ہیں

اسلام کے راستہ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں

یعنی اسلام اور مسلمانوں کی فہرست میں جتنی اور وجہ ہوگی کہ وہ درود کو اسلام میں داخل کرنے سے روکتے ہیں اور لوگ ان کو ظاہر سوائے ان کو دیکھ کر حیرت کھاتا ہے جن انہوں کی جھوٹی قضیوں کی شرف و دان کی ایک بھر دیکھیں، جتنا دیکھ درود میں ایک متعدی ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر بڑا کام ان کو کیا ہوگا انھیں ایک شخص جب تک ظاہر ضرور باعث دین کا کام کر رہا ہے خواہ جھوٹ اور غیب سے کہوں تو اسلام اس کے دل کی راہ نہ بند کرے گا۔ (تفسیر جلالی)

ذَٰلِکَ بِاَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِکُھْرُوْہِ

یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر مکر ہو گئے

فَصَبِّرْ عَلٰی کُلُوْہِہِمْ فَاِنَّھُمْ لَا

پھر مکر نہ کریں ان کے دل پر سدا اب نہ کریں

کہانی مصطفیٰ (ص) تمام بنائے گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراسان والے ہو گئے۔ چنانچہ جو شخص بھی جس کے بغیر میں خراسان نے آزاد کر دیا، اس میں سب آزاد ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا۔ ہر مکر سے کھارج کرنے کی وجہ سے سو گھروں والے آزاد کر دیئے گئے۔ اپنے کنبے کے لئے جو یہ سے زیادہ مکر و کثرت اور کثرت کی نہیں ہوئی۔

حضرت جو یہ بیٹا خراب: کہ میں مکر نے روایت تمام از تمام از مردویان کہا کہ حضرت جو یہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے چند دن پہلے میں نے خواب دیکھا کہ چاند خرب سے مل کر میری گھر میں آ کر رہے۔ میں نے کسی کے سامنے مان کر اس کو حساب نہیں کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے، مگر وہاں کوئی نہ تھا تو اس وقت مجھے خواب (پہچان دے) کہ میں سید ہو گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر کے مجھ سے نکال کر لیا، تب بھی اپنی قوم کے ہاں۔ میں کہہ نہیں سکتا یہاں تک کہ مسلمانوں نے خوراک کو آزاد کر دیا۔ میرے چچا کا بیٹا میں ایک لڑکی جس میں نے مجھے آ کر خریدنا ہی تھا وہ مجھے مسعود بھی نہ تھا (کہ میرے استاد آزاد ہوئے، لیکن میں نے ہتھکڑیاں لگائی)

حادث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا حافظہ منہ مانہ نے جان لیا کہ حضرت جو یہ یہ گواہ حادث بن ابی ضرار جو یہ کا ساتھ دے رہے تھے (درویش) انھیں میں جان جو یہ کے فہم کے ساتھ جو یہ نے جو یہ کو اپنے لڑکوں میں سے دو دوا جو یہ سے بہتر تھے بہت پسند کرتے تھے ان دونوں کا تعلق کسی کنبہ میں پیدا ہوا اور ہائی اہل لائے اپنی ہی کے ساتھ میں بھیجی کر دیئے۔ اور عرض کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے میری بیٹی کو آزاد کر لیا ہے۔ یہ اس کا فہم ہے بہت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ دونوں کہیں ہیں جو تم نکال کر لائی میں پیدا ہے ہوا یہ سننے ہی حادث ہل اٹھا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جس کے ملک اور اوقات مجھے بہت یاد ہے۔ میں نے اور میں نے ان کو پیدا دیا تھا۔ (تفسیر طبری)

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکُمْ لِرِسَالَۃِہِ وَاَللّٰہُ

اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ

یَشْھَدُ اِنَّ الْمُفِیْقِیْنَ لَکَذٰبُوْنَ

کہاں رہا ہے کہ یہ سوائے جھوٹے ہیں

جس کے خواب میں اس کو پھر وہاں پہنچا اور یہ تپ مارتے گا۔

اس میں دعا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُشْيَةِ وَالْخُشْيَةِ

معدودہ نماز میں جس کی قائل ہو اس کی اطلاع دینی ہے، اور اس کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا تعالیٰ کے نام سے جو ہے خدا ہی کی نوبت و رحمت ادا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا فِي السَّمَوَاتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

اور اسی کی تعریف ہے کہ

آج کل ان حالات میں کہ گئی ہو اور یہی۔ اس میں ضرورت کی وجہ سے کہ

میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے پہلے نے فرمایا کہ اس میں ضرورت کوئی فعل ہے جب کہ

تھوڑے سے اور اس کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ تو اس میں ہے نہ

دوسری کے خلاف ہے اور اس کی تائید کرتے ہیں کہ اس میں

اس وقت کہ اس کا اس کا یہ وہی ہے کہ (اور اس کا یہ وہی ہے کہ)

اور اس کی نسبت کہ

یعنی یہی ہے کہ جب یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

سب سے پہلے کہ

لہذا۔ کہیں بھی اس کے نزدیک تو اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس سب کا اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

اس کی نسبت کہ اس کا یہ وہی ہے کہ اس کا یہ وہی ہے کہ

انہوں نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے جہاں ہزار ہوں ایسے مخلوق کی تقدیریں لکھ دی ہیں اور اس وقت اس کا مرقع پانی پر نہ۔ اس مسمون کی حد میں بکثرت آئی ہیں۔

ایمان اور کفر کی تقدیر: اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس نے فرمایا اللہ نے زمین کو مومن اور کافر پر انکسایا ہے پھر مہیا ہوا انکسایا ہے یہاں مومن کا کلمہ (دوسری زندگی میں) ان کو رکھتا ہے جسکی بعض ذریعوں کے لئے کفر تھا۔ کو یہ بعض کے لئے ایمان جن کے لئے تقدیر کفر کی جاتی ہے ان کا رخ انکسایا اعلیٰ کی طرف کرتا ہے جو کفر ہے: خدا کرے دل والے ہوتے ہیں اور جن کے لئے ایمان مقرر کیا جاتا ہے ان کا بھی اعلیٰ کی طرف دے دیتا ہے جو ایمان کی طرف جاتے ہیں۔

حضرت خضرؑ کے ہاتھوں قتل ہونے والا لڑکا

نبی نے حضرت ابن عباسؓ کی رسالت سے حضرت اہی بن کعب کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضرؑ کے لڑکے کی تھاپ کی تھاپ کی رشتہ کی عمر بھی ماہانہ نے (حضرت خضرؑ کی بدو قتل کی ہے اور) فرمایا **لَا تَمْلِكُ أَلْفٌ مِنْكُمْ أَنْ يَمْلِكُوا** (یہ کافر ایسے ہی بچے پیدا کریں گے جو ہزاروں کفرین کے برابر نہ ہوں گے)

ہر بچہ فطرتاً ہی پیدا کیا جاتا ہے

ایک حدیث سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **(كُلُّ مَوْلُودٍ فَهَوَ كَافِرٌ مِلَّةً إِلَّا مَنْ مَلَكَ يَهُودًا أَوْ نَصْرَانًا أَوْ مَجُوسًا)** یعنی ہر بچہ ہونے والا انسان فطرتاً ہی ملہ ہے پیدا ہوتا ہے (جس کا کلمہ طامن ہوتا ہے) مگر یہ اس کے باپ و مکر ہونے یا نصرانی یا یہودی یا مجوسی ہے (فرمائی)۔

اولاد آدم کی برادری: اولاد آدم علیہ السلام سب ایک برادری بنادے گئے ہیں۔ انسان اس برادری کے افراد ہیں اس برادری کو تقاضا کرنے اور ایک ایک کر کے جاننے وال چیز صرف کلمہ ہے جو جس کو کافر ہو گیا اس نے انسانی برادری کا رشتہ توڑ دیا۔ اس طرح ہر دو یا تین انسانوں میں جو آپ اور گروہ بندی صرف ایمان، کفر، ایم، کفر سے ہے نہ کہ ایمان و کفر، نسب و اعدائے دشمن اور ملک میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جو انسانی برادری کو تقاضا کر رہوں میں باعث دے ایک باپ کی اداوار کفر خلف شہر میں بسنے لگے یا خلف نہ بھی بولے لگے یا ان کے ملک میں خدات ہو تو وہ ایک الگ گروہ بنیں جو ہوتے اختلاف لگتے وہ ان دور و دین اور ملک کے باوجود سب آپس میں بھائی بنی ہوتے ہیں۔ کوئی بھوار انسان ان کو خلف کرے، ان میں فرقہ سے ملے۔

ادب و کفریت مجھ پر پیدا کیا ہر کوئی اس فطرت پر قائم رہا ہر کسی نے گروہ بننے کے حالات سے سزا ہو کر اس کے خلاف رہا اختیار کر لی ایمان و ایمان کا علم نہ ہو جس سے کفر کیا گیا اور ایمان و ایمان سے اسے کفر چاہیگا۔ ہر ایک ایسے کو سزا دیا ایمان و ایمان کا سزا دیا ہے ہم کے سوا حق اس کی قسمت میں لکھی گئی کہ پیدا ہوگا ایمان کا علم جس میں اس کو مستحق نہیں کہ ایمان دیا اور اختیار کی قسمت پائی نہ رہے۔ یہ مسئلہ پیش ہے جو ہم اس پر ایک مسئلہ مسمون لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں بعد ازاں مرقع لکھیں۔ (ختم کرنا)

خدا کی فطرت: خدا کی فطرت اللہ نے تم کو پیدا کیا۔ ان کے بعد تم میں سے بہتوں کا کفر ہو گیا، اور ان کو کفر ہو گیا۔ تم کو کفر میں نہ تعجب یہ حالت کر رہی ہے جسکی بدو ان کے بعد تم کو ان کے کفر اختیار کیا اور تم کو ایمان دے دے۔

اللہ خالق افعال ہے اور بندہ کسب افعال

اللہ نے فرمایا ہے **فَإِن تَقَىٰ فِتْنَتَهُ فَاعْلَمْ** بندوں کے افعال و احوال گل اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں لیکن اس میں کسی قدر بندوں کے اختیار کو بھی ہے اس لئے بچے کو کسب کہ باپ سے اور اس کے افعال پر ثواب و عذاب عطا ہے۔ یہ سچا ہوتا ایمان و غیرہ کا کسی پر ایمان و ایمان ہے یہی قرآن مجید ہے اس کے خلاف آیات کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے **وَالَّذِينَ كَفَرُوا سَيُجْزَوْنَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَلَهُمْ فِيهَا عَذَابٌ مُّهِينٌ** (مومنوں کے راست سے جو ایمان لائے اور دنیا میں ڈال دے گا)۔

سب کچھ ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دیا

حضرت انسؓ ہیں۔ ایک روایت میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بندہ نے ہر چیز پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے فرشتہ عرض کرتا ہے کہ سب (اب) لکھ دے (اب) امت خون کا قرض ہے (اب) کوئی ہے (ان مراحل سے گزرنے کے بعد) سب اندیشہ کہ پیدا کرنا چاہتا ہے فرشتہ عرض کرتا ہے کہ سب کو یہ ہے یا وہ ایک جنت ہے یا بد جنت اس کا فرق کیا ہے اس کی مدت زندگی کیا ہے یہ سب مکہ ان کے پیٹ میں ہی لکھ دیا جاتا ہے۔ ہادی اللہ دلی۔

مجھ میں حضرت ابن مسعود کی طرف سے روایت ہے بھی اسی طرح آئی ہے۔ جس کے آفریں و تبارک اور بھی ہے کہ تم جس کی جس کے سوا کوئی مہیو نہیں کرتے میں سے بعض لوگ اہل جنت کے ایسے ہیں (سادی) اور کفر کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے اور بندہ کے درمیان حریف ایک باہد کا حاصل رہ جاتا ہے کہ کچھ اور آگے جاتا ہے اور اپنے میں چلے جاتے ہیں۔

زمین و آسمان سے پہلے تقدیر لکھ دی گئی

مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی طرف سے روایت کی ہے کہ اللہ

هَٰذَا نَبَاُ الْکَافِرِۗۤوَا تَوَلَّوْۤا

ہم کو اور کافر کے لیے مکر ہوئے اور تے مکر ہوئے

شریعت نبوت کے متعلق نہیں ہے جو جتنی کام ہی جیسے کوئی
پڑا کرنا کر چاہے۔ لیکن خدا ان سے کسی نرنے کو بھیجے گی ان کے
خبر تک شریعت اور رسالت میں نہ ملے گی۔ اسی لیے انھوں نے کفر اختیار کیا
اور رسول کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ رسول کو مکر کہے والا کافر ہے۔ چنانچہ انھوں نے ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔
کہہ رہے کہ ان باتوں کے کفر پر دل کر رہی ہے کہ اس کی تمام باتوں
ہوئے کافر کر رہی ہے۔ کوئی پکڑے۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

ہوئے کافر کر رہی ہے۔ کوئی پکڑے۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا
کہ ان کے ہر کلمے کو کفر کہا۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

وَاسْتَغْنٰی اللّٰہُ وَاللّٰہُ عَنِیْ حَمِیْدٌ

اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پروا ہے سب ترغیر

اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ انھوں نے ان کو یہاں بھی انہوں نے نہ
مرا لیا تو نہ لے اور مرے نظر رحمت اعلیٰ۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

وَلَسْتَغْنٰی لِّیْ۔ اور اللہ ان کی مدد سے کہو کہ جو چیز سے بے نیاز ہے۔
بغیروں کو بھیجے تو اس کی مراد اعلیٰ ہے اور جو بھی خود اپنے غرض پر
راضی ہو وہ وہی غرضیں دیتا (پس) نہ بھی ان کی طرف سے بے پروا ہو گیا۔
وَلَسْتَغْنٰی لِّیْ۔ اور اللہ ہر چیز سے بے نیاز اور ذات خود کی نفسہ سر
دہن نہیں ہے اس کی کسی کی قربت کی حاجت نہیں۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اَنْ نَّیَّبَعُوْۤا

وہی کہہ رہے ہیں مکر کر رہے ہیں کو کوئی نہ مانے گا

رسالت کی طرف بلا دے اور رسالت کو بھی انکار ہے۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ لَتَبْعُنَّ ثُمَّ

کہہ کہیں نہیں تم میرے رب کی تم وہی مانے گا کہ

لَتَبْعُوْنَ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِکَ

تم کو بلکا ہے جو تم نے کیا اور یہ

عَلِیْمٌ یَّذٰتِ الضُّوْرِ اَلَمْ

سلم ہے خود کی بات کیا بھی

یَاۤیُّہُمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا مِنْ

تمہیں تم کو خبر نہ ہو کہ کی جو مکر ہو چکا ہیں

قَبْلَۤہٗ فَاذْهَبُوْۤا وَبٰلْ اَمْرِہُمْ

پہلے پھر انھوں نے بھی مکر اپنے کام کی

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

اور ان کو عذاب دردناک ہے

اگر ان کے سے خطاب ہو سکتی تھی سے پہلے بہت قریب "فَاذْهَبُوْۤا" فرما دیا
بلکہ کی کہیں اور فرستادے کہ اب گھر جاؤ۔ یہ خطاب ہر مکر کے ساتھ تھا۔
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا۔ اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر رہا ہے اس نے
نصائح دے مکر اور بے ایمان کو اختیار کر کے اپنی صلاحیت کو خراب نہ کر
دے اور دوسری باتوں میں (تم کو) وہی صورتیں پراگھیا جائے گا۔

یَعْلَمُ مَا فِیْۤہِۖۤوْنَ۔ یعنی اللہ ہر مکر کے اندر اور ان کی خطرات سے واقف
ہے جو تمہارے جنوں کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں جو چیز سمجھ رہے ہیں کہ
صلاحیت دیکھ رہے خود ہو گی "وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا" کو چاہئے کہ مکر پر مکر سے اس
کی نسبت (یعنی کفر کی نسبت) کہ ایک مکر ہے "وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا" یعنی ان کا کہنا
تم کو پہلے کافروں کے معاملہ (اور عذاب و سزا) کی خبر نہیں تھی سابق کافروں
سے پہلے یہ خبر تو تم خود تو خدا اور صحابہ الاکابر (وہ اسے) کو پہلے۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا۔ یعنی تمہارا انجام یہ ہے کہ انھوں نے دنیا میں ہی اپنے
مکر کے مکر کا بدلہ چکا دی۔ اور کمال عقیم ہے تم (اور ایمان و عمل)۔ عمل
کا بدلہ عمل بدل دیں۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ یعنی آخرت میں ان کے عذاب دردناک۔ (نہی) اس آیت سے یہ ثابت کرنا

ذٰلِکَ یَاۤیُّہُمْ کَاۤنَتْ لَّہُمْ

یہ ان کے لئے کہ اتنے تھے ان کے ذریعہ

رُسُلُہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَآلَاۤ اُبَشِّرُ

ان کے رسول کتابوں پر بھیجے کیا آدمی

يَا اٰذِنَ اللّٰهُ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاٰذِنِهِ

حکم اللہ کے اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر

يَهْدِ قَلْبَهُ

اور وہ دل لے سکے گا

معصیت سے تشدد شدہ مہر کرے

اے میں کوئی معصیت اور جی مٹنی معصیت بنانا دے۔ دونوں میں جو معصیت
تو جب بات کا مقصد ہے تو اس پر یقین اور بدل دینے کی ضرورت نہیں
بلکہ ہر صورت مالک شفیق کے فیصلہ پر اس کے حکم سے اور میں کہنا چاہیے۔

نہ خود نصیب دشمن کہ خود بیک بھگت

ہر درجن سلامت کہ تو بجز کڑی

اس طرح اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو سر جہیم کی دوا بخلا دے جس کے
بعد عرفان و احسان کی ریب باقی نہیں رہتی اور دینی درجات اور عظمیٰ کیفیات کا
دروازہ مستحضر ہوتا ہے۔ (غیر حوالہ)

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ الْبَيِّنَاتُ ۚ سَيَكُنْ لِّلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا كَفَرَ ۚ
یعنی جو اللہ کے خلاف سے ان سے مراد ہے تو غیر خدا کوئی اور خدا لگائی۔

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَكُنْ لِّلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا يُؤْمِنُ ۚ سَيَكُنْ لِّلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا يُؤْمِنُ ۚ
کہا ہے کہ اس پر جو معصیت توئی ہے وہ بخیر ازلی خدا کے بخش دی گئی اور یقین
رکھنا ہے کہ اے ولی معصیت چوکی اور ختم نہیں اور اس نے والی آتی نہیں۔

يَكُنْ لِّلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا يُؤْمِنُ ۚ سَيَكُنْ لِّلّٰهِ جُزْءٌ مِّمَّا يُؤْمِنُ ۚ

مسئلہ تقدیر : میں دیکھ کر کہتا ہوں کہ میں حضرت اہل حق کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے دل میں اللہ تعالیٰ کے مصلحتی کو شہ پہا ہو گیا
ہے اب آپ کوئی حد بتا دیں یا نہ بتائیں تاکہ میں جس حد سے دل سے شہ کا دور کر
دے۔ حضرت نے فرمایا : اگر اللہ تعالیٰ عام جان والوں اور زمین کے
باشعور کو عذاب دے گا تو اے سچا ہے ہر وہ عالم نہیں کہ اس نے اللہ راہ
ان پر اپنی رحمت کرے تو ان کی رحمت ان کے اعمال سے بجز ہوگی اور گو وہ
اللہ کے عذاب سے بے پروا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ فرما دے گا کہ جو اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے
نہ ہو گا اللہ تعالیٰ نہیں فرمائے گا جان بگو کہ جو کوئی کوٹھے والا ہے وہ تم سے
ہو کے گنہگار ہو جوٹھے والا نہیں دے گا نہیں۔ اگر اس عقیدے کے خلاف
(اور اسے تو اللہ تعالیٰ سے پروردگار کے آواز سے جانتے ہیں)

اس کے بعد میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے جا کر یہی روایت
کیا حضرت عبد اللہ نے بھی (حضرت ابی بن کعب کے جواب کی طرح)

اس کو سچ کہا ہے کہ مومن (جنت کے حامل) اپنے مکانوں کے محل مالک میں
گئے اور وہ نصیب کافروں کے مکانوں کے بھی نہ ہوتے ہوں گے۔ کافروں کے
چھ مکان جنت کے درویش ہوں گے کہ وہ وہ نصیب اللہ تعالیٰ اعظم کرے
تو یہ مکان ان کو ملنے جاتے۔

سید ابن مسعود بن ابی ہاشم نے فرمایا : اہل حق اللہ تعالیٰ عظیم ہر وہ
اور یقین نے (ابو جہل سے) حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے
جان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے ہر ایک کے
(آخرت میں) دو گھر ہوں گے۔ ایک جنت میں اور دوسرا دنیا میں جب کوئی
مکر اور دغا میں چلا جائے گا تو ان کے جنت والے مکان کے مالک اہل
جنت ہو جائیں گے۔ آیت تَوَلَّوْا لِّمَا نَزَّلْنَا مِنْ كِتَابٍ مَّغْلَبٍ بِہ۔

قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال :

مجموع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ کے جب بندہ کو قبر میں
دیکھا یا ہے تو اس کے پاس اور فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس شخص
نہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتا تھا۔ مومن جواب دیتے ہیں
شہادت دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول اور اس کے رسول ہیں اس سے کہا
جاتا ہے وہ فرشتے کے گھر پرانے مقام پر اللہ نے اس مقام کے بجائے جنت کے
اندر نئے مقام پر لے کر آیا ہے۔

ورثہ دینے کی سزا : میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت سے ہون
کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص وراثت کی بیعت سے
جانتا ہے (یعنی وراثت کو اس کا میراثی حصہ نہیں رہتا) جنت والی بیعت
اس کی آیت دیتا ہے۔ (غیر حوالہ)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اور جو لوگ کفر ہوئے اور ہمارے آیتوں نے ہماری حقیت

اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمُ فِيهَا

وہ لوگ ہیں جو دوزخ والے وہ کہیں

فِيهَا وَيُسَّاتُ السَّجْدُ مَا

ان میں وہ نماز کی ہر پہلی نہیں

اَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ اِلَّا

چھوٹی کوئی تکلیف پہون

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

اور سنو اور اطاعت کرو

تقویٰ کا اختیار کر لو۔ یعنی اللہ سے ڈرو کہ جہاں تک ہو سکاں وہ جگہ میں
ہو بہت قدم بہہ اور ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ (تفسیر جلال)

وَالَّذِي يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمِنْ فَضْلِهِ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ
آیت اللہ تعالیٰ کی تعظیم و ذل ہوئی جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ سے ڈیو
تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اللہ کا ہے۔ اگر محمدؐ کو ہم بہت بھالیں اور مثال
ہو۔ کہ اللہ کے سن کے مطابق تقویٰ کس کے میں میں ہے اس پر یہ آیت
نازل ہوئی جس سے ظاہر یا کائنات نے انسان کو اس کی طاقت اور مقدر
سے زیادہ تکلیف نہیں دی۔ تقویٰ بھی اپنی طاقت کے مطابق واجب ہے۔
تقصید یہ ہے کہ حصول تقویٰ سے مالی پروری ہوگی اور لوگوں کو اس سے
اللہ کا نفع ہو جائے گا (درمطالعہ) (اصول حق علیہ السلام)

صحابہؓ کو اللہ کا تقویٰ: حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہر ایک آیت
لوگوں پر بڑی بھاری پڑی تھی اس قدر لیے توہم کرتے تھے کہ جیوں پر دم
جاتا تھا اور اسے سمجھتے نہ تھے کہ جیسا کہ جیسا تھا۔ (تفسیر جلال)

وَاتَّقُوا خَيْرَ الْآلِافِ كُفْرًا

اور غلط کرنا اپنے بھنے کو

یہ یعنی اللہ کی راہ میں کفر کرنے سے تمہارا حق بڑا ہوگا۔ (تفسیر جلال)

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ شَرْفَ نَفْسِهِ فَلَا يَكُنْ

اور جس کو تمہارا شرف دے گا وہ کسی سے کم نہ ہوگا

وَمَنْ يُؤْتِكُمْ شَرْفَ نَفْسِهِ فَلَا يَكُنْ

خیراً

مراؤ کوئی شرف والے میں میں تمہارا حق دے گا وہ کسی سے کم نہ ہوگا
کمال دے گا۔ یہ ہے اس کے اور اس کے سے تمہارا حق۔ (تفسیر جلال)

إِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ قَرْضًا حَسَنًا

اگر قرض ۱۱ اللہ کو تمہاری غرض پر قرض دے

میرا بہت زیادہ ہوگا جو حق اللہ اور حق اس کے عطا کرنا ہے لیکن اس کے
لئے اور اس کے سے روکنے والا نہ ہوگا۔ تمہارا حق جو نہ کوئی اور مانع ہو۔

انسان اگر شرف سے بہتر ہے۔ اس بنا پر ہر سنت کا دلیل ہے کہ جو اس
شرعی نیکیاں کا وہ ۱۱ سے میرا حق ہے کہ شرفوں سے کسی نے نہ چاہا۔ اور نام لایا۔
مکہ ۱۱ م لایا۔ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے روکنے والا
کوئی نہ ہے۔ جس میں اس کی شرف سے میرا حق ہے۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے روکنے والا
کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
پہرہ ۱۱ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
مکہ ۱۱ م لایا۔ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
پہرہ ۱۱ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: "میرا حق ہے کہ میرا حق ہے۔
مکہ ۱۱ م لایا۔ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
پہرہ ۱۱ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
مکہ ۱۱ م لایا۔ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
پہرہ ۱۱ اس میں کسی نے نہ لایا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔

گنہگار میں ہی ہوں۔ سے میرا حق ہے اور بغض نہیں چاہئے
مسئلہ: اللہ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ اس میں ایمان سے کوئی کام
خلاف شرع بھی ہو جائے تو اس سے بڑا میرا حق ہے کہ اس سے بغض رکھنا یا اس
کے لئے بددعا کرنا مناسب نہیں (درمطالعہ)۔

مال اولاد انسان کے لئے بڑا نقص ہے

حقیقت یہ ہے کہ مال و اولاد کی قیمت انسان کے لئے بڑا نقص ہے۔ زانی
میرا۔ انسان اگر کوئی مال میں خصوصاً عوام کی مال میں، فحش کی عورت کی وجہ سے
جلا ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو قریب کے مرد بعض عورتوں کو لایا
جائے گا اور کوئی نہ کرے گا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
نیکوں کی اس کے مقابلے سے چاہا۔ (درمطالعہ) ایک حدیث میں ہے کہ جو قریب کے
اللہ علیہ السلام نے عطا کر دیا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
نہیں تھی۔ اس کی اور کوئی نہ کرے گا۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے زانیہ ہے۔ ان کی قیمت کی وجہ سے جلا
میں خرچ کرے۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔
اللہ عزت سے میرا حق ہے۔ اس کے بعد تو اللہ عزت سے میرا حق ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

اور اللہ سے جہاں تک ہو سکاں

عنه سبحانه ويعظم له اجره

۱۰۰۰ سے زائد، ۱۰۰ سے زائد، ۱۰ سے زائد، ۱ سے زائد، ۰

[illegible]

اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

ان ان کے لئے یہ ہے کہ اس سے پہلے آئے

فَمِنْ أَوْحَدِكُمْ

۱. $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$

سابقہ غورثوں کا عہد مت تک خربہ اور رہائش

یہ وہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا کہ تم اپنے
 پیغمبروں کی طرح اپنے پیغمبروں کو بھیجنا۔ اور یہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ
 اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا کہ تم اپنے پیغمبروں کی طرح اپنے پیغمبروں کو بھیجنا۔
 اور یہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا کہ تم
 اپنے پیغمبروں کی طرح اپنے پیغمبروں کو بھیجنا۔ اور یہی ہے جو قرآن مجید میں
 مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بھیجا کہ تم اپنے پیغمبروں کی طرح
 اپنے پیغمبروں کو بھیجنا۔ اور یہی ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے رسول کو بھیجا کہ تم اپنے پیغمبروں کی طرح اپنے پیغمبروں کو بھیجنا۔

نے سے کہیں گے کہ یہ سب کے اہل حق ہیں۔ اگرچہ کہ ان کو نہیں دیکھا ہے مگر وہ ان کے
کے نام سے اقبال کے چند ہونے کے بعد سید کے کچھ پوچھ لگائی۔ سید نے
روایہ سے نقل کیا کہ میں نے سید سے پوچھا کہ آپ شخصہ علی وغیرہ سے یہ حکم لے
آئے ہیں تو اہل حق سے کہہ دیجئے کہ ان کے پاس ہے یا نہیں۔

[illegible]

ہر چہرہ کا ایک اور رنگ آتے دیکھ کر کھانسی کا دھڑکڑاہٹ بڑھ گیا۔
 شامی نے اور جھڑک دیا کیونکہ حضرت امی کی سب کچھ روایت میں آتے
 ہیں۔ مگر ان کی تصدیق نہ ہو سکتی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ یہ تو اس کی روایت ہے
 حضرت امی نے اس پر وہ غور کر لیا۔ شامی نے کہا: "مگر حضرت امی نے اس پر وہ غور
 کیا ہے۔ اس پر وہ روایت میں آتے دیکھ کر کھانسی کا دھڑکڑاہٹ بڑھ گیا۔

مسئلہ: اگر وہ بچے جنہوں سے انہوں کو قرض دیا، بچے سے قرض پر حد نہ ہو۔
 کیا ان کو قرض دینا ایسا ہے جس سے وہ بچے سے قرض نہ لیں۔ (مفت محمد صالح المنجد)

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

... زوفاً زوراً نہ لے کر دے دوائے کئے کا مہم

أَمْرٌ يُرَىٰ ذَٰلِكَ أَمْرٌ

مافیہ ذیل کے مسائل

الزُّكَاةَ الْعِلْمَ وَهِيَ بَقِيَّةُ اللَّهِ يُنْفِرُ

آج میرا تہیہ کی طرف زور بخوواؤں گا۔ رہے اگلے سے آگامی ۔

تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تھی کہ عصر کے بعد مسجد اڑانے کے پاس
تھوڑی دیر پہلے تک بیٹھ لے جاتے تھے۔ روزِ جمعہ حضرت سید کے پاس کچھ اور بھی
معلوم ہوا کہ انہوں نے خود عرض کیا تھا اس کے گوشِ مبارک میں اللہ اور اللہ کی
روزِ جمعہ معمول، یا حضرت یا انصار حضرت علیؓ نے بھی کہہ دی کہ آپ ہاں
شہرِ مدینہ پہنچو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اور اللہ سے فرمایا کہ میں
نے سید کے پاس شہر پہنچا تھا اب شہر کو چاہوں کہ میرے پاس پہنچا ہے یا نہیں
فرمایا کہ سید کو اس کی اطلاع ہو گی تو خود کو آؤ گے، جو کی اللہ وسیع کرے گا کہ
اس کی اطلاع بھی کوئی نہ ہو اس طرح کا ایک قصہ ہے یہ پہلے کے معلق (حضرت) آپ
کے جسم سے تھی جس کے سامنے سے سنا جاتا ہے اور ان کو وہ بولے اٹھ اٹھ آیا،
اس میں آپ نے اڑانے کی خاطر جسم کھائی کہ ماریہ کے پاس نہ جانے گایہ
بات آپ کے حضرت حضرت کے سامنے بھی کہی اور تا کیہ کہی تھی کہ اور اس
کے سامنے اچھا روز ہو حضرت حضرت کے ان واقعات کی اطلاع پہنچنے سے
حضرت حضرت کو گروہی اور بھی کہہ دیا کہ اللہ کی سے نہ کہنا۔ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے مطلع فرمادیا کہ آپ نے حضرت حضرت کو بتلایا کہ قربان تھاں بات تھی
اطلاع نہ لیا کہ کوئی حالہ کس طرح اور قیادہ موجب ہو کہ کہتے تھے کہ آپ سے
کس نے کہا میں نے کاشی طرف خیالی کیا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
”بَنَّاكَ الْغَيْبُ وَالْغَيْبُ“ یعنی حق تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی کہ میں ہی
واقعات کے سلسلہ میں یہ بات قابل ہو نہیں سکا تھیں کہانی

سبب نزول: ان احادیث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن رافع نے فرمایا میں
نے ام سلمہؓ میں حضرت ام سلمہ سے کہا آج کے حلقے اور وقت کیا، ام
المومنین نے فرمایا میں نے پانی علیہ ثوبی الیٰ الیٰ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں شہر کو پہنچا کرتے تھے اور اس میں سے بہت کوشش فرمائی کرتے تھے،
حالہ سے کہا اس شہر کی نمایاں قریب کو پہنچتی ہیں پس اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وہاں سے اس شہر کو اپنے لئے لے لیا تو اور سے کہا اس پانی سے مذکورہ ذیل ہوئی۔
لہذا فریقِ طبرانی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو فرمایا کہ کیا ہے۔

حضرت ماریہؓ کا واقعہ:

انکم مفسرین کا خیال ہے کہ آیت مذکورہ کا نزول حضرت ماریہؓ کے پہلے
میں اور اتفاقاً کسی کی تفسیر میں پہلی نے کہاں کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی زوجین کی بار بار بات نہ دے کرتے تھے (ایک بار جب حضرت
علیہ السلام کی بیوی تھی تو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ہاتھ
جانے اور اپنے والد کو دیکھنے کی اجازت کی درخواست کی، حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اجازت دے دی حضرت حضرت اب جلی تھیں تو حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی بیوی کی حضرت ماریہؓ پہنچ کر حضرت حضرت کے گھر میں ہی طلب
فرمایا ماریہؓ انھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فریت کی، حضرت

سورة التحريم

اَنَابَ مِّنْ اِسْ كَاذِبًا مِّنْ اَلَا مَعْرُوفٍ
سے گھوڑا، چکا (اور ان پر) ا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنَابَ مِّنْ اِسْ كَاذِبًا مِّنْ اَلَا مَعْرُوفٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَنَابَ مِّنْ اِسْ كَاذِبًا مِّنْ اَلَا مَعْرُوفٍ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ تو جہات

حاصل کرنے کیلئے اڑانے میں طہارت کی کوششیں

سورہ ”التحریم“ کے قول میں گواہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں کا تمام احکامات میں اور ایک آئینہ ہو گئے تو اڑانے میں طہارت
کو بھی خیال کیا کہ ہم یوں آئینہ میں اس سلسلہ میں انہوں نے علیٰ کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ لفظ کا مطالبہ شروع کیا، کچھ طہارت کی ایک حد میں
ہے ”میں کوئی مطلق اللہ“۔ اور بخاری کے باب ”مناقب“ میں ہے کہ
”لو کہ اللہ، حضور میں ہوا کہ“ ”سیدہ عائشہؓ نے حضورؐ کو ذات
اللہ کی راظر اڑانے سے منع کیا کہ خود ہم آپ سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں
کر چکے ہیں آپ کے پاس نہیں ہے میری رفتار واقعات کی ایسی رہی جس سے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اڑانے سے باز نہ آئے اور آپ نے کچھ نہ ہو
”التحریم“ میں ہے کہ ان قسم کا گناہ نہ ہو، وہاں میں کو
واقعات اور بھی پیش آئے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت کی کوئی
ہوئی اصل ہے کہ اڑانے میں طہارت کو ہمیت اور مطلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ خود سے اللہ کی طرف سے کسی ایک طرح کی عقلی پیدا ہوئی تھی
اور ایک زوجہ کی رفتار کو پیش کی کہ وہ زیادہ زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
توجہ کا مرکز نہ ہو کہ ان کی حرکات و سکنات سے متعلق ہو، میرا پہلے یہ موقع
تھی وہ نہ کہ کوشش اللہ کی اس کا باز کر تھی موقع ہوا ہے کہ اس
بازک موقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت تھی، وہی کی طرح جنرل
ہوئی تھی کہ حق یہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے متعلق تھی

ہے۔ ان کے انعم اور رحمت سے سدا ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف
 ہے کہ سب بچے رات سونے کے بعد چائیاں اٹھیں کر پڑھ کر کہتے ہوئے
 کہہ کر جب بچے صبح کے سوچ کر اٹھ کر نماز کی سعی کر لیں تو انھیں ہر روز
 کہہ کر صبح کو صحت و عافیت اور نافرمانی سے محفوظ رکھیں۔ یہ نصیحتیں ہیں۔

عَلَيْهَا مَلَكَةٌ غُلَاقٌ شِدَادُ

ان کی نظر پر ایک سختی ہے جو ان کو

دور سے فرشتوں کی حالت:

میں ہر صبح کے بعد نماز پڑھ کر پڑھ کر ان کی ذرا سے حرکت ہے تو
 پہلے کہہ دیتے ہیں۔ (یعنی جانی)

مَلَكَةٌ تَلْقَىٰ رَأْسَهُ جَزَاءً لِّمَا يَكُونُ فِيهِ

پاکیزہ فرشتوں کی حالت

مَلَكَةٌ تَلْقَىٰ رَأْسَهُ جَزَاءً لِّمَا يَكُونُ فِيهِ
 ہزاروں فرشتوں میں پہلے اس کے دور سے فرشتوں کو پہنچا دیتا ہے۔
 تقدیر کی ہے کہ کھڑے ہوں، لڑائی میں ہے تو نہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نہ اس کے پیچھے نہیں ہیں ان کے قدموں میں ہوتے ہیں۔
 جہنم کے دھوکے سے ہزاروں پہلے جہنم کے فرشتوں کو پہنچا دیتا ہے کہ
 وہ ان کی حرکت پر عمل کر رہے ہیں یہاں تک کہ ان کو ہر مصلحت کیا ہے ان
 کو پہنچانی کے بعد ان کو ملے۔ یہ ذکر کرنا چاہیے ہیں۔ (یعنی جانی)

رَأْيُ عَصَوْنَ إِلَهُ مَا أَمْرُهُمْ

پاکیزہ فرشتوں کی حالت

وَيَقْعَلُونَ دَائِبُ مَرُومٍ

ان کی کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

فرشتوں کی اعلیٰ عزت شکاری:

یعنی یہ فرشتوں کی عطا کردہ عزت ہے ان کے کام ہے۔
 میں اس کی اور اس کی ہے افعال و کلمات۔ (یعنی جانی)

ہر ایک فرشتہ اپنے اپنے کام میں ہے اور ہر ایک فرشتہ اپنے اپنے کام میں ہے

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

إِنَّ مَجْرُومًا لِّمَنْ تَعْلَمُونَ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ
 ان کے کام کرنے میں ہر لمحہ کا کھمبہ

قیامت میں کوئی بہا نہ چلے گا:

گوئی تو قسمت کے دن جب انہم کو عذاب مائلے ہوگا اور وقت مقرر ہو
 سے کہہ دیا کہ کھیلے ہائے موت بھلاؤ۔ آئی کوئی بہانہ پئے اور انہیں جگہ جو
 نکھرتے تھے ان کی چوڑی چوڑی سڑا بکھینے کا اور ہے۔ امدادی طرف سے
 کوئی علم نہ ہوا، انہیں تھرا سے ہی اہل جہنم عذاب کی صورت میں انفر
 ڈر سے ہیں۔ (تکبیر علی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى

اسے پہلے پہل قتل کر دے

اللَّهُ تَوْبَةً صُوحًا

قرآن فصیح: سائل دلی کہ قریب کے کمال میں کھڑا کیا گیا ہے۔
 انگریز کے بعد ان کی خلافت کا خیال آیا کہ کمال قریب میں کھڑا ہو گیا ہے
 اور کمال کے خیال میں کہیں بھی۔ "وَلَا تَقْرَأُ الْفُرْقَانَ حَتَّى تَضِلَّ الْغَلَاةُ" (تیسری جلد)

بغرضی نے اصرار سے فرمایا کہ تو اپنا تصور یہ ہے کہ کلام حق تو ہے مگر اسے
مردم کو ہی طرفِ اوپر دلوں سے نہیں دیکھ سکتے تو حق میں نہیں جانتا ہے۔
حسین نے کہا تو اپنا تصور یہ ہے کہ جو چاہتے انکاحوں پر شامیان اور انکھرو
کلام نہ کرنے کا چاہتے اور انکھرو۔

تکلیفیں نے کہا تو پھر انصاف جاری رہی وہاں کا مجھ سے یہ کہانیاں سے استغناء
 اور اعتبار جان کر ان کے ہاں سے آکر نکلا۔ وہاں ان کے کہنے کا دل سے عہد اور
 (نہ سے) اہم کاروں میں ان کے کہنے اور

عقروں پر چڑھ کر آتے ہیں مگر انہوں کو صحافہ کرنے کی امید رکھنا ہی ہے
اس میں شک نہ ہے اس بات کی طرف کہ جو پرجائے خود کشاںوں کی صفائی کی
مردہ پٹنیں، دالہ (عقروں کا صف) ہے اس پر کچھ روپ ٹھس، نہ کہ کو اسید دھم
کی حالت میں رہنا چاہئے۔

تشیکیوں اور نعتیوں کا موازنہ:

ہمارے حضرت امام رضاؑ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ سوال تھا علیؑ کا طریقہ
وہم نے فرمایا: ہر صبح کہان آدمی کے سینے میں ہاتھ دھو کر گلاب یا ہاتھ دھو کر
کے نیک اعمال کا تذکرہ کرے گا وہ ہر روز جو خیر میں اس کے ملنا لگے گا وہ اس
گناہ و جرم سے جس کا ذکر کرتا ہے اس سے بچ جائے گا۔ اگر وہ روزانہ یہ عمل کرے گا
سب سے پہلی نعمت سے اللہ تعالیٰ اس کو اس آدمی کے نیک اعمال میں سے
جس سے اس کی پہچان ہوگی اس کو اس نے اللہ تعالیٰ سے تمام نیک اعمال کو اس کے لئے کیا اور

مجلس کے کسی بھی مرتبہ کی جسم بھی تو میں نے اپنا پروا و عارضہ لیا بھی نہیں کیا۔
 وہ اپنا بیانیہ ہیضہ دیکھیں اور مراد (خوش کے سبب) پائی ہیں، مگر یہ سب جلد بعد
 ہی مریض کے طبیعت کے خلاف نہ گھبراہٹ۔ میں نے میری طبیعتوں پر حاوی رہا
 کہ اگر وہ میری طبیعتوں سے نہ کہنے کی راہ اپنی نعمت تجھے عطا کی۔

نجات اللہ کی رحمت سے ہوگی

میں نے یہ سب کچھ سنا تھا کہ انہوں نے اپنی دولت سے کیا کیا کر دیا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ سنا تھا کہ انہوں نے اپنی دولت سے کیا کیا کر دیا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ سنا تھا کہ انہوں نے اپنی دولت سے کیا کیا کر دیا ہے۔

وعمال پر بھروسہ نہ کرنا:

اگر عظیم نے حضرت علیؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے انبیاء کی ہر اکثل میں سے ایک نبی کے پاس ہی جتنی کتب و کتابیں اور اس میں سے اصل و طاعت ہیں ان سے کہہ کر اپنے افعال پر پھر سوئے کر لیں کیوں کر قیامت کے دن ان میں سے کوئی صاحب فہمی کہنے لگا کہ ان کیوں گا (اور اس سے صاحب کتب کیوں گا) اور اس کو جواب دیتا چاہوں گا تو اس سے سخت حساب لوں گا اور اس کو جواب دوں گا اور اپنی نصرت سے گناہوں سے کہہ کر وہ ان میں سے ہوں۔ میں نے بڑے گمراہ و غافل کتبوں کا اور مجھے کوئی پڑھنا نہیں سیکھا (تفسیر معلول)!

نوامت، انصاور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم ہر نامی کو نبی کہتے ہیں۔

تو یہ خدا اور رسول کی رضا کا سبب ہے

حضرت اہل بن کعب فرماتے ہیں: ہمیں کہا گیا تھا

لوگوں کی قیامت کے قریب کیا کیا کام کریں گے؟ ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان اپنی اپنی جان بچاؤ کی خاطر اس کے باغی خانہ کی جگہ میں دھکی کر دے گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق حرام کر دیا ہے۔ اور جس فعل پر خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہے اسی طرح مردود ہے۔ اسے فعلی کریں گے جو اصحاب، اہل عقل خدا اور رسول خدا سے ان لوگوں کی نماز بھی خدا کے پاس مقبول نہیں۔ جب تک کہ یہ قیامت کی صورت نہ کرے۔

تو یہ تصور ہے کہ حضرت نور نے حضرت اہل بیت پر چھاپا تو یہ تصور کیا ہے؟
 میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا تو فرمایا حضور سے کہہ دو
 کیا پھر اس پر فرمایا ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جتنا دور پھر اس گمراہ کی طرف
 مائل نہ ہو۔ صحت فرماتے ہیں تو یہ تصور ہے کہ ہے کہ جیسے گمراہ کی محبت حق پر ہوتی ہے
 انھیں اہل بیت کی جتنی جگہ ہے اور جب وہ گمراہ بدوئے اہل بیت سے استفادہ کر لیتے ہیں
 کوئی انھیں توہرے کر کے نہ چھوڑ کر لیتا ہے اور اہل بیت تو یہ پرہیز جاتا ہے تو نہ خدا سے

اس آیت میں اللہ نے ان کا فرائض کی امید کو مستقطع کر دیا جو اس وکائے
ہوئے تھے کہ دوسروں کا حیرت منجانہ کافر اور پہنچے گئے گناہ سے بھلی آیت میں بتایا
کہ اگر زندہ نہ رہیں گے تو دوسروں کا کفر کوئی طرح کا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

قرعوت کی بیوی:

انصاف و عدل فرشتوں کی نالی کا ہے نہ تو سب سے پہلے مومن کا فرعون جو
 دشمن خدا تھا ان کا شوہر تھا لیکن فرعون کے کافر ہونے کو ان شرکاء کو نہیں پہنچا
 یہ ظلم سونہ اور ان کی مطلوب ہند تھیں

ظلم و ستم پر لکھا ہے کہ حضرت سولی جاؤ اگر کوئی یہ غائبہ ہے تو اس سے
سزا دو کہ اسے زندان لے آئے (یہاں حضرت سولی کی پہاڑی کا کوئی کوٹھن ہو گیا)
کڑو کو کہ جب آپ کے ستم ہو جانے کی اطلاع ملے تو اس نے آپ کو حسب میں
دور چھٹا کر دیا۔ ملیان کا مکان ہے کہ قزاقوں کی لالچ کو حسب میں دلا کر
اس طرح صحن کی کھانڈی لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے قزاقوں کے کانٹے دھار
ملے جاتے تھے تو صحن پر سیر ہو کر لیجئے غصہ (تصویر غریب)

إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ
 بِمِثْلَ مَا يَصْنَعُ الْفَالِغُ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْغَنَى
 كَرِهَتْ لِمَنِ

فطرتِ انسانی کی وضاحت:

[illegible]

وَمِنَ الْمُفْسِدِينَ ظَالِمِينَ۔ یعنی وہ لوگوں سے نجات دے جنہوں کے تصور
جمہیت کے خلاف ہے اور ظالم کیا ہے، اللہ کے بندوں کو ظالم دیتے کہ وہ
ظالم کرتے ہیں، مطلب یہ کہ ان قبائل سے نجات دے، جو عرب کے مخالف ہیں۔

ہی قصہ کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے کہ فرعون نے ایک چارہ آریہ
کے اوپر مال دینے کا حکم دیا۔ سب القہم جب اس پر ہڑلے کیلئے ایک جھبیر بھر
جا گیا تو انہوں نے کہا: اے نبی اللہ! یہی ہے جو اللہ نے میری قوم پر بھیجا ہے۔
میں کہ انہوں نے نہ بولے گا کہ جنت میں دو کیا اور دوزخ میں دو کیا کر
فی جب چھراں پر ہڑلایا تو غصہ سے جان فنی۔ پھر کے نیچے دے گا تو
یت ان کو نہیں چھوگا۔

کے شریک جان گیا۔ مگر کیا ہوا؟ عام روز قیامت کے سامان کو بھی قند سے روز بخیر دھکیں دیا؟ شیریں کا رشتہ زور جیت زور اگی عذاب الہی سے نہ بچا۔ مسلمان کے برعکس فرعون کی بی بی حضرت آسیہ بنت مریمؑ کو بھی یہی ہوا عداوتی کامل نمود اس کا شیر بھدا کا سب سے زیادہ غم و تنگ ہی میں ہوا خدا کے عذاب سے نہ بچ سکا۔ یہاں کی شہادت و عداوت کے جرم میں ہی کو کہہ آج بھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں: ”یعنی اپنا ایمان دہر سے کر دے نہ بچا جسے نہ جو دے (عقل نہ علم پر) سب کو سنا دیا یہ دہر نہ کیا جائے کہ (سنا دے) حضرت علیؑ طلبہ صحابیؑ کی دہر پر کہاں کے لیے تو وہ کہا ہے (جو دہر) ”نور“ (نور ہے) ”الْفُتُوْنُ ضَلٰیطٌ“ ”دور اتر غرض حال ایسا ہو کیا جائے تو“ ”امراء فرعون“ کی مثال کسی پر پسیان کر دے“ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (تفسیر خازنی)

حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویاں:

حضرت شام کی بی بی کا نام احمد تھا اور حضرت لودکی کی بی بی اہلبختمی
تھے۔ انھوں نے رسول اللہ اور محمد بن کاسرہ کے بیٹے کیلئے کیا کیا کارناموں کا ذکر کرتے
فرماتے ہیں: میں نے ایک کارکنہ اور بیت لگی اگر بیٹے جس سے ہوتا کارکنہ کیلئے وہ
بے سود ہے۔ بیٹوں کی قربات اور زہدیت بھی کام نہیں آسکتی۔ یہ چھ بیویوں
اور بی بیوں نے رسول اللہ علیہ السلام سے شہر قربات رکھنے والوں کو بے کار قرار دیا
کہ بی بیوں کی قربات بے سود ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے کہا کسی نبی کی بی بی نے چھانکنا اور نہ انکس کی۔
 فرمایا کہ لوگ تو ایسے ہیں کہ طہارت کرنے کا یہ سہل ہے کہ وہ لوہے میں
 دھو لیں گے تو میں پریشانی میں حضرت نوحؑ کی بی بی کو لوگوں سے کبھی بھی نوح
 بیان کیا کہ حضرت نوحؑ پر کوئی ایمان نہ آتا تھا تو وہ قوم والوں کو پھیلنا
 دیتی تھی اور حضرت لوطؑ کی بی بی حضرت کے مہمانوں کی اطلاع قوم والوں کو
 دیتی تھی اگر کوئی مہمان اسے آتا تو وہ روکتی تھی حتیٰ کہ وہ تکرار کرتی تھیں
 کہ تم کو کھانا نہیں کھلوگا کہ تم مہمان تے یہ لوگ ان میں کوئی مہمان نہ ہو
 مگر یہ نہ دیتی تھیں کہ ان کی آمد کی اطلاع نہ دیتے تھے۔

کلمہ نے کہا خلیفہ کرنے کا یہ معنی ہے کہ انہوں نے دلوں میں غفلت پیدا کر رکھی اور بظاہر مسلمان تھے۔

فَلْيَكْفُرْ بِالْغَيْبِ عَنِ يَدِ الْمَلِكِ الْمُتَكَبِّرِ
وَجِبَتْ كَيْسَمُ بَعْدَ الْغَدَاةِ وَبَعْدَ الْبُحَاةِ

وَقِيلَ اٰرۡدُوۡنَیْ عٰوۡرُوۡنَ سَ اُنۡہِیۡنَ کَے مَرنَے کَے وَقت کَہا گیا اِیۡا قِیامت کَون کَہا جائے گا۔

مَعْلُومٌ أَنَّ خِيَّتَيْنِ لِيَهْمَا أَنْ كَافِرًا وَزَخْرِيصَ كَيْ سَاكِنًا فَكُنَا كَافِرِيَاءَ سَ بِأَسْمَا
سُكُنَى كَلَّ مَعْمُومًا سَ رُفْقَةً تَرَاوَتْ وَزَوْجِيَّتَ بَاقِي كَلَّ مَعْمُومًا

سورة الملك

اسی کو جو خواب میں پڑے گا کہ تعالیٰ اسی کو دے وہ غیبت کی
بیانات دے گا اور اسی کی دلائل و تجربات زیادہ ہوں گی۔

(میں برہنہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تو اس حمد کے نام سے ہے جو ہے ہر برکت نجات نام دلا ہے
تَذِکْرُکَ الَّذِیْ سَیِّدُ الْمَلٰٓئِکَ
وہی رحمت ہے اُن کی جس کے ہاتھ میں ہے مانی
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور وہ سب کو توڑ سکتا ہے

مجھے سب کتب اس کا ہے ارتقہ اسی کا اعتبار ساری سلطنت میں چلتا
ہے۔ (میں برہنہ)

کمال الہی:

ضارک یہ لفظ نہایت سے اخرا ہے نہایت میں زیادتی کو کہتے ہیں جو
زیادتی والے کے مال پر دلائل کرتے ہیں کہ اللہ متعین تھان میں ہوتی۔ غلو کی
نفس میں نفس ہر لازم ہے اس کے کمال یعنی جس پر لفظ ضارک دلائل
کر رہا ہے صفات گھوٹی سے پہلے سرور ہوگا (گواہ ضارک کا معنی ہوا تعالیٰ اور
غلو کا اللہ پر تمام احوال کا اعلیٰ ممکن نتائج کے قیاس سے ہوتا ہے ہر ہوی
مافوق اور ہوتے ہیں (ضارک کا کاتب اسم و معنی زمین ہے نہایت کا معنی ہے
ہیسا میان نفس جس کا نتیجہ صرف اور اور میان ہر میان نفس ہوا، وصال ہے
اور اس میں میان نفس کا نتیجہ ہر ظاہر ہے کہ اللہ نفس اور زمینیت سے پاک
ہے اس لیے اس کی ذات میں میان ہونے کا ارتقائی علی نہیں سلطان کی طرف
منہجیت میں نفس کا اثر ہونا ہے کسی قربت اور اتنی یاہر کسی قسم کے نفس کے زیور
اثر میں رہتی اور جو کو پہچانوں ہے اس بات اور جو کو کا مذہب ہوتا ہے کہ
جس کو کہ کر با اثر ہے اس کے ساتھ صرفائی کی جائے اللہ میں با اثر کہاں ممکن
ہے فرقہ بری کر رہی اور غلو کی کثافت ہے اور اللہ ہر چیز سے عظیم۔

اس لیے اللہ پر لفظ زمین کا اطلاق اس اعتبار سے نہیں کہ اس کے اندر
سلطان نفس پیدا ہوتا ہے بلکہ اس کے سر میں ہونے کا معنی یہ ہے کہ سلطان نفس کا

جو نتیجہ ہوتا ہے وہ روحانی سلطان کا (انسان میں) ہوتا ہے یعنی احسان
اور ہر پانی وہ اللہ میں غلو ہے جس اللہ میں ہے یعنی جس سے معنی ہے لفظ کر سہ
والا ہے جس حالت اللہ کے بہت کم ہونے کی ہے وہ اللہ کا معنی ہے زیادتی میں
کا لفظ ضارک کا اعلیٰ معنی اور برکت سے تزلزل ہے اللہ کی شان میں زیادتی
مقدور نہیں بلکہ ہر چیز ہر چیز کے ہے جس اللہ صاحب برکت ہے یعنی ہر برکت
شان والا۔ اور بہت گھوٹی سے پاک ہے اور جس طرح اور برکت حکمت
ظاہر کرنے والے میں (یعنی کتب) (یعنی کتب) (یعنی کتب) (یعنی کتب) (یعنی کتب)
دلائل کرتے ہیں اس طرح یہ لفظ بھی اس کی جاتی کا ظاہر کرتا ہے۔

یہی تفسیر:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ قَدْرٌ شَهِيدٌ مِّنْ سَعَةِ كَيْدِ اللَّهِ وَمَسْئَلُ
بَانِي الْقَدْرِ وَتَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ لَمْ يَكُنْ تَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ لَمْ يَكُنْ تَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ
لَمْ يَكُنْ تَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ لَمْ يَكُنْ تَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ لَمْ يَكُنْ تَحْذَرُ رَحْمَةُ رَبِّهِ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

لہذا نہایت ہے۔

(جس پر کمال اور اور کہ اس کو کوئی دین نہیں کر سکتا اس لیے اس کے
سوائے اسے ہر نام رکھا جائے نہیں۔)

کامل قدرت والا:

اس آیت میں بھی اللہ کے وجود اس کے کمال یعنی اور برکتوں سے پاک
ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے ہر دلی کا نقص یہ ہے کہ وہ اس میان کی جائے اس
لیے جو کوئی دلی آیت کو بطور دلیل اور گواہ۔ دلی دیکھو کہ شہادت کی کو
ظاہر کیا ہے تو اس ناول میں موجود ہیں یعنی موت و حیات کی ہر چیز ایک
آہانوں میں موجود ہیں یعنی آہانوں کی حقیقت کی اہم عقلی اور اس کے اندر کی
دیکھو کہ ہر چیز میں موجود ہیں یعنی زمین کا فاضل سکونت ہونا جو زمین
کے ہر اور میں موجود ہیں یعنی (زمین گھوٹی کا) رقی (جو جائے حیات کا
سب ہے اور ہر دونوں کے تقابل اور ہر میان ہیں اس کا ذکر بطور دلیل کیا
گیا ہے (اس سے اللہ کی قدرت اس کی صفات کا اس کی عقلی اور اس کا
عجب ہوا حیات ہوتا ہے) اور میان میں ذیل طور سے ان کافروں کے مذہب کا
مجسّم کر کے کہہ رہا ہے جو صمد الحق متعین میں اللہ کی آیت کو گھٹتے ہیں اور اس
دل ایمان کے خواب کو بھی جان کر رہے ہیں کہ اللہ کا خوف رکھتے اور برا ہیں
شہادت کے مقابلہ سے فائدہ اٹھا لے رہے ہیں۔ (میں برہنہ)

سورہ کی تفصیل:

اللہ میں اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس آیت کو جو ایک صحت
اللہ میں اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس آیت کو جو ایک صحت

محارت اور بندگی نہ تھی کی ہے اور بندگی یہ ہے کہ اس کے نظام کو اس کا آئینہ
ہیں کہ اس کا سایہ ہیں کہ اسے غلط نہیں کہ اسے غلط نہیں کہ اس کے قوانین کے قوانین
موت میں تھی تو خلی منہ لے لے اپنی بادشاہی کے اصول جان فرمے ہیں اہل
کی شادی کا نظام اور شاہ کا

نظام بادشاہت میں سب سے پہلی چیز ہے بادشاہ کے وصف
تو وہ بادشاہت میں سب سے پہلی چیز ہے بادشاہ کے اوصاف کہ
بادشاہ کو ہوا و پاک اور حق تعالیٰ نے بادشاہ میں حق تعالیٰ کی شان کیا ہے
بادشاہ کی بات بادشاہ کے سب کوئی شان ہے حق تعالیٰ کی کہ جس سے
بادشاہت انجیل کے لیے اور ہے دوسرے کے لیے نہیں۔ تو پہلی چیز ہے
بادشاہ کے اوصاف اور کمالات کہ کس کمال کا ہونا چاہیے بادشاہ۔

دوسری چیز ہے بادشاہت کے لوازمات:

دوسرے یہ کہ وہ بادشاہ سب سے حق تعالیٰ کی دولت سے کہ لازم کیا ہیں؟
گوں کوئی چیز یا لوازم ہیں بادشاہت کے لیے کہ اس کے بغیر بادشاہت
عالم اسباب میں نہیں چلتی۔

تیسری چیز ہے ان لوازم کے آثار:

تیسرے یہ ہوگا کہ ان لوازم کے آثار کیا ہیں بادشاہت کے جس ملک
میں بادشاہ اور شاہی رہے تو اس کی بادشاہی کے آثار کیا رہے ہیں اہل
چاہے ہیں وہ رہے بادشاہ میں سکون اور امن ہے سب سے پہلے بادشاہ
اور انجیل میں اچھا ہے کیا آثار رہے ہیں؟ ان آثار کو کہ کہا جاتا ہے
کہ بادشاہت بہت اعلیٰ ہے اس لیے کہ اس میں اور امن و سکون ہے ملک کے اندر
یا صلہ اندازہ بہت بہت خراب ہے اس لیے ملک میں بادشاہی کی اہلی ہے
بادشاہت کے نظام میں ایک نظام عملی ہے دوسرا عملی:

حق تعالیٰ کی بادشاہت کے نظام میں ایک عملی ہے دوسرا عملی کہ
جس میں انسان کا فرض نہیں اور اس نظام سے کہ انسان میں کی وقت کہ
آپ فرق نہیں سمجھتے اس لیے میں پرک رہی ہیں چاہے ہونے والے ہیں اور
ہے جس میں ہونے والے رہے ہیں تمام اس کے وقت پر کہ ہے ایک صورت
اپنے وقت پر نہیں ہوا ہے وہ اپنے وقت پر ہوا ہے ایک وقت ضرور ہے اور
ہاں میں فرق نہیں سمجھتے ایک بادشاہت کا نظام ہے عمری یعنی انسان اور خود
اعتقاد کے انسان سے کہ کیا اس کا اس کے قانون میں انسان خراب ہے یا
کہ ہے اپنی بہتری سے اور اپنی بہتریوں سے اس نظام کو چاہیے کہ
اپنے قانون اور نظام کا نظام ہونا چاہیے اہل بادشاہت کے نظام سے دوسروں
ہے اندکی بادشاہی کو نہیں چاہا وہ سب کے اندر چاہیے اور اس کے لیے

نعت انسانی اسے برادری میں کہنے کی سب سے پہلی شکل وہاں کہ
میں دوسروں اور دوسرے مجھ سے ہیں اور وہاں میں اسے خود بخود اس کے حق میں ہے
میں جائیں مجھ سے لیکن دوسروں میں عزت ہوگی اس لیے کیا ہے عادت اور
عزت کرنے کا یہ ہے ہم یہ یہ دوسرے کا بار ہے۔ اور کوئی جان کہے کہ
مجھے اہل وہ خود کو اور جس کی ملک میں اسے خود ہوا کہ اس کے اور
ہوں کہے کہ مجھ میں بادشاہت اور دوسرے سب کا بادشاہ ہے۔ تو حق اس
کا ہے جس کو چاہے اور دوسرے سب کے دوسروں میں اس کی عظمت پہنچانے
کی اور اپنی وہ ہوتی اور اسے اندر دوسری عقل پر نہیں لاد سکتے۔ لیکن اور
دوسرے اس کے اندر ہونا چاہیے۔ تو حق میں اس کا ہے۔ کہ کوئی سوچ
پڑے تو اس کے اندر کوئی نہ کر۔ اس نے دوسری عقل میں اس نے سب کی پیش
شہر اس کی اس نے پہلے کہ اس کی بادشاہت کوئی نہ دے کہ اس کی ملک میں ہوتی
ہے۔ اس کا سب میں اس کی بادشاہت حکومت سب میں جہاں بادشاہ کی
حکومت ہے اس میں اس کی بدولت میں اس کی حکومت تیار ہے اس کے اندر
چاہیے ہیں۔ اس کی تہذیب کی اس کے اندر اس کی تہذیب کی اس کے اندر اس کی
باز رہے ہیں۔ اس سے دوسری عقل ہے کہ کوئی نہ کر۔ اور اس میں اس کی
ہے۔ حق تعالیٰ کی شان کی اس کی بادشاہت میں اس کے اندر اس کی
جہاں میں اس کے بادشاہ بنائے ہیں اس کے لیے کہ دوسروں کو اس کی بادشاہت کو
چاہیے اس لیے اس کے سب سے پہلے اس کے اندر اس کے لیے اس کے اندر اس کے
اصول پر چلنا چاہیے وہ اصول جو خدا تعالیٰ کے ہونے ہیں۔ اس کی
چاہیے کہ تہذیب کا نظام اس کے اندر اس کے ہونے سے اس کے اندر اس کے
پہلی چیز قرآنی ہے۔ بادشاہ کے اوصاف۔

بادشاہ کے اندر سب سے پہلی چیز اس کی بادشاہت کا ہونا ہے
بادشاہ کے اندر سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اس کی بادشاہت ہوگی
چاہیے۔ اس کے اندر اس کے بادشاہ کی بادشاہت کا ہونا ہے۔
اور ان میں اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے
کی۔ بادشاہ کے اندر اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے
سے اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے

بادشاہ کی بادشاہت اور کمال ہے کہ وہ مجسم نہیں ہونا چاہیے
اور یہ کہ اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے
شہر کا مجسم ہونا چاہیے۔ اس کے اندر اس کے
کمال میں اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے
اور بادشاہ کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے
یہاں میں اس کی بادشاہت کا ہونا ہے۔ اس کے اندر اس کے

فرمانیت انکی اور وہ ذرا سی ذہنیت کا انھیں عرض ہوئے ملک کا ایک گوشہ بھی دیا ہے چارہ روز باطل علم جسے خود سی سلطنت لکھیں جس جتنا اس قبضہ اور وہ سلطنت تھیں کیا شاہ جہاں کے پاس۔ شاہ جہاں نے جو جہاں کیا انھیں سے کرنا ہے۔ اس نے کہا جہاں بنا تو یہ چاہے ہیں کہ اس وقت وہ شاہ اور شاہ سے چاہتا ہے کہ اور انگریزوں کو اور شاہ۔ اور اندیش کا چاہا پورا ہوگا۔ اس کے بعد حالات

ناتانے۔ قربت۔ وہی بھی کہ جو کچھ ہائے ملک پر دی ہوا شاہ بنانے کے لائق ہے اور شاہ وہ ہائے کائنات کا جس کا علم بھی ہو۔ علم کے اس کی سطح ہوں۔ کہ کہاں کیا چیز گذر رہا ہے اور کیا میں ہے پھینے ہو رہے ہیں۔ ممکن ہے، ہاں ہی ہے اس کے علم تو نہیں کہ وہ حکام کے قیام کو دیکھا جائے۔ کہ ایک میں جو جگہ نہیں کچھ غوری میں جو جگہ نہیں ہیں، حکام بدرفتار سبلی میں جو جگہ نہیں ہیں حکام چیزوں کی اطلاع اور علم ہونے کے بعد بدرفتار اور قوت حاصل ہو کر طاقت سے ان کو بنایا جائے کہانی ہے۔ اگر تینے میں ہی نہیں ملک جو قسمت لکھی جلی گئی۔ اس لیے حق تعالیٰ نے پہلے تو اپنی ذات کی شان فرمائی۔ نہ تو تک مبارک ذات ہے جس میں برتر ہے جو برتر کا سر پرست ہے اور اس نے خیر بکھل رہی ہے اور دوسری شان ہے کہ اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام اس کے ہاتھ میں ہے ملک۔ ذرا بار بار اس میں کچھ بھی ممکن۔ ممکن نہیں ہے کہ اس کی شفا، کے خوف کوئی مل جائے۔ لیکن ٹھیک اس کی غلطی ہو جائے جو قصہ اور قدر اس نے کوئی ہے تو کیا پائے ہو اس کی۔ کا کثرت پائے ہو سارے جہاں کی کراہی کے اور گورگور ہوئی۔

بادشاہ کے لیے تیسری چیز اقتدار حاصل ہونا ہے:

اور تیسری چیز فرماں کہ **وَقُوَّةُ عَلَىٰ طَائِفَةٍ مِّنْ قَوْمٍ** ہر چیز پر وہ قادر ہے اور سب بدرفتار اسے ہر چیز پر حاصل ہے، اقتدار ہر چیز پر حاصل ہے تو اقتدار کے آگے چل نہیں کر سکتا کوئی ہے تو ذرا دیکھا کہ میں کچھ سزاؤں نہ کر دے تو میں صرف بیان فرماتا ایک حرکت اور ایک اقتدار ایک چیز اقتدار پر یہ بھی چیز کی استہلال ضروری ہوتی ہیں حکومت کے لیے۔ لہذا وہ طریق پر اس کی ذات میں موجود ہیں تو یہ طاقت کے لائق ہیں اس کی ذات ہے۔

سورہ ملک کا نام **خَالِقُهَا** اور **مُفَضِّلُهَا** بھی ہے:

اس سورہ کا نام "صور الخلق" اور "صوره صمدی" ہے، وہ اس لیے کہنے ہیں کہ یہ حق کرتی ہے وہ اب جسے بدعت میں فرمایا گیا ہے کہ قرین طاقت ہے انھیں وہوں کو گمراہ ہے یہاں ذہنی کے سوا کوئی اور چیز کا نشان نہیں ہر سورہ نفاذ تک اللہ تعالیٰ یہ مانتی ہے قرین کی پاس کا پڑھنے والا قرین کی روشنی میں کہ ہے اس واسطے حصول اللہ علیہ السلام کی ذات شریعت بھی کہ اور انھیں سے جہت آپ خازن ملک ہمارا اللہ تعالیٰ ہر دوں سورہ میں ان کی کے ساتھ حالات فرماتے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ انھیں

بادشاہ کے لیے علمی وسعت اور لطیف اور اقتدار کی وسعت ہونی چاہیے اگر ملک کو دیکھیں نہ تو ظاہر بات ہے کہ حکومت نہیں چلی سکتی۔ اور چھ کی نظم جو ملک حکومت ہوگی۔ یہ علمی کی حکومت ہوگی۔ نہ کچھ شریعتی ہے کہ وہ ظاہر ہو۔ اور اس شریعتی ہے کہ اس کا نتیجہ ہو گا یہ سبلی ہوئی نہ ہو بات۔

شاہ جہاں کے ولی عہد مقرر کرنے کا قصہ:

کہتے ہیں کہ جب شاہ جہاں بادشاہ نے ولی عہد مانا چاہا تو اسے تھے ایک ہو گئے، یہ اور ایک اور خواہ وہ خود راہبوں کے لیے شاہ جہاں کا خیال تھا کہ وہ بھی چارہ روز بہ سے اور وہ جاہت بھی۔ اور ملک بھی کچھ جانتی تھی۔ کہ اور شاہ بادشاہ ہے۔ بدوستان کا اور وہ ہو گیا کہ بھی ان کی خیال تو کہ کیا ولی عہد ہو جائے لیکن وزیر اعظم کی رائے یہ تھی کہ اور اگر یہ ہے بادشاہت کے لائق۔ اور شاہ بادشاہت کے لائق نہیں، منہ بال نہ ہو گا۔ ملک کو اس کے ملک سے ان کی جان نہیں۔ ہر حال یہ حال رہا تھا۔ تو وزیر اعظم نے اس میں کہ وہ اس کا احسان کرنا ہی اور ساتھ شریعتی ہونے کو کیا کہ اس کا احسان ہو سکتا ہے۔ تو اس نے سب سے پہلے دارالخلافہ کے یہاں اطلاع لکھائی کہ میں حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ دارالخلافہ نے استقبال کا سامان کیا۔ ملک کا وزیر اعظم آہستہ ختم حکم کے ساتھ اور ذرا دیر جلوت کے ساتھ وزیر اعظم کو دیا۔ اور اس کی شان کے مطابق مالی شان استقبال کیا مسند بچائی اور اپنے برابر اس کو بٹھایا۔ تربیہ کیا۔ وزیر اعظم جو تہ تیاب وزیر اعظم نے کچھ حالات کہنے شروع کیے کہ وہ کی بھی چاہوں گا کیا بھارت ہے مگر دارالخلافہ جواب نہ دے سکا چاہوں میں کیا بھارت ہے آپ دیکھیں۔ سوئے کیا کیا بھارت ہے کچھ دیکھیں۔ مگر فقیر حکم بہت کی خیر وزیر اعظم وہاں سے واپس آجاس کہ بعد اطلاع کرنا اور اگر یہ کے جہاں کہ شاہ آجائے جہاں اس نے کہا آجائے اور اگر یہ نے وہی استقبال کا سامان نہ کیا جیسا اس کا مکان تھا، یہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ دارالخلافہ کی اپنی سرحد بٹھایا کر دئے گئے۔ وزیر اعظم آئے تو بہت مشتاقانہ کوئی تعظیم و احترام نہ تھا، اس نے اس کے کہنے کو اور اگر یہ کی اس میں اپنے ذہن سے نہ دیکھیں کی آؤ جلوت کے لیے علیٰ حق اور خوشی کے ہوتے ہیں کہ میں ہیں تو اس کا بھی نہیں کر رہا ہے کہ اس کی گردن۔ اور اگر یہ جو کہہ تو حکم رکھتا تھا۔ ملک کے تمام حاضرین وہاں اس کے لیے اس میں استقبال تھا۔ تو استقبال کے ہوتے ہی نہ ضرورت ہی نہیں تھی کہ اس کی اور خوشی کرے تو بہت استغناء سے بچا۔ وزیر اعظم آئے تو اس میں بھی نہیں کی کیا السلام میسر آیا بلکہ سلام دینا چاہتا ہے اس نے پھر شروع کیا تو اس نے چارہ روزی سال کے اور اگر یہ نے پورے ملک کی حقیقت ظاہر کی کہ وہاں جگہ پر بھارت ہے وہاں جگہ حکام پر بھی مشغول ہیں۔ اور وہاں جگہ دل و انصاف اور دے۔ ظاہر حاکم کی

مذہبی تو غضب و خروش سے تو بڑی تو غضب (اعلیٰ) ہو جاتا ہے تو یہ پورا امکان نہ
ہو سکتا کہ اس میں حسرت گزارا کرتا رہے کہ اگر میں بھی کی چیز میں اس میں نہ تھا
کہ غضب اٹھاتا رہتا ہے اس لیے میں نے تم پر کتنی مشغول ہو جیتا تھا
جس سے میرے غضب کا ہوس اور کام کا غضب ملتا تھا، وہ وہیں آگیا تو
میں لوگوں کی یہ کیفیت نہ کہ سچے نفس کے بارے میں نہیں ضرور دیکھتا
کہ وہ کہہ سکتے ہیں جس وقت مذہبی کی حکومت چلیں گے گا یہی حکومت نہیں
چلائی گے نہ جادو قدرت میں نہ۔ لیکن جیت کر۔

حضرت غنی علیہ السلام نے ایک دفعہ مال و دولت کو ریو کر فرمایا:

حضرت علیؓ کا ایک دن فرات نے میں شریف نے مجھے تو دھرم کی
 سونے سے اور چاندی کے برتنوں کی، قبیس اور شے کی دیکھی اور ایک
 قبیس بھری ہوئی تھی تو دیکھ کر فرات نے کہا: خدا تعالیٰ غنی ہے۔ اسے دینا
 تو کہہ میں ہی، دو گواہوں، ام حبیہ سے دھوکے میں آنے سے پہلے ہمارے گھسے
 سے بچ کر ہیں اور کہہ کر تم، یا کہ تمہیں شرم کر گواہوں اس سے کہ تو سبک
 دیا تو خطاں ہو گئی، یہ کہ کہ وہاں ہوتے تو اب غنی غنی غنی ہو کر
 تھی اور وہ اپنے اپنے کام میں رہے کہ میں آنے والے تھیں نہ ام ابراہیم
 میں آنے والے ہیں نہ گیدڑ اور نہ میں تو میں لوگوں کے شہب سے متعارف
 تھے کہ یہ محبت مال کا نشان ہے، نعمت و وفا کا نشان، وہی اہل اور ان کی تھے کہ
 کے تاب ہے۔ اور اس کی حکومت کو چاہی تو یہ ایک تھی حکومت۔ اپنے معنی
 نہ توں کے واسطے سے حکومت ہے، اگر انسان ہوں تو وہ حکومت پا کر ہے
 جس حکومت میں اس کے ہے، اللہ ہے، برکات ہیں، خیر ہے، سادگی چیز ہے
 ہیں، لیکن اگر دوسری قسم کے انسان آج کل ہر ہند کے ہندو اور بھڑ کرنا
 ذاتی انداز میں ہیں۔ عجاۓ بندگی کرنے کے خدا کی شرافت کو دیکھ کر
 محبت میں فرات میں ہوا، خود غرضی کی وجہ سے مال ہونے کی فکر میں ہوں تو

حکومت میں نہیں ہے۔ اس نے اپنی حکومت سرحد و وسط ایشیا انسان کو تو
 یہ انسان نہ دیکھی کاہل کی۔ جب تک کہ وہ انسان ہے کہ جو غیر محبت مانا
 اور غیر محبت والے جسے جنسوں کے خاص مذکر حکومت پر کافی دنیا میں اور
 جب اپنے اپنے جس کے گلوب صرف نہیں ہے نہ امان کی بہت سے برائی تھے
 نہ باوجود کی محبت ۱۱ چہرہ اگر خراب واقع ہوئی تو ظلالہ اللہ کے کہ حکومت تو
 ہوا ہی ہے اور کوئی اس کوڑھ کے چلنا ہے اور کئی ہے اچھے پنا سے
 چلنا ہے مگر چاروں کے تمہارے ہمارے کا نظام تمہارے انہوں میں
 قائم ہو کر ہمارے دھت سے نظام ہے تمہارے واسطے ہو تو انسان مجبور نہیں
 ظاہر ہو گا۔ کل کو وہ کہہ سکا ہے کہ آپ اگر مجھے اپنی غلطی نہ دیکھتے

سمانے ہے اپنے کو خادمہ کی حیثیت سے رکھتے ہیں البتہ کہ وہ اپنی قصداً نفسانیت کے دوسرے طبقے سے جو کہ بزم کوئی پہنچ ہیں۔

حضرت عمرؓ کا تنہا ہی میں اپنے آپ کو خطاب کرنا:

[illegible]

حضرت ابو بکرؓ کے تزکیہ قلب کا عالم:

[illegible]

حضرت محمد بن زین العابدین کا اپنی شخصیت کا نام:

حضرت علیؓ کی ایک روایت میں یہاں کہ جس میں جیسے ہوئے تھے اس میں
 جو زیادہ سیدھے کہتے تھے۔ پہلا کہ اگر کسی قوم غلاب کا پس تھا تو انکی
 پس تھا۔ یہی معمول دیکھنا اس کے کہنے کے دیکھنے کے پہلے ایک دیکھ کر
 فرما کر پہلی کے کہنا۔ یہی نائی نائی ایک آئین جیسا ہے اس کے
 ہر ہر بیان سے نکات دی۔ بدولت ظاہر کر۔ نہ کہ توں کو حجت ہوگی
 علیؓ پر اس میں اس میں اپنے ہاتھ سے کہے کہ آپ سے غلاب کا بدولت
 بدولت اس میں بدولت دینے کو چاہئے آئین کی کا کہتے ہو جاتا ایک ایک
 تو دینی۔ آپ کو اس میں ہے کہ نکات دیا ایک کہ اس سے نکات دیا تھا
 کیا ہوا کہ لیا کہ نبی کریم صلی علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب آئی پھر کہیں
 نہ لگے گا کہ غصب خداوندی اس پر تھا ہے اور نہ لگے گا کہ غصب

اللہ تعالیٰ جان بخش نہیں ہیں:

جان بخش نہیں وہو تعالیٰ یزید لفظوں پر غصے والا بھی بہت ہے، حتیٰ بھی بہت ہے وہ تانگی بہت ہے وہاں اس کا نام لے کر راگبھی ہیں۔ اس سے خفا ہے ہر آن بھی لوگ۔ لیکن سورج نکلتا ہوا ہے نہ سبزیاں بھی بند ہوتی ہیں اور دھنیں بھی بند ہوتی ہیں۔

اور کم زمین سبز باغ عام است پندار میں ہی غولیں بھرا دوست
اس کا ہر خون کا پیمانہ ادا ہے دوست ہر دشمن سب کھار ہے جس میں نہیں سے
کو کو سرٹ لگتے اور حق کے گھر پر تو سب ڈالے اور ہر دشمن جس اندھ کے کان
کے گھر میں ادا ہمارے ہر دے بھی صوفی کا کھلے باپے بارش میں پریشان رکھا تاکہ
دوستوں کے گھر پر بارش اور ادا میں کے بھڑوں پر اور دشمنوں کے گھر پر عیش
ہو جائے جب قاتی ہے بشرۃ سب کے گھٹوں پر چلتی ہے تو اس کے ہر خون
ہے کہ دوست دشمن سب یہاں لیے ہیں وہ فقر و غارتگی کا ہے، غفلت والا
گلی ہے، جہنم نہ رہا ابھی ہے اپنی طرف سے کہہ رہا ہے تین گلی ہے۔

اللہ کی محبت کی مثال

جیسے حدیث میں ارشاد فرمایا کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹیل
سے بیان فرمایا: اے دشمن! جی نہ کے بنے کو بگاڑ لاؤ وہ بگاڑے کرے کرے
قرآن کی ان چیزیں وہ مٹا لاؤ، یہ اس کے سر پر اور ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تو سے محبت ہے کیوں نہ؟
حضرت زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی بانی محبت سے دل میں
ہر
نہیں لگا کر لایا ہے کہ محبت میں ہے ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
کہاں گھڑو کہ جب ایک جو نور وہاں بنا جاتا، اور یہ محبت سے تو اللہ جو
پیشہ سے سب کے جوہر کا جس نے بنایا۔ اسے کیسے محبت نہ ہو گی جی ہوتی
سے اسے کتنی زیادہ محبت ہے اپنی حقوں سے ہٹا کر جان دے جانے سے
محبت ہوتی ہے تو ظاہر بات ہے کہ جب محبت والا ہے، بھی تو بخشش عام
ہے، اسلم پر کار فرما رہا، ہاں، وہ ظاہر نہ لکھا جاتا، اور بھی سب کے لئے
عام ہیں اور دشمنوں کے لئے کرتے، دشمنوں کے لئے نہ کہنے اور محبت
ظہور کے لئے ہے کہ ان پر ہے تو بخشش ہے تو تعالیٰ یزید لفظوں پر غصے والا بھی بہت
کرتے والا بھی ہے، بغیر جس جب کوئی شخص مانے کا تو نہ دینے کے قدرت
کے ساتھ حق نہیں جیسا گناہ کی حالت میں خود سزا نہیں دیتے کہ شاہد اب بھی
سنبھل جاتے، اب بھی سنبھل جاتے، اور وہاں ہے، تو یہ جس شخص
چاروں طرف گئے ایک آپ کو گناہ اور سزا ہندی کی انتہا ہے، نہ کہ
والی ہے اور سر سے یہ کہہ رہا ہے اپنی طرف سے کہہ رہا ہے کہ

ماستے جا رہے ہیں کوئی چھل کر انوں تو کل پر ادا کرنے کے لیے ضرورت
تھی کہ موت اور حیات کا مسلسل مسلسل ہے حیات و موت کا ایک ہی دن سب پیدا
ہوں، ایک ہی دن سب مر جائے گا، کوئی مرے کوئی بچے کوئی مرے، ہر ایک
کوئی جا رہے ہے، تو بڑی بڑی باتیں ہوتی ہیں، نہ ہی تو قیام کر اچھے حال کا
گھر، ہوگا جاتے ہو محبت کی سب سے بڑا ہے اور اب یہ شخص کا قیام نہ ہو کہ
میں جانتے تھیں ہر کوئی ایسی بڑی حرکت کرے گا جس کی کہ میں جانتے نہ تھے تو
محبت کا تقاضا ہوتا کہ موت و حیات کا مسلسل مسلسل نہ ہوتا کہ موت پر بھی
قادر وہ حیات پر بھی قادر اور موت اور حیات کا ایک مسلسل تقاضا کہ مرنا ایک ہی دن
موت دگی نہ بہت، وہ حیات دگی تاکہ محبت و مروت، مروتی اور حیات
مداہن، چنانچہ وہ معاملہ اس اور وہ سب ابی ہیں ان کے کہ موت کو دیکھے اور
محبت نہ کرے کہ ان کا وہ ہے جی پران آئے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ موت و حیات پر کیوں قادر ہیں؟

اور فرمایا کہ یہ ہم تیرا قادر ہیں؟ وہو تعالیٰ یزید لفظوں میں اس لیے کہ ہر
خزات اسے ہیں عزت کی ہر سے بیان کوئی اور بھی تو جس کی عزت ہو
میں کا اللہ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جو ہے عزت ہو اس کی قدرت ہی
میں ہوتی، کوئی اس میں اور سحر کی نیا کہ اس کے ہر عزت و موت و حیات
تو سحر کی تیرا ہے کہ اور اس کی نسبت تو میں جھوٹا ہے کہ تو نہ تو لکھے، آئی
ہے انہما کے تو ہے رہے انہما میں تو فحش نہیں بیٹھے کی تو سحر دے کے
ہے کوئی چاند نہیں دگا چاند جو سامنے سے افلاک تو دے رہا ہے، ہر ہر ہر ہر ہر
ہیں۔ حقوں کی جتنی بھی گئی، اپنی جتنی بھی کر کسی طرح سے یہ خود چاہتا ہے
ظاہر بات ہے کہ ایسا کچھ گناہ ہوا ہے تو جس سے کہ موت ہے توئی
ماننے والا تو اس اور حق قاتی کا مقام ہے کہ انسان جب دارا اب میں
محبت کرے تو وہاں محبت کا مطلب یہ کہ وہ یاد دلائے اس کے لیے وہاں
لئے کہ اس کی شان و شوہر، زور و شوہر کے سر فہرستے محبت سے لیا جائے
لفظ کے ہر

بارشاد کے لیے محبوب القلوب ہو ضروری ہے:

تو بارشاد کے لیے محبوب القلوب ہونا ضروری ہے کہ
کی بارشاد کا کام نہیں چلا اور محبت جب ہوگی جب سر پر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر
اور نہ ہر
ہر
محبت کے بجائے زہر ہے، اور جانتے ہی ہے فرمایا کہ وہو تعالیٰ یزید لفظوں پر غصے والا
قرآن والا بھی ہے ہر واقعہ ادا ہر حال، ابھی ہے کہ موت و حیات اور بھی ہیں
محبت والے بھی ہیں مگر اس کے بعد فرمایا کہ

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

جنت میں زیارتِ خلد و لدی کے درجہ است:

[illegible]

حضرت جبرائیلؑ کی جسامت:

حضرت جبرائیل علیہ السلام پر کہ حید المصطفیٰ ہیں اور تم سو بازو لے

[illegible]

برجیہ کو اصول شرعیہ کے مطابق

استعمال کرنا بھی ذرا اندھ میں داخل ہے

لیکن اگر یہ اعلان ہو تو کمرے کے نوکر بھی چڑھ جائیں گے۔ وہی سب سے اعلیٰ
 طبقہ ہوتا ہے۔ انہیں نہ کرنا چاہئے۔ تاہم یہ سب سانی و کراہی میں آتی ہے۔
 ہر طبقہ پر ایک حکم ہے۔ حکام کی جو افواج ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر بچنا
 کرنا ہے۔ خاص کر انسانی یا کڑی کرنا ہے۔ یہ بچے چاروں طرف پھیل چکے
 ہیں۔ وہ تو یہ دعائیں کہ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے
 ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو
 جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے
 چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل
 چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی
 ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ
 بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف
 پھیل چکے ہیں۔ یہ کڑی ہو جائیں نہ کہ بچے چاروں طرف پھیل چکے ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]

ہی عرض خاک پہ گونئی لاؤ نظر بشارت سے پاس کس سداغ تو جیسے بجا رہے ہے بھیجی تو
 نہیں کس گریہ کے پھل میں تھی تھی تھی طرزِ سحرِ شکر کے پھل میں جو وصل
 نہ ہے غم تھا ہی آئے دل سے اور بھاری خیالی شکر مست رہا کہ گونئی بشارت سے
 ناخدا لاؤ نظر بھوکا جو ہمارے مقابلے میں تھی ہمدردی کا گناہ تو آگے آگے ادا کر
 دیا تو کیا نظر بھوکے لئے آؤ تو ہمارے مقابلے میں کیا بھی کئی ہے تیرا ہی ہر
 خالق ہیں، پیدا کرنے والے ہیں، جب چاہیں موند رہے ہیں جب چاہیں
 غصیل کر دیں، جب چاہیں کڑھ کر دیں تو عقابنا اس کا روزِ جاہر ہوگا اور صلیق کا
 تیلہ کیا نہ تو ہر قسم آگے کے یہ ملاؤ نظر نہیں دے دے چاہے گناہ تو کر کے
 ساتھ باغِ شکر ہوگی نظر ہمارے مقابلے میں کا نہیں دے سکے

ایک شے کا قتل :

یہیں سے انسان کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ خدا کا فطرۃ فرشتے ہیں اور وہ اسطاعت میں رہتے ہیں اساتوں کے اندر ہیں۔ ان میں ہیں انسانیں۔ جبراً۔ بھلائے فطرۃ کے واسطے ہم ان کا کام بھی کر لیں گے تو کیا ضرورت ہے یا وہ کر رہے ہیں مقابلہ کے لئے تو یہی کہ اس میں ہم ان کا کام کر گزریں گے۔ یہ وہی فطرۃ کے بچے سنو رہے اور جتنی باتیں میں ان کا کام نہ جائے گا تو کیا مقابلہ ہو گا؟ اس لئے آگے فرمایا کہ **فَرِشْتُونَ فَرِشْتُونَ** یعنی فرشتے فرشتے۔ تم فرشتوں کا فطرۃ کو لے رہے ہو۔ یہ اب بھی تو ہم را فطرۃ ہے کہ اس کو ہم ڈال لے۔ یہ خدا اور اس ادب دہشتے ہی چلے گا تو کسی فرشتے کے بھی آنے کی ضرورت نہیں۔ جبراً میں فرشتہ ہی ہوئی ہے وہی تجربہ ہو جاتی ہے صحت پھر کے خدا ہی میں رہی ہو جاتا ہے آدمی۔ تو یہ **فَرِشْتُونَ فَرِشْتُونَ** یعنی فرشتے فرشتے۔ کیا اس لئے کہ اسے فرشتوں کو لے کر آئے کہ اس کو ہم ڈال لے اس میں اصل وہی حور مجھے نہیں۔ دے اور مجھ جگہ میں اس میں اور وہی جائیں اور ہمارے تے تب کیا ہوگا؟ فرشتوں کو آئے آئے کہ ان فرض اور بھی گئی تو فطرۃ اور ہمارے کا تو بچے ہی انکو سوجا ہے اور میں کہنا ہوں کہ میں بھی جوئی چیز ہے ایک جتنی کہ مولا کرے اس میں تمس جائے زندگی فطرۃ ہے انسان ہی۔ ایک کیزا کھلا کر اس میں تمس جائے زندگی فطرۃ ہے انسان ہی تو ایک جتنی فطرۃ کر گئی ہے وہ مطمئن ہو کر بیٹھے گا اور مطلق کی طرف سے کو فرشتے آدمی کے مقابلہ ہوگا دیکھی جائے گی فرشتے تو ہم میں آدمی کے چرچہ اور فرض خاک ہے وہی تمہارا ہے لئے مقابلہ کا فطرۃ ہے اس کے ہوا اور اسے ایک جتنی تمہارا مقابلہ کر گئی ہے۔

شہر و دیہی سرکشی اور اس کا انجام:

نہرو جیسے عظیم بادشاہ کو جس نے خدائی کا موقعی یا اتفاق پر اجتماع کے لانے میں اور اس کا دفاع مجھے ہی نہیں آتا تھا وہ تو کبچ تھا کہ جسے وہ بے ہوش، ماتم کو

دیکھ کر سناڑ پیدا ہوا کیا ہے یا ہمارے سناڑ کا حیدر کو ہے یہ بھی ذکر شدہ میں شامل ہے جو بھی اللہ کی یاد سے تفرق ہے جن کو غصہ ہے، قتال کر، کوئی ایک جیسے، عمر محدود ہو، شہر کر، صرف تھوڑا فاصلہ خرچ نہ ہو جیسا کہ انہوں نے یہم اسلام و انسان کو فرمایا کیا کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْوَدَّاعِ أَصْلًا** اسے رسولوں کے گروہ پاک غلام ہیں، متیل کہ پاک چیزیں استعمال کرنا کہ لے کی ہیں، پہننے سے لگن مل سناڑ کر تے، رسول و گناہ کیا کہ گن گن کا حق لاء ہا، ہے، لوہا کا احسان دل کے کام دنا، پناہ دنا ہا، ہے یہ فرمادی جاتے ہیں یہ بھی، وفاق کر دے کہ کام دے غصہ متیل کسی کر کہ کہ لکھ، اچھا، جملہ کا تفرق کر دے حاضر آپ کی یاد گما۔

مکون کی اذانتا محض اعلان نہیں ہے۔

۴ وہی اعلان دیتا ہے جیسے کہ اللہ اکبر ہے شخص اعلان نہیں کر سکتا، اعلان اللہ کے
دلی جانے کے، چنانچہ نماز کے لیے سو بار دلائے گا کہ جو گناہ کا کہ تم جنت کی کبریائی
اور عظمت دلی میں رکھو، تعقلد ان لا ائمانہ الا الله تعالیٰ چھوڑ دے دلی میں رکھو
اخذہ ان شمسنا ولسونی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور عظمت دلی میں رکھو
رکھو خنی خلقی القلوب لہ ان کی طرف جھکو خنی خلقی القلوب دلائے عزت
کی جو دار اور علاج کی طرف دلائے کہ کبریا کی تادیبی جو تادیبی جو تادیبی کی کرم
علی اللہ یہ علم یہ دلائے کے لیے کھڑا ہوتا ہے وہ ان پانچ اہمیت کا کہ
بند سے عظمت میں نہ پانچیں اور اگر بند سے ہوئے ہوں اپنی عظمت میں تو
افان کی آواز سننے ہی چھٹک جائیں، یکدم سناپ ہمیں جن بھی ان کا کرتا ہے
اس صحن کا جس نے ہمیں ساری عظمت دلی اس لیے لڑا کی کہ میں کی عظمتیں
استدال کر رہا اس کے کہ میں پر میرے کہہ سکر کر رہ کر ہمیں مت بخلاف
اس لیے کہ کرتیم بھول کے خود اولیہ ان شمسنا ولسونی کرتا ہے کہ اسے
سامنے کر سکیں رہا ہوتا اپنا ہم نہ دلائے کہ ہم نے کتب بھی انسان پر فرما
کہنا کہ چلا تو مجھے ہے عی (چاہے یا کر دلی نہ ہے نہ کہوں) اچھڑنا ہے
نیک دلی ان کی کہ اور صحت کا سطر مارنے سے ہزاروں لاکھوں انسان کو مر رہے
ہیں اس دلی کو چھڑ کر چاہے ہیں جنگوں کی تادیبی جو چاہے ہیں جو ہمیک
مٹتے تھے رو بھی جادے ہیں غرض ایک ایک دلی اس دلی کو چھڑنا ہے اور
اس کی ساری عظمتوں کو چھڑنا ہے اور چھڑ کر چاہا کہیں ہے؟ فرماتے ہیں
ہمارے پی پی پاس آتا ہے جو اس سے ملے تھے وہیں تو کون کر آئے تو کون اس
دن کو بھی یاد رکھو یہاں ہو کر بخلاف ۱۰

اللہ کی حضور علیہ السلام پر مقرر تھا:

فرماتے ہیں کہ تمکو ہرے پاس تم تھا تو مجھے کوئی فکر نہ تھی اور کہ

تھے جس ایک سلطنت، آسمان اور اس کی مخلوق و اس پر سرکاری کاغذ اور ایک
بھروسہ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے جس پر سرکاری کا طریقہ
اور سقوں کے بارے میں میں نے بدھ ضرورت تہذیب عرفیہ کے یہ تہذیب علاقہ
ہے کہ جو دنیا کا جس کو شروع کیا کہ کہ کوئی دنیا کی تہذیب و تہذیب و تہذیب
سے اور اس کی حاکم ہے کہ کوئی مخلوق میں انسانوں کو قیود دلائی گئی ہے کہ وہ
اللہ کی حکمت کو مانیں اور اس کے قانون پر عمل کریں۔ مگر کیا جیسا کہ میں نے
ان پر لکھا اور حقے پر میں نے گورہ و صاحب میں لکھا ہوں ہے کہ اللہ میں
کے وہ چیزیں ہیں جو ان پر ان کی جیسا کہ کیا نام آسمان دے سے مطمئن ہو کر چلے
جائے گا۔ اس سے کہ زمین میں مشاعرے اور نص کر دے جائے یا تو کہ آسمان
سے چتر برسا دے جائیں اور ان سے چتر اور جو جائے انسانوں پر اس پر
انسان اگر سلاحتی کے ساتھ خود کرے اور اطاعت شادی کے جذبہ سے خود
کرے تو نہ بالکل یہ مگر بار صاف ہے۔

انسان میں یہ وہ گم ہے کہ وہ اللہ کے

احکام میں خود راہی کو دخل دے گا ہے

مگر انسان میں ایک رنگ یہ ہے کہ اللہ کے احکام میں خود راہی کو دخل دے
ہے اور اس خود راہی کا غلط ہونا سبب دلی عقل اور عقل تو وہی کی گئی اس
لئے کہ اللہ کے احکام کو سمجھ کر خود راہی کو شہ قیاس سے فہم سے اس
شرعیہ صاف کرے اس کے عقل کو استعمال کیا نہ ضرورت ضرورت عقل کی مقابلہ
میں عقل اور یہ طریقہ کے احکام میں طرح طرح کے شہادت لے کر شک
بند کرنے کا اور اس میں اپنے اپنے قیاس و معیار ہو گئی اور یہی عقل میں لے
کر سمجھے احکام کو سمجھ کر شہ قیاس اور عقل سے فہم سے اس کے عقل سے اس
لے کیا یہ کہ عقل کو ان کی کاوریہ جانا اللہ سے خود اس کے احکام میں طرح طرح
کے شک و شہادت لگائے شروع کیے اور ساتھ شروع کیا جس کا مطلب یہ
ہے کہ گویا یہ احکام اللہ عقل کے خلاف ہیں مگر میں نہیں مانوں انہیں۔

انسان کو عقل تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے دی گئی تھی:

تو ایسی عبادت نہ کرے کہ اس کے عقل کو استعمال کیا حق کے مقابلہ
میں حالانکہ عقل دی گئی تھی حق کی اطاعت کے لیے کہ ہر طرح سمجھو
یہاں بھی انسان نے یہی کیا کہ جب فرمایا کہ تم آسمان سے چتر برسا دینا
کے تو اس نے کہا کہ مجھے یہ کیسے ہو سکتا ہے چتر تو ایک ذہنی چیز ہے اور ان ذہن
چتر ہمیشہ بچے کی طرف دلائی ہے لیکن ہر ذہن ہے اور ان کی طرف بچتی
ہے اسے اور نہیں جانے دیتی تو اس میں جبر کیا ہو جائے اس سے
عقل کے خلاف ہے کہ وہ ذہنی چیزیں عوام جائیں حالانکہ وہ اس پر خود کرتا
کہ جس خالق نے یہ چیزیں پیدا کیں ہیں اور ان میں عقلی رنگ رکھ دیا ہے تو

اول یہ خام خیال ہے کہ یہ بھی تو فرشتوں کو بھیجے کی ضرورت ہی نہیں ہے
یہ زمین ہی کافی ہے تبار سے لیے ذہنی کافی ہیں۔ مگر یہ کافی ہے
وَمَا يَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَكْثَرُ مِنْكُمْ وَكُلٌّ مِنْهُمْ قَدْ
چاہے مگر اس سے کام لے لے چاہے نہ تھیں سے کام لے لے چاہے باطل
اس سے کام لے لے چاہے نہ زمین سے کام لے لے پہلے سے پہلے نہ زمین
کے ذہن کے ذہن کو ہوا ہو کہ وقت کی وقت پر جس کا لڑنے تو کھوکھالی
ڈرانے والے ہی کہہ رہے تھے ہم ہی عقلی کے ہر تھیں اس وقت کا مترادف
کا درجہ ثابت نہیں ہو تو یہاں تک حق تعالیٰ نے یہ گواہیوں کا جو ہے اس
کی حکمت کا اس کے عقل ایک اہمال صورت بیان فرمائی کہ نہ تو اس کے
استعمال کی اجازت دی اور نہ ہی اس کے استعمال کی اجازت دی۔ (مصدق تہذیب و عقائد)

لَا تُكُونُوا رِجْأً إِلَى الْفِتْنِ فَإِنَّكُمْ وَلِيٌّ مُبِينٌ
اور کیا نہیں دیکھتے ہو ان کے ہاتھوں کو اپنے آپ کے ہاتھوں سے
وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ فَتْنًا يَتَّبِعُوا فَتْنًا أَلَا تَرَوْنَ أَنَّهَا مَأْوَى الْمُشْرِكِينَ
یہ نہ دیکھتے ہو اس میں کوئی نہیں تمام ہمارے اس کے
لَا تَرْجُوا يَتَّبِعُوا يَتَّبِعُوا يَتَّبِعُوا
حالے اس کی اللہ میں ہے ہر چیز

قد رست خداوندی:

پہلے آسمان زمین کا ذکر ہوا تو۔ یہاں اور ساری چیز کا ذکر ہے عقلی خدا کی
قدست دیکھو کہ نہ زمین و آسمان کے درمیان میں ہی ہر کھوکھالی کا ذکر اور یہی بار
سمجھتے ہوئے اس طرح اذیت دے رہے ہیں اور وہ جو ہم عقلی مائن الی امر کو
ہونے سے نہیں کر رہے نہ زمین کی قوت جائے یا اس ذمہ سے جو ہم نے
ایک طرف سمجھا تھا ہے غلط فہم کے اس کا ہاتھ ہے جس نے انہیں غلط
میں تمام رکھا ہے۔ بلکہ زمین نے اپنی رست و حکمت سے اس کی رست
ایک دلی اور اس میں اس وقت تک جس سے وہ بے غلط ہوا میں سمجھا تھا غیر
نہیں۔ وہی ہر چیز کی اصلاح کو جاننا اور تمام عقلی کو اپنی نگاہ سے رکھتا ہے۔
شاید یہ خدا کی مثال جان کرنے سے یہاں اس طرف بھی اشارہ ہو کہ اللہ
آسمان سے خطاب بھیجے ہر بار ہے اور کھادہ ہے مگر ضرورت سے اس کے
سنتی بھی ہیں عقل جس طرح اس کی رست سے یہ خدا کو ہوا میں رکھ دیا
ہے مذہب بھی اس کی رست سے رکھا ہے۔ (تہذیب و عقائد)

حق تعالیٰ کی مملکت کے حق سلاستے ہیں:

حق تعالیٰ کی مملکت کے حق سلاستے ہیں جو اس صورت میں بیان فرمائے

ع ۱۲۰ جہاں کا مظلوم دہا ہے تھہر ہے وہ تھہر ہے جو فوجی قوتوں کے زلفوں
کا تھہر ہے، تھہر نہیں توڑا گی توڑی کا تھہر ہے، وہ تھہر نہیں

لائی جاتے؟ اے تعالیٰ بھئی، اپنی غفلت مٹانے کے لیے جی غفلت ہے۔
 (۱) ہم یہاں اور سے تھے تو ہماری درخواست نہیں تھی، خواہش نہیں تھی۔

وہ ہاتھ جانتے کہ تو کوئی بڑی کجیو، آہا بڑا چاہے اور اتنی چاہتا تھا ان کے کوئی
 غم نہ ہو، ہاتھ اور جسے لے کر ختم کر کے چاہا بڑے کو چاہے ۱۱ مارا لی جو ہے

نہ چاہئے تو انہ کو آپ کا یہ ہے کہ نہ حیات چھوڑنے والے (جو کہ بعد از موت)

مگر وہ قدرت کے چیلنجوں کو محسوس کرتے ہیں۔ بعض عقل کے اندھے کہ جو درمیان میں اہت سے سب اب آئے اور انہوں نے ہستیوں کو غروب کیا۔

بڑا دل آویز اور بے گھر بچہ کا قصہ ہے۔ اس میں بچہ کی زندگی کا ایک لمحہ ہے۔

موت کے لئے تیار ہیں اور جو خدا نامے لگے کسی سار قسم کسی شے
 مانگے اور مانگے ہوئے اور ہر صفت شروع ہوئی اور خدا جانے کب

ایک اور بہت کامیاب کی خدا خواست روایت یہ ہے کہ ہماری بہن سہیلی
اور مولوی غفری بہن گھنگرنے (خداوند کبیر - علامہ کی)

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ

تو کہہ دی کہ مجھ نے تم کو نہ ٹھہرا دیا، ہر شے

السمع والأبصار والأفئدة

10. *Chlorophyll a* and *Chlorophyll b* content of the leaves was determined by spectrophotometry using the method of Arnon and Whitney (1940).

قُلْ لَا تَكْفُرُونَ ۝

١٠٠٠

جوابی کا ابطال:

یعنی "خدا نے منے کے لیے کون اویکھنے کے لیے آنکھیں در آنکھ کے لیے منے
وے ختمے۔" ہر کافری دین کو ان قوتوں کو کھنکھ مہرب سر رکھا۔ تہ اور اس کی

طاعت و طاعتِ راداری میں نرفا کرتے گروہ ہے شکر گاہ۔ بہت ہے گم گم۔

کچھ: اسے اعلیٰ اور نیچے، طوطوں اور کولہ جیسے اہم اور اہمیت کی وجہ سے۔

ہے (یہ مصدقہ بھی ہیں) کہ میں نے لڑ بھائیوں کو بھروسہ دیا کہ وہ کوئی بھروسہ نہ دے گا (نہ ہونا)

ان وقت کے اُن بچے گا۔ جب کہ سوئی سیو سے مل رہے ہوں گے۔ بھاری،

سے روایات کیا گیا کہ ان فراموشی کے طے چسے چھاپا جائے گا کہ فراموشی کو کیا علاج

نہیں ہے۔ ایسی ہی دہشت و ہراس اور بربروں کے خون سے آلودہ مٹی کی ساکنین کے لئے ہے۔

میں نے کہا کہ وہ جاکر اور پڑھ لکھ کر آیا (مفسر عربی)

حضورِ اہلِ مذہب علیٰ جمیعِ احوالِ مشرکینِ جاہلیں کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اور حکم کے فرمایا جس سے بیڑوں سے کس چلایا وہ وہ منہ سے کسی چلے چلا
 قادر ہے سمجھیں میں کچھ پرواہ نہ ہے۔ (غفرانہ نمبر ۱)

کافروں کی مثال:

تو شہزادی شلہ اس شخص کی ہے کہ وہ میں کا راستہ ماننے سے پہلے

چھنے کے وفد حمایت دے، سب تو ان کو بے جا کر کہتا ہے اب انکو جرحہ کا کردار دے، اس لئے کرسی قوت سے بھیجے گا نہیں لیئے تو: اور کیا مثال

ہے، تمہاری یہی مثال سنا لکھی ہے۔ اس کو فراموش نہ کرو کہ جس شخص نے

لَقَدْ عَلَّمْنَاهُ اِلْمًا وَعَلَّمَهُ خُبْرًا مِّنْ نَّهْيُنَا لَمْ يَكُنْ بِمَعْلُوْمٍ جَدًّا وَلَا نَفِيْهًا آيۃ ۱۸

میں نے جیسا کہ پہلے چاہا تھا کہ اس کا ہاتھ پکڑا کر اسے روکا جائے، لیکن اس نے ہاتھ پکڑا کر اسے روکا۔

ان کے ہمیں یہاں کے دیکارین کہہ دیں کہ ہم اپنی رائے آپا گنوں سے نہ
آگھوں، بلکہ عقل سے سوا اور عقل پڑنے والے کے آپروں

کے منزل پر وہاں کہہ گئی کہ تم بھی بد کروں۔ مگر اے مجھ سے بہت بڑے لوگ اس کی جہالت کو ناپاؤں نہیں سے گی۔ سمجھا تاہم جو یہاں کو الٹا الٹا چلے گئے۔ عین کلمہ نہایت

اور دیکھا اس کے چہرے پر کج خلقی کے مہر لکھوڑا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے ایک کڑوا سا طعم نکلتا تھا۔

انسان غیور اپنی ذات میں غور کرے:

تجربہ کرنا چاہیے اور اگر کرنا ہو کہوں سے آئے آگیا کہیں اٹھنے غلطی نہ
 ہو دی گئے تھے تمام اظہار ہے کہ خود ان کو آج بھی مگر وہ ان کو جانے دیا

کا مطلب یہ تھا کہ، جو تہہ پائے، وہ تہہ جس پر تو اگر رازداری تھی میں تھا کہ چھوٹے
کے لیے تیار کرتے ہو جو بڑا کس کا جی چاہت ہے کہ وہ اپنے غور و فکر اور ہوشیار

ہے، لہذا اس وقت وہ اور اس کے راجہ تروہ کے صاحب ہمزندگی رہا نہیں سچا ہے
آپ رہا، تو چپ پڑ رہے ہو اور اس کو سانس چھینے لگا ہے۔ چار چھپاؤں کے

زلف لہو کی طرح مٹ کر بیچ ایک دھندلے گلاب سادہ دنیا آپ کی
حکمت و دانائی کی روداد آتی ہے آپ کے کمال ترین انسان جو ہے کہ بطور ایک
اجمالی عقیدہ کے تسلیم کریں۔ مجھ خداوند قدوس جس کی غیبت و برتری کو
ازل آکا ازل میں اپنے قلم نور سے نوع مخلوق کی محفل پر نقش کر چکا کسی کی
طاقت ہے کہ مخلوق و مخلوق کی پستیوں میں کہیں کے ایک شرف نہ مل سکے؟
جواب خلیل و کلام پر ہے خدا کا جنتان یا وہاں ہے۔ (شیر علی)

قلم کی پیدائش

حضرت ہادو، جہاں مسات کی روایت ہے کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے ارشاد فرمایا، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پکا کیا اور اس سے
فرمایا کہ: قلم نے عرض کیا کیا کھسوں ارشاد فرمایا تقدیر کو کہ: چاہے قلم نے ہر
وہ چیز کو دیکھ لیا ہو مگر وہی زور نہ دے سکی تھی کہ وہی ہے۔ (قرنی نے اس
حدیث کو نقل کرنے کے بعد فریب کہا ہے)

حضرت مہاشی بن حمر بنیہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: آسمان عورتوں کی پیدائش سے چوبیس ہزار برس پہلے اللہ نے
خلق کو تیار کیا تھا۔ (الغابۃ) لکھو یہ ہے اور اس کا کثرت و کموت و
تقدیر کا پانی پر قلم اسلام

بقول کے کہ (تقدیر بنیہ) نے (الاسم کا نور) قلم کا ماحول۔ آسمان و
زمین کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

دنیا میں سور کے نقل اور انصاف کا ذکر یہ قلم ہے کہ علم کے (ایرہ علم و
حرف کے) خزانے ایک قرن سے دوسرے قرن اور ایک کتب سے دوسرے
کتاب تک منتقل کئے جاتے ہیں۔

یہ کیا ہے کہ قلم سے تقدیر الٰہی کا قلم ہر دو جہاں کہ جہاں بن جہاں

میں اللہ ہے۔ یہ حدیث ہے کہ ایمان اللہ رب اعزت نے سب سے اول قلم کو
فرمایا اور پھر اس کو فرمایا: "ابھ" "میں کھائے گا"۔ قلم نے کہا ہے کہ ہر دو جہاں
کیا کھسوں جواب لکھ لے ہر دو جہاں جو ہے اور وہی جہاں جہاں سے
آئے والے ہیں۔ (الغابۃ کا مصنف)

قلم کی پیدائش

سورة القلم

جو اس کو خوب میں نے گا کہ قول ہے اس کو صیت اور کا مہلی اور
تقدیر سے حاصل ہوں۔ (ابو جریج)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو نہ دیکھتا نہ سمجھتا نہ سمجھتا
ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ
قلم ہے قلم کی اور جو لکھتے ہیں
مَا اَنْتَ بِنَعْمَةٍ رَبِّكَ تَبْجُوثَنِ
تو نہیں ہے اب کے قلم سے نہ

مشرکین کی تردید:

مشرکین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (نور و ہدایت) اور ان کہتے تھے۔ کوئی
کچھ کہ شیطان کا قلم ہے، یہ قلم تمام قوم سے ایک ہو کر ایک ہاں میں کر
نے لگے ہیں جن کو کوئی نہیں دیکھتا، حق تعالیٰ نے اس خیال کو قلم کی تردید
اور آپ کی قلم کو دیکھنا جس پر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے نفس و خام ہوں
جن کو ہر گز نہ دیکھتا اور کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور نصیحت اور اللہ تعالیٰ
کی ہدایت بخیر ہے۔ اور قلم کے قول میں اس قدر قلم کی جامع اور ہوتے ہیں اور
کہ وہ قلم کی کیا ہے اور نہ کہ وہ قلم کی کیا ہے اور نہ کہ وہ قلم کی کیا ہے
اج اسے ہر قلم اور قلم میں اللہ تعالیٰ کے قلم میں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
قلم نے دیا ہے کہ کہہ کر کہتا ہے۔ قلم نے دیکھنا معلومات کا ہر دو جہاں
اور قلم میں قلم ہے، کیا کہہ اہل شہادت دیتا ہے کہ وہ قلم کی قلم اور قلم
وہ نہ کہہ لے والوں کے حالات میں کہ قلم کی قلم اور قلم کی قلم ہے
آج آپ (الغابۃ) مخلوق کے نقطہ سے یا کہہ لے والوں کی قلم کہہ لے
جس میں قلم کی قلم تمام قلم اور قلم اور قلم میں قلم کی قلم اور قلم
شریوں اور قلم کے قلم ہے، لیکن قلم کی قلم اور قلم کی قلم
کے قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم
دخان یا قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم
آپ کے قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم
کے قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم کی قلم اور قلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ادا و اطاعت ہے

یعنی اللہ تعالیٰ نے اہل اعلیٰ مذاہب و مذاہب کے آپ کو پیدا فرمایا کیا
ایک دوسرے میں ان اختلاف و مذاہب کا تصور کیا کرتے تھے آپ کو اپنے دین کے لئے تو
اس معاملہ میں قطعاً کفر و کفر نہیں رہی نہ اس کا کوئی حصہ کے کلموں پر
متعلق رہا ہے یہ خلاف اکتے آپ کی زبان قرآن ہے اور آپ کے افعال
و حقوق قرآن کی قیادت میں ہے قرآن میں بھی اس میں کوئی اور عقل کی
طرف توجہ ہے جو آپ میں تھا جو جو ہر انسان میں ہوتی ہے اور اس سے انکار
ہے آپ خدا سے جدا تھے اور آپ کو اپنے آپ کو خدا کی مانند نہ سمجھا
تھا اس کی واضح ہوتی ہے کہ آپ کی کوئی اہمیت نہ تھی نہ وہ کاتب و امتداد
سے ایک ایک اور اور آپ کے پاس تھی۔ آپ کا جس اختلافی اہمیت نہ رہا
تھا کہ ہر ایک اور انسان کے لئے آپ کا کلمہ نہ تھا نہ اس کا جس کا عقل نہ تھا
نہ علم اور اس کے خلاف نہ تھا اور وہ کسی عجمی کے لئے نہیں کہہ سکتے نہ کیا
الکے کہہ سکتے۔ آپ تو پہلے ہی ہوتے تھے اس کی ایک اہمیت اور اس کی
شہادت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جس کی عبادت "فَلَقَدْ آتَيْنَا نَبِيًّا ذِكْرًا" کا
الفاظ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت کو اس سے
زیادہ اہمیت پہلے ہی کہہ کر رکھی ہے کہ ان اہمیتوں سے معاملہ کرتے وقت
لہذا وہ قرآن کی تعلیم اس سے نہیں دے سکتے اور اس سے کہہ سکتے ہیں کہ
میں کو اللہ تعالیٰ نے عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
ایک اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جس کا حلقہ عقیدہ کو لو نکھر لے
جسے ہم نے اللہ تعالیٰ کا شہدہ الحقائق مخلوقہ و المعلومہ بلکہ فکدان
ظاہر مع الخلق و باطن مع الخلق تو فی وجہ بعض الحکماء
"عقلک بالخلق مع الخلق و بالصدق مع الحق" (المعنی ۱۰)

مفسر کا صبر اور رحمت:

وہ اللہ تعالیٰ کو خلق خلقہ کا شہدہ ہوتا ہے نہ اس کے خلاف کہ اللہ تعالیٰ کو
پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی کہہ کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہم سے کہہ
نہیں سکتے تھے۔ اور اس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو کہہ کر رکھا تھا
میں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے

مفسر صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور رحمت:

اس سے مراد اسے رحمت پر چھوڑ دینا ہے کہ اس میں کوئی فرق نہیں
تھا رحمت اور اللہ تعالیٰ نے اس کی عبادت میں رہا نہ آجگے نہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہم سے کہہ
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے

تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے

مفسر اس میں کوئی فرق نہیں دے سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے

مفسر صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر

مفسر صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور رحمت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت:

مفسر اس میں کوئی فرق نہیں دے سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے
نہیں سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہا نہ آجگے

اعلیٰ کر اور

مفسر صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر اور رحمت:

کافروں کے اوصاف۔

یعنی جس کے دل میں خدا کے نام کی عظمت ہو جس کی حمد کا لہا لہا ایک
مسئول بات کہتا ہے اور فرما کہ اگر اس کی بات پر ایمان نہیں آتا ہے تو اس لیے
تجربہ کرنا ہے کہ یہ بات کہیں کوئی عقیدہ یا دلیل ہو ہے یا نہیں ہو
مسئلہ: کہیں کہا کہ خدا ہے یا نہیں ہے؟

وہ خود خلق، نہ خلق، اور مسودہ، نہ مبدی، اور نہ ہی اس کا جو ہر اشیاء
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے۔ اور یہی خدائے مہربان ہے
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

يَوْمَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِي وَيُهْلِعُونَ

اور اس کے بعد کہ ہر اشیاء کو ہلکے کر دے گا

إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ

اور اس کے بعد کہ ہر اشیاء کو ہلکے کر دے گا

عجلہ والی

اس کا قصہ یہ ہے کہ میں نے اسے اس طرح آجائے کہ اس کا حال
قیامت میں اچھا سا ہوگا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

میں نے اسے اس طرح آجائے کہ اس کا حال
قیامت میں اچھا سا ہوگا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

اسے مہربان کے بچے ہیں۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

میں نے اسے اس طرح آجائے کہ اس کا حال
قیامت میں اچھا سا ہوگا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

میں نے اسے اس طرح آجائے کہ اس کا حال
قیامت میں اچھا سا ہوگا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
وقت ثابت ہوگا۔ وہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
کائنات کی آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو
میں آفرینش کا۔ اور یہی خدائے مہربان ہے جو ہر اشیاء کو

قَيْنَ لَمْ يَدْخُلِ الْمَعَارِجَ ۝

آئے منہ کی طرف کو چڑھتے وہاں وہ رہے۔

فرشتوں اور عہدوں کے بندوں کا عروج:

یعنی فرشتے اور مہمبختوں کی دوشیں غلام سناؤں کو لوہے پر چڑھے کر کے ان کی بارگاہِ قرب تک چڑھائی لیا یا ان کے بندے اس کے عسکروں کی تابعدار امداد میں جان و مال سے کوشش کر کے دوا بھیجیں غفلتوں سے آگاہ ہو کر قرب و محض کے دوا دل سے تھیں اور ان چیزوں سے ترقی کرنے کو نہ ہوئے کسی مضمون سے شرف ہوئے ہیں اور وہ روئے مسافت کی دوری اور بڑی کی ششِ حلق اور متانت ہیں یعنی ایسے ہیں کہ ایک چلک مارنے سے ان کے سب سے ترقی ہو سکتی ہے جسے اسام کا گلزار بن سے کہنا اور محض ایسے ہیں کہ ایک راحت ممان سے ترقی حاصل ہوتی ہے جیسے نازاکر کا اور بعض سے پورے ایک ان شرا بھیے، دونوں ایک مہینہ میں بھیے پورے رمضان کے روزے یا ایک سال میں بھیے، یا آج کا کوئی بڑا تقاضا اور کسی طرح فرشتوں اور انجیل کو فروغ جو کسی غم پر مقرر ہیں اس کام سے فراغت پانے کے بعد مختلف مقامات ہے وہاں تھ وہ تھ دن کی تہیہ و نظام کا ان پر حاوی پیشہ دار رہے (دیکھنا)

[illegible]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے کہ اس روایت میں ہے کہ وہ روایات کے درمیان سوال کی راہ کے بقدر ممکن ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است اے یا امیر! وہ دونوں راویوں کو اس طریقہ سے کہیں جس طریقہ میں شرابی یا طریقی یا فنی پر چڑھا سناں کو کہتے ہو۔ یہ کہیں کے تین میں روایات کا

سے نہ کہ بتحقیق کے بہت میں اور وہ نہیں کے ہوا میں قرار پکڑنے
تک پہنچا ہزار برس کی مدت ہوئی ہوگی فرشتے اور انہی جسم کی مخلوقات کی
دوسرا کھنڈیر میں جو وہ صحت گار کے شریک ہوگی، انہی کے ہر کام کے سر
نہ کہ وہ نہ کرنے پر ان کو عروج ہوگا (تغیر) اور میں بتی کر رہی ہوں اللہ
میں نے فرمایا تھا کہ تم اپنا ہوا آہلی کو اور (تغیر) انہی کے ہر کام کے سر
ہوگی اور میں ایک ہزار و فی اور کر لیتا ہے۔ (تغیر جہن)

یعنی اس روز میں کی مقدار بھی ہزار برس کے برابر ہے اور یہ عذاب
واقع ہوگا۔ اور وہ ذاتی است۔ یعنی نے ہزار و فی اور حضرت اسی میں سے ہے

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

علاویٰ مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑا اپنے گزرا (مخ) کیا ہو اور جو عداوت کی
زکوٰۃ نہ دینے کے لیے قیامت کے دن اور اس کی آگ میں اس کو کھڑا کر
دیں گے اور اس کے دونوں پہلوں اور چٹائی پر اس کا شکار کیا جائے گا۔ یہ اس
وقت تک ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس روز میں اس کی مقدار بھی کہ ہزار
برس ہوگی لیکر کرے اور اس کا کوئی چارہ نہ ہوگا کہ اس کا ساتھ جائے گا۔ اور جو
لاؤں اور لاؤں کی کوئی نہ ہوگی کہ اس کا قیامت کے دن اس کی شکل میدان میں
اس کا چھانڈا جائے گا۔ اور سب دونوں کی اس پر عداوت ہوگی کہ کوئی بچہ
بھی وہ نہیں رہے گا۔ سب سے سزاوار (تغیر) اس سے نہ رہے گا۔
اور اس کے کٹیں گے۔ ایک شامت اس پر سے گدھ جائے گی۔ تو دوسری کو لٹا کر
لائی جائے گی۔ اور یہ پلانی اس دن ہوگی۔ جس کی مقدار ہزار برس ہوگی۔ یہاں
تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرے گا۔ اور وہ عداوت اور اس کا ساتھ
جائے گا۔ اور جو کہیں وہ نہ ہوگی کہ اس کی زکوٰۃ نہیں دے گا۔ تو اس کو پتہ
کے دن چھانڈا کر کہیں کو اس پر سے گدھار جائے گا۔ پر کہی ہو جو وہ ہوگی۔ کوئی
جیتے عزلی ایک نئی نئی ہوگی۔ یہ کہیں اس کو بھٹکے گا۔ یہیں کی اور
کہوں سے وہ دوسری کی دہی مرے جیسا کہ لاؤں کے بیان میں گدھار کیا پہلی
بر عت کہ ہوگی تو بھی شامت کو لٹا کر پتہ کر لیا جائے گا۔ اور یہ پلانی
اور وہ ہوگی۔ جس کی مقدار ہزار برس ہوگی۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
کا فیصلہ کرے گا۔ اور نہ پتہ اور اس کا ساتھ پتہ دیا جائے گا۔

قیامت کے دن کی لہائی

انہو ماجہ بیہی، ابن ماجہ اور بیہی نے حسن بن ساد کے ساتھ حضرت
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اس روز کے متعلق روایت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہو
گی کہ وہاں کہیں نہ دیا ہوگا۔ فرمایا جس سے اس کی جس کے ہاتھ میں ہری
جانب ہے اور وہاں میں کے لیے ہلا کر کاہیں تک کہ وہیں جس کو جوش ناز
پر حقا تو اسے وقت سے بھی اس کے لیے آسان۔ (یعنی کم) ہوگا۔ جس کا
ہوں کہ اس کو جو بھی کہ ہر کوئی تو میں نہیں رہتا۔ ایک ہی آیت میں میں
پچاس ہزار برس کی مقدار بیان کی ہے۔ دوسری تحریر میں اس کی آیت
ہذا تو آخرین وقت لایا تو

لَا تَقْرَأُ بَیِّنَاتٍ تَكُفُّ عَنْ ذُنُوبِكُمْ وَأَنَّكُمْ قَدْ كُفِّرَتْ عَنْكُمْ وَأَنَّكُمْ قَدْ كُفِّرَتْ عَنْكُمْ (اس
آیت میں ایک ہزار سال کی مقدار بیان کی ہے) کہ تم اس کا مطلب یہ
ہے کہ کھنڈ کھنڈ اس کے متعلق حکم دے ہے۔ اور ہر ایک اس شخص نے کہ
آمان سے زمین تک آتے ہیں پھر چارہ کہ اللہ تک ہاتھ ہیں اس
آخر وقت میں دیا گیا ایک اور صرف وہ ہے۔ حالانکہ مقدار صرف ایک
ہزار برس کی مدت ہو جاتی ہے۔ لیکن آمان سے زمین کا چارہ ہزار برس کی
دوہے پانچ سو برس ہونے کے لیے اور پانچ سو برس آتے کے لیے پچاس آہ اوقات
کی اس مسافت کو اگر کوئی آہنی طے کرے گا تو ایک ہزار برس میں کرے
گا۔ مگر لگایا یہ مدت میں جس کی اس سے بھی کہ مدت میں طے کر رہے ہیں۔

حاکم اور بیہی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے کہ سوسوں کے لیے قیامت کا دن آئے ہوگا۔ جتنا عمر وغیرہ کے درمیان
ہوگا۔ اس قول پر فضیل مفسرہ والی آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ
آج سے زمین تک علم احکام (روزانہ) و عیال و عیال تک نہ رہے گا۔
پھر دنیا کے کئے ہوئے اور ہر حاکم کا عہدہ اور ہر عہدہ کا عہدہ اور ہر عہدہ کے بعد ہر
علم اور علم کا رجحان (عداوت) قیامت کے دن اللہ کی طرف ہو جائے
گا۔ اور یہ مدت کے دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

شیخ ضروری ہے:

اسی وجہ سے صواب ہے کہ کہ صوفی کو تو کتاب کا مرتبہ اللہ کی کشش سے
نی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخ کے اپنے سے حاصل ہوا ہے لیکن شیخ کی کشش
کے بغیر اگر خود ہمت اور ہمت سے اس مرتبہ پر پہنچا ہے گا۔ تو یہ بیان
ہزار برس میں پہنچے گا۔ اور یہ بیان ہزار برس تک زندہ رہا بلکہ یہاں لائی رہا
اسی ضروری رسالے سے ماہر ہے تو اس کا کسی شیخ کی سلطنت اور اس کی کشش کے
بغیر مسوا و تو قلب جانی ہے ہر غیر مسلموں کو ہر نبی شیخ کے راہ راست
روسی کشش جیسا کہ بعض مومنین فرقہ والوں کو جو جانی ہے نہیں ہے (مگر
وہ بھی تو مسلما کی ضرورت ہے۔ لاخیر ملین)

[illegible][illegible]

فَأَصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا (a)

س ر ت ج م ک ی خ ب پ ف ق گ د ذ ط ظ

میرے کام ہیں۔

یعنی یہ کہ اگر ان کو دوا کا دورہ مستحضر ہو کہ جسے ہندی پرانی ہے تب بھی آپ جلدی نہ کریں بلکہ مہرہ استعمل سے وہ چیز نہ شمول ہوں نہ حریف نہ عتدول پر آئے نہ آپ کا مہرہ اور ان کا مستحضر ہو کہ راجہ (نمبر چالی) کا فریاد کی طرف سے سال و درگاہت عذاب مغل غنہ اور مستحضر ہو کہ جسے دوا اور اس سے حضور مصلیٰ علیہ السلام نہ مہر ہوئے تھے۔ اگر لے لے غم یا کہ آپ کو ان کے سامنے سے نکلے اور ان اور ان پر نہ آئے کی جلدی نہ کریں۔ (نمبر چالی)

ہے مگر صفات کا نہ کرو نہیں ہے بلکہ یہ الفاظ ہیں کہ مجھے ساری حقوت کے لیے کھیا کیا ہے اور نہ تم کو مجھ کی نعم کو دیا گیا ہے۔ (مسمیٰ اخیر طبرستان)

قَالَ يَقُولُونَ لَكَ نَبِيُّ رَبِّكَ يُسَمِّيُكَ وَيَخْتَارُ لَكَ أَفْئِدَةٌ مِثْلَ قَلْبِي
۱۱۴۔ اے قوم میری نعم کو نہ سنا ہوں نہ قبول کرو
أَنْ أَعْبُدَ وَاللَّهُ وَفَقُوهُ وَأَطِيعُوا نَجْوَىٰ
کہ بھگ کر اٹھائی اور اس سے فارغ ہو، میرا کہنا، تو ۱۵

دعوت ایمان و عمل:

یعنی نہ سے دار کفر و عصیت چھوڑا اور اطاعت و عبادت کا راستہ اختیار کرو۔ (مسمیٰ اخیر طبرستان)

تو انشاء اللہ وہ فقیہ کہ بھگ کر عبادت کرو اس سے تقویٰ رکھو گی چیز کو (الوسیعہ اور عبادت میں اس کا شریک نہ فرماؤ۔)

و انشاء اللہ اور ترویج و دعوات الہی کی بابت جو کہ میں حکم دے رہا ہوں اس کو مانو۔ (مسمیٰ اخیر طبرستان)

يَعْبُدُونَ لَكَ مِنْ دُونِكَ وَيُخَوِّفُونَكَ
تاکر کہتے ہیں کہ تو انہما سے دہرا میں اے تم
إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
تک عرصہ مقرر ہے ۱۶

ایمان و عمل کا نتیجہ:

یعنی ایمان سلفاؤ کے قوائیں۔ سے پہلے اللہ کے جوتوق تک کہے ہیں: ۱۱
مخالف کر دیا اور کفر و شرارت پر جہاد آنا مقصد ہے ایمان لانے کی صورت میں وہ دنیا کا۔ بلکہ دشمنی کی جائے تو کفر علی تک ذمہ دہا جی تو جاننا اولیٰ کی صورت و حیات کے عام قانون کے موافق اپنے مشر و اقتد (سوت آئے کیونکہ اس سے تو جہاں کی نیک و بد کو چاہو نہیں) (مسمیٰ اخیر طبرستان)
یعنی دشمن۔ ایمان و امانت و عقیدت کا سبب ہے۔ یعنی اگر تو اطاعت کرو گے تو خدا تعالیٰ سے عقیدت کر دیا۔

اسلام، ہجرت اور حج مذمت نہ کرنا دوسرے ہیں:

حضرت حماد بن عمار کہنے لگے کہ تو ابھی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ راست پھیلے میں تیرے پیوت کرنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا محمد پھیلاد یا محمد میں نے اپنا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یا تے میں نے عرض کیا کیونکہ شر مار گئی چاہتا ہوں اور شر مارنا چاہتا ہوں کہ میں نے عرض کیا

سورة نوح

اس خوب میں پڑھتے دلا ہوا معروف اور بھی عن المعبر
کرسٹن میں سے معبر اور مشعل پر نظر و شعور سے بگاہے معبر ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
سورة نوحہ کہ جس کی اصل میں اس کی انہماں (مسمیٰ اخیر طبرستان)
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نوحہ کہ جس کی اصل میں اس کی انہماں (مسمیٰ اخیر طبرستان)
إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ
ہم نے بھیج دیا نوحہ کو اس کی قوم کی طرف
أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ
کہ اپنا اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ
يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ الْيَوْمِ
پہنچے تو اس کی عذاب آئے گا ۱۷

نوح کا مقصد:

یعنی اس سے پہلے کہ کفر و شرارت کی بدولت وہ میں طوفان کے اور آخرت میں اور دن کے عذاب کا سامان ہو۔ (مسمیٰ اخیر طبرستان)

حضرت جابر رضی اللہ عنہما روایت کرنا حدیث میں ایسی روایت کر رہی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا نوحہ! کیا تم نے یہاں تک فراموش کر دیا کہ میں نے پہلے کہ کوئی مولا نہیں ہو میں ایک دو کی راوی
رفت سے میرا عیب مشعل پڑا کہ میرا اللہ کی نعمت میں کہ میرے لیے سہارا و عافیت دیا گیا۔ اس لیے میری امت کے کسی کو جبر و ناز کا اقتدار نہ دیا جائے وہیں نہ کہ میرے لیے فخر و تسمت حاصل کیا گیا بلکہ
سے پہلے کسی کے لیے مثال نہیں کیا گیا مجھے شفاعت کا (حق) دیا گیا
(مذمت) کی خصوصیت کے ساتھ اپنی قوم کی بدولت کے لیے بدولت
ہوئے تھے مجھے تمام لوگوں کی بدولت کے لیے بھیجا گیا۔ (مسمیٰ اخیر طبرستان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرنا حدیث میں چھ خصوصیت کا ذکر

مقرر کیا کہ اس عہد پر سے کوئی کاپی سونہ چکا ہے۔ اس میں پانی نہیں تو
فرمایا کہ استغفار کرو۔ بعض حاضرین نے پوچھا کہ جب ہوا کہ اس مجلس میں
تکلف لوں تکلف جائیں گے تو کہے۔ اور میں ہماری نے سب کو آپ ہی
جواب دیا اور آپ ہی علاج نکالا تو سوال کیا گیا۔ جواب میں فرمایا میں نے تو
ان سب کو کوئی بات دینی طرف سے نہیں بتائی۔ میں نے تو کوئی بات یاد اللہ
رب العزت نے اپنے حکام میں فرمائی ہے اور جو آیت عزت اربائی
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا غَذِيرًا تَسْتَغْفِرُونَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ بِحَبْلٍ وَإِنَّمَا اتَّخَذُوا لَكُمْ حَبْلًا وَمَا يَشْعُرُونَ
بِهِ لَكُمُ اتَّخَذَ اللَّهُ صُفْرًا بَیِّنًا لِّئَلَّا تُسْأَلُوا عَنْهُمْ حَبْلًا مِّنْ حَبْلِ جَنَّتٍ
اسے گواہوں پر ندامت اور شرم کی کہ ساتھ اللہ سے سوالی، شکایت، ہم سے
اس عہد اور دن کے جنت اور اب کے ساتھ کہیں ہم پر کوئی شکایت نہ کرے۔ اور
میں دوش سے مسطر اللہ العلی لا الہ الا هو العسی الظہوم و الحوب
الہ... جیسی کی دلی ہی تعلیمات امام احمد میں آئی ہے۔ (۱۰۰ سالہ برسی)

يُزِيلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ يَدَّارًا
پھر اسے کا آسمان کی نم پر ہماری
وَيَقْدِرُ ذِكْرُ يَأْمُومٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ
اور عبادہ کا نام کوئی نہ جاسے اور عبادہ کا
لَكُمْ جَنَّتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ نَهْرًا
نہر، راسخہ بار بار عبادہ کا نام لے کر پڑھو

ایمان و استغفار کی برکت:

یعنی ایمان و استغفار کی برکت سے قلم (دشمن سالی) (جس میں وہ پرموس
سے جھکا ہے) دور ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ وہاں عبادہ پر سے دجال ہلکے لگا
جس سے کھیت اور باران خوب براب ہو جائے۔ غلے، پھل، سبزی، اور فرواد کی
مواہی، وغیرہ فراہم ہو جائے۔ وہ بھی جہ پارہا کر دو سو جگہ جگہ مسیت کی
شاست سے ہاتھ ہورہی ہیں اور ان کو دیکھتے نہیں کی۔ غرض قدرت کے ساتھ
وہاں کے پھل، برسات کی اور عبادہ بار بار (حمید) (السلام) وحید نے اس آیت
نے یہ حکما ہے کہ استغفار کی عمل حقیقت اور ادراغ استغفار و توبہ سے اور عبادہ
اس کی کمال ترین صورت ہے جو جنت مجتہد تاج پڑی۔ (تفسیر ہادی)
اگر نوزل مسیت تیری اور درجہ تاج کا سبب ہو تو انکی مسیت استغفار
سے لیں نہیں ہوتی جسے حضرت امیر علیہ السلام اور بعض اہل علم و فضل و عزم
اہل حق مسیت تھے۔

یعنی کسی طرف سے عیب سے بچنا نہیں چاہئے اور میں کا مکر و اجلات
نہیں دیکھ رہی ہے۔ کسی طرف داب بھی کان نہیں۔ (تفسیر ہادی)

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جَهَارًا
پھر میں نے ان کو کراہی سے

یعنی ان کے گھروں میں خطاب کیا اور مجلس میں جا کر کھڑا۔ (تفسیر ہادی)

ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ
پھر میں نے ان کو تمہارا کر کہا
وَأَعْرَضْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا
اور چھپ کر کہا چھپے سے

یعنی کچھ کے سامنے سے علیحدگی میں دہشت کی صاف کھول کر رکھی اور
شر میں بھی زور سے لگی اور آہستہ بھی غرض سلیمت کو کوئی عنوان
اور کلام نہیں پہنچا۔ (تفسیر ہادی)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا
تو میں نے کہا کہ استغفار کیجئے۔ اب سے جب وہ بے گئے، ۱۰۰

یعنی ہر دو سیکھوں میں مجھے سے کہ اب بھی میری بات مان کر اپنے
لکھنے کی طرف مائل رہو اور اس سے اپنی خطائیں معاف کر لو گئے اور اپنے
بارے میں پچھتاہٹ سے غم معاف کر لو۔ (تفسیر ہادی)

قلم کے ذریعہ تجبیہ:

یعنی نے تمہارا جو کفر و معاصیہ حضرت علیہ السلام کی تہذیب
دست امان تک کرتی رہی تو اللہ نے بار بار دیکھی۔ اور چاہیں بھی تک
پہنچیں نہیں بند کر دی۔ طہران ان کے اہل اور چاہے تیار نہ کیے۔ اس
وقت حضرت نوح علیہ السلام نے فریاد کیا کہ مصیبت سے ہر کہہ چکے
گناہوں پر نادم ہو کر اپنے رب سے کوڑوں کی سزائوں کے طلبگار ہو۔
کیونکہ انہیں گناہوں کا دوزخ کرنے والوں کے ساتھ موت دوزخ معاف
کر دینے والا ہے۔ (تفسیر ہادی)

بعض روایات میں ہے کہ میں میری سے کسی نے تپ سالی کی شکایت کی
تو آپ نے کہا کہ کوڑت سے استغفار کر۔ کسی نے کہا کہ اپنی عیبت کا کھرا آیا
تو فرمایا کہ استغفار کرو۔ ایک اور شخص نے کہا کہ اس سے کہا کہ میرے کوئی غریب
اور انکی سے جواب دیا کہ استغفار کرو کوئی اور آیا کہ میری عیبت شک
رہا ہے اور چچا اور انکی تو فرمایا کہ استغفار کرو۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے

قَالَ نُوَدِّعُكَ رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَأَنَّهُمْ كَاذِبُونَ

کافور کے درجہ میں سے سونے کے پتے کی طرح

لَمْ يَزِدْهُ مَالًا وَوَلَدَهُ لِأَخْبَارًا

پس کون کون سے خط اور نمبر لے اور فیروز کو کون سا

سفر کیا جس بنی پر ہم ہند، چھٹی گئی ہو اور تبار سے ہاتھ پر جائے یاں کو کچھ
گھومت نکالو یا پوچھیں کہ ہمارے کھانے کے بعد ان کی چھٹیوں میں سے کتنی گئی ہو
نہ ہو کہ تبار سے نئے خوراک کے لیے اس لیے ہمارے اور اشرافیا کا کوئی
انوں کو حق سے سنبھالنا یا ان کو پتہ ہمارے ہوئی نہ جتن کی خواہش ہے۔

سفر جنوں کی جماعت،

رعیت میں آج سے کو حضرت انی مسیح (علیہ السلام) نے جات قسم کے کو کوئی
کو دیکھا، لیکن باکو پہلے جن والے بنات سے بہت زیادہ مشابہت میں ہیں کچھ
ہاں ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار دعا کے اور سے چاہے ہے
خود طاعت سے انہیں ہوئے ان وقت تک میں مرتبہ جنات نے قرآن ساتھ دار
آیت اَلَّذِیْ یُنَادِیْ اِنَّکُمْ لَمَعْدَّةٌ لِّلْمَوْتِ مِنْ اِنْفِکُمْ مِّنْ اِنْفِکُمْ لَمَّا یَمْلِکُ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ یُخْرِجُ النَّاسَ مِنْ صُفُوْفِهِمْ
دلیلہ ان کے ہمارے حضرت مسیح نے بیان کیا ہے اس کے بعد کا ہے۔

خوشی سے سورہ انفک کی تفسیر میں حضرت ابن عباس کی طرف منسوب
ہے کہ میں کیا کہ اَلْمَسْحُوتِ لَمْ یُخْرِجْ سے میرا ہے کہ کلمہ میں جب
جات قرآن میں کہ انی قوم کے پاس میں اور ان کو پہنچائی کی تو فرماتے کہ
ایک میں وقت تکلیف موت پر پہنچے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حضور کوئی اور نہ تھا، میرا کہ حضور، علی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو قرآن پر چاہ کر بار بار ہم کو فرمایا۔

یہ بار جنوں کا آقا خدائی نے کر کیا ہے کہ جنات کی تہ پر ہزاروں
میں ان سے بات ہو جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں داخل
ہوئے سے کسے قسم میں کہ ان کا قول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں
دائیں (دو طرف کے لیے انہیں ہوئی اللہ علیہ وسلم) (نفس غیری)

وَ اِنَّکُمْ لَتَعْلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا

اور یہ کہ انہی سے نکلی اور سے وہی ہے

اَتَعْبُدُ صَاحِبَةَ کُلِّ لَوْا وَلَدًا

جیسا کہ اس نے کیا ہے

مفیدہ تسلیم کی تردید

میں یہ چاروں کائنات کی حکمت ظاہر کی تھی ہے حضرت تبار صاحبہ
تکلیف میں کہ ان کو کہاں ان میں سے انہی ہوئی تھیں وہ ان میں سے تھی
(جیسا کہ ان کی طرح ان کے ہمارے چاہتے تھے تو حضرت انی)

وَ اِنَّکُمْ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہًا

اور یہ کہ ہم میں کا بول

جنوں کا ایمان مانا:

سورہ انفک میں کہ انہی کو ہم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک
میرا قرآن دے ہے جسے کہ ان میں لفظ کو کہ سورہ فرقان کی آیت فرماتے ہو
قرآن کے دل سے ایمان لے لے۔ چنانچہ تو سے یہ کہ سب جہانوں کا
کہ میرے ایک کلمہ سے ہو (انہی خاصیت و خاصیت میں مسو بہت
خاص طریق میں ہادی امور حضرت مسیح و عہدہ ان کے اعتبار سے انہی
قریب سے حضرت ابی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہتی رہتے اور اب
خبر کا ہر کہ انہی اور انہی کی منزل پر پہنچا دیا ہے ان کے ہم سے ہی
تو کہ ان میں رہتے اور ہم کو ہر کہ وہی انہی کے ہاں انہی کا اللہ
کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
کہ انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر انہی فرمائی کہ ہے کہ بہت میں جن
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے ایمان لے اور قرآن لکھا اور ہم میں
ظاہر انہی جنات کی جماعت جب موت کا انہی قوم کے پاس کی تو اس
نے کہا اِنَّ سَفِیْہًا لِّاِنْفِکُمْ اِنْفِکُمْ کہ انہی نے قرآن ساتھ حقوق عامہ سے
انہی انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
سے یہ ہمارے قرآن ہاں ہاں ہاں۔

جنوں والی رات

میں ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی میں اور ہم عہدہ اور ہر کہ قرآن میں کیا
ہے ہمارے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
انہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورہ فرقان کے ہاں انہی کے ہاں
حضرت انی مسیح (علیہ السلام) سے یہ چاہتا تھا کہ آپ حضرت میں سے کوئی ایک
انہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
ماں ہر کہ انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
ہم سے کہ انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
سے کے لیے ہر جن جنات (انہی میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
ماں ہر کہ انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
ہم سے کہ انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں

جنوں کی خوراک:

صلی کا قول ہے کہ جنات کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں
انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں انہی کے ہاں

فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ نَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ

اور یہ کہ ہم نے ان کو زمین میں بھیجا ہے اور ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے تو ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

وَإِنَّا لَنَاسِئُونَ عَذَابَ الْكَاثِبِينَ

اور یہ کہ ہم نے ان کو عذاب کی سزا دی ہے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو عذاب کی سزا دی ہے تو ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

فَمَنْ يُؤْمِنْ بربِّهِ فَلَا يَخَافُ

اور یہ کہ ہم نے ان کو ایمان دیا ہے۔

مَحْشَاؤُا وَلَا يَهْقِيَانِ

تو ان سے نہ ڈرے گا اور نہ ہی وہ ہلکیں گی۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو ایمان دیا ہے تو ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو ایمان دیا ہے تو ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

وَإِنَّا لَنَاسِئُونَ عَذَابَ الْكَاثِبِينَ

اور یہ کہ ہم نے ان کو عذاب کی سزا دی ہے۔

فَمَنْ يُؤْمِنْ بربِّهِ فَلَا يَخَافُ

اور یہ کہ ہم نے ان کو ایمان دیا ہے۔

وَإِنَّا لَنَاسِئُونَ عَذَابَ الْكَاثِبِينَ

اور یہ کہ ہم نے ان کو عذاب کی سزا دی ہے۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

یعنی اگر ہم نے ان کو ایمان دیا ہے تو ان کو ان کی جگہ پر لے جائیں گے۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

میں نے ان کو ایمان دیا ہے۔

نور فریاد و رست کرنے انھوں نے کہہ دیا کہ خدا کی تعظیم میں شیخ نے اسے
حسن انصاری نے کہا اس سادہ سے مروت و انصافات ہیں انھوں نے اسے
کے لئے تو مجاہد میں دیکھو بار بار کیا ہے مطلب یہ ہے کہ کسی جگہ کسی آدمی کا
بر بھی قرآن و دین و دھرم میں جو آئی کسی میں دوسرے سے وہ نہ کرے۔

ایمانی باقی حاتم نے بھلا اوصاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نقل فرمائی ہیں
ہے کہ نہایت کے عرض کیا (یا رسول اللہ) کہ ہم وہ نہ تے کہ ہم آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی حد تک اس حد تک کہ ہم میں شریک ہو جایا
کریں یہ بات نہ توئی۔ لیکن خبر ہے حضرت امیر مومنین علی رضی اللہ عنہ
کیا ہے کہ نہ تے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم
میں کیسے حاضر ہوں یہ عرض کیا کہ ہم نماز میں کیسے حاضر ہوں۔ کیونکہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت دور ہے۔ چنانچہ اس پر یہ بات فرمائی کہ
گوں کا تو ہے کہ کہہ سے مراد میں ہیں۔ (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)
مطلب یہ ہے کہ یہ معصوم ہونے کے لئے چاہئے ہیں ان سے اور ان کے
لئے عہد نہ کر۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سات ہزاروں سے عہد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ
راہوں ہزاروں ہزاروں ہزاروں ہزاروں کے لئے اس پر بھی عہد کیا گیا ہے کہ
(نماز میں) کچھ دوسرا سمجھا جائے۔ (خبر سنی)
مسئلہ: دعا کا نام نہ پڑنے کے لئے عہد فرام ہے اور بعض علماء کے خوا
نیک فرمے۔ (مسئلہ سنی صحیح)

وَاللّٰهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ

اور یہ کہ جب نماز ہوا اللہ کا بندہ

یعنی نماز کا حال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (سنن)

کھنکھانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد نہ کئے
کی جہاں جگہ جگہ ہوا جس کے کچھ لکھا۔ (اگر چہ خدا کا ہے اگر ایسے دھوکوں پر
واقع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے
خدا کا قیام (نماز) کی جگہ پر وہ دعا کی ہے کہ عہد نہ کرے کہ کافر نہ ہے
نماز پڑھنے کے لئے نماز ادا کرنے کی جگہ پر ہے۔ (حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) (سنن) کا سب سے اولیٰ ہے۔ (سنن صحیح)

يَدْعُوهُ كَادًّا يُكُونُونَ عَلَيْهِ لَبِداً

کہ ان کو کادے گا کہ اسے کادے گا کہ اسے کادے گا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کا کھنکھانہ

یعنی آپ جب کڑے سے کڑے قرآن پڑھتے ہیں تو لوگ کھنکھاتے کھنکھاتے

پڑھنے پڑھتے ہیں۔ (مثنیٰ قرطبی) و رحمت سے قرآن سننے کی خاطر اور کھنکھانہ
سداوت و سداوت آپ پر بخیر کرنے کے ہے۔ (خبر سنی)

”اس کا اور اس نے نہ پڑھے یہ مطلب جانتا ہے کہ وہ عیب کی رحمت سے نہ
ہے جب اس کا نہ دیکھا اور انھوں نے سب کے سب رحمت و رحمت سے نہ
کرنے کے لئے لکھے۔ (اگرچہ وہ خدا کے لئے نہ کرنا کوئی جگہ سے کھنکھاتا ہے
خبر سنی) و رحمت سے نہ پڑھے اور انھوں نے سب کے سب رحمت و رحمت سے نہ
پڑھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عیب و عیب سے نہ کرنا ہے کہ آیت
کا مطلب یہ ہے کہ وہ بے گناہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمت سے نہ کرنا ہے کہ آیت
پڑھتے کڑے ہونے تو قرآن سننے کے لئے کہ میں نہ کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاں عہد کرنا ہے رحمت کے لئے کہ میں نہ کرنا ہے۔ (خبر سنی)

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا

کہ میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

میرا کھنکھانہ فقط اللہ پر ہے

یعنی کھنکھانے کھنکھانے کہ میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں
کوئی بات ان کے ہے جس پر دعا کی جاتی ہے میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں
تو انھیں کچھ صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کا شریک کسی کو نہیں سمجھتا تو
ان میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں
چاہئے ہو تو یہ دعا کھنکھانے میں دعا ہے کہ ہر قسم کی شرک سے
بچا کر دعا ہے۔ (خبر سنی)

یہ مطلب ہے کہ جب نہایت ان کا کام سننے کے لئے عیب سے نہ کرنا
میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں
کیا نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ كَلًّا ضَرًّا وَلَا رَشَدًا

کہ میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

نفع نقصان کا مالک اللہ ہے

یعنی ہر قسم کے نقصان میں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں
ہر قسم کے نقصان میں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ كَلًّا ضَرًّا وَلَا رَشَدًا

کہ میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

وَأَنْ يَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا

اور نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں میں نہ کرنا دعا کرتا ہوں

مالک جوں نہ تھا کہ نہ دہانت کا ہوا تلخ انعام اور پیام رسائی کا فرض خدا کی طرف سے تھا۔ پرے سخی اگر میں افق کا ٹھکانہ اور پیام نہ پہنچاؤں تو اس سے خطاب سے مجھے کون کبھی پہنچے گا۔ (خبر ملتی)

وَمَنْ يُصِحِّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّ لَهُ
مِرْقًا زَلَّاهًا يَنْتَهِى عَنْهُ كَلَامُ كَاسٍ سَيِّئَةٍ
نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا
آیت ہے: ۱۰۰/۱۰۱ کی دہا کی قرآن میں پیش ہے

خبر ان کی مزار

یعنی قبر سے تلخ انتھان کا مالک میں نہیں۔ لیکن اللہ کی اور میری قربانی کرنے سے انتھان پہنچے ضروری ہے۔ (خبر ملتی)

پیدا کا نام اس طرح تھا کہ میرے اعتبار میں صرف تلخ نام ہے، جس غم پہنچا ہوا ہوں، رجاء اور رسالہ صلی علیہ وسلم کی اللہ عزت کرے مجھ کو ہدایت دے گا کہ جو قرآنی کرے گا تو اس کے لئے دعا کی جیسے ہے۔

اصل حکم یوں تھا کہ یہ لوگ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کرتے رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیت مجھ رہیں گے جیسا کہ کذاب کو لکھیں گے۔ (خبر ملتی)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَيَسْمَعُونَ
بِهِمْ لَيْلًا نَّجْوَىٰ لَهُمْ خِيَرَتُهُمْ وَأَنصَرَفَ
مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا
کرم کے ہمارے کہہ کر کہہ رہے ہیں اور کتنی ہی خواہش ہے

کثرت پر نہ اتراؤ

یعنی تم جو مجھے باندھ کر ہم پر جہم کرتے ہو اور مجھے رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس کے ساتھ ہی تھوڑے سے تنہی ہیں اور ان کی کڑھ، قریب ہمارے وقت آئے گا اور وقت پر تلے گا کہ کسی کے ساتھ کڑھ نہ گئی شرم نہ ہوئے۔ (خبر ملتی)

قُلْ إِن أَدْرِي أَقْرَبُ مَا تُوعَدُونَ
تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنِّي بَرَأءٌ مِّنْكُمْ وَأَنَا مَخْلُوعٌ
أَزْجَعُ لَكُمْ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُكُمْ
ہمارے بارے میں کہہ کر کہہ رہے ہیں کہ وہ اللہ کے ساتھ

قیامت کا وقت

یعنی اس کا علم نہیں ہے یا کیا کہ وہ جلد آئے یا بے یا ایک وقت

یعنی تم کو تلخ و نقصان پہنچے: تو کیا تلخ و ضرر میرے ہند میں نہیں۔ اگر بالآخر میں اپنے فرض میں نصیب کروں تو قیامت میں جس جگہ کا کھانے سے چلے گا کوئی جان نہیں جیسا کہ ہمارے ماضی کر مکن۔ (خبر ملتی)

سبب نزول: کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے پوچھا تو کفار میرے کا ساتھ کرنے کے لئے تلخ ہوئے ہیں جب وہ ہم سے کئے ہیں کو اگر کوئی خبر ہے تو میرے اب تلے۔ یا کہہ کئے ہیں اب اس کام سے باز رہا جائے جیسا کہ اہل ایمان میں تلے ہیں جس دن کے جواب میں کیا کہوں (اس جواب کرتا ہے کہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا: ذل فرماتے۔ یہی ممکن ہے کہ پہلا جملہ سال خوف کا جواب ہو گا کہ اب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے اپنے ارشاد فرمایا کہ کائنات کی طرف سے اشتقاقی لاکھنا تو رسول کیا کر رہا ہے کہ کیا کہوں جہاں جہاں کہ سب کا بھائی شوق کے ذریعہ جہم کر رہا ہوں وہ نہ تو مکمل تھا کہ وہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو نقصان پہنچا کہ کمال کرتے تھے۔ یہی کہہ کر پہلا جملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ماری کو ظاہر کرنے کے لئے کہ وہ اس معاملہ کی مضمون کی تہذیب کے لئے لایا گیا ہو۔ اس خبر سے حضرت کی راہ سے یہ بیان کیا ہے کہ نہ دے کہ کسی سردار نے اپنے گروہ سے کہا تھا کہ جو صلی علیہ وسلم سے یہ کہتے ہیں کہ میں اس کو بظاہر کر رہا ہوں اس لئے میں ان کو اپنی ذمہ داری جیسا کہوں اس پر اہم

قُلْ إِنِّي لَنَزِيهٌ عَنِ الْإِثْمِ زَلَّاهٍ
اَلَا يَكْفُرُ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ
کہہ رہا ہے: شکی طرف سے رسول کے پیام نے ۱۰

خبر کی ذمہ داری

یعنی اللہ کی طرف سے یہ پیام لانا اور اس کے بعد کو پہنچا رہا جیسا کہ جو ہے جو اس نے میرے اعتبار میں دی اور یہی فرض ہے جس کے اوپر نے سے میری کی تھوڑے اور ہلا میرے دیکھا ہوں۔ (خبر ملتی)

حقیقت میں تلخ غم کی حیثیت اور تلخ رسائی ہے (اور تلخ ہی کا فرض ہے اس سے صبر ہوا کہ چاہئے کہ نہ تلخ پہنچاؤں کی کے بغیر میں ہے اس لئے تلخ حکم کو لاکھنا کی ضرورت ہے ممکن کر لیا) مطلب یہ کہ میں نقصان کو دور کرنے اور کفار پہنچانے کی اور کچھ حالت میں صرف تلخ انعام اور پیام رسائی میری حالت میں ہے۔ یا اشتقاقی و تعلق افق یا سب سے ہے یعنی اللہ کے کذاب سے مجھے کوئی نہیں پہنچا سکتا اور اس کے حامیوں کے کوئی ہلا کر ہے۔ ذل اور تلخ و پیام رسائی میرا فرض ہے وہی مجھے نہ کے کذاب سے پہلے لگا اور اگر میں نے اس فرض کو لاکھنا کیا تو مجھے کذاب سے کام نہیں اور مخالفان نے اس فرض سے طبع جان کیا ہے کہ میں نہ کرے گا

وجہوں کی طرف سے دشمن ہیں جب تک ہوش و کسرت نہ ہو جائے اور
انہیں شہادت میں نہ لایا جائے۔

اولیاء میں کراہتیں:

الحق اللہ والبراست قائل ہیں کہ اولیاء کی کراہتیں (حقیت میں)
ان کے نظریہ کی بنا پر ہوتی ہیں اللہ نے فرمایا ہے۔ **وَمَا أَكْفَلُنَا الْيَهُودَ**
مِنْهُنَّ إِلَّا يَهُوذَا بْنَ مَرْيَمَ۔ کہنے پر یسوع کو اس کی قوم کی زبان ہی میں پیغام
برسانا نہ چاہیے اور پھر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
کی عبادت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (اور قائل انسان آپ کی قوم قرآن کی کتابوں
کے جو طرز اور اولیاء آپ کے ہیں وہ ان کے ساتھ گئے نزدیک وہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلے گئے اور حضرت آدم سے لے کر ان کے گھرانے
میں خاصاً کہ وہ سب صحیح قرار دینے والے ہیں عداوت اور اہل اسلام سے جو
کراہتیں ظاہر ہویں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ہو جائے۔

صوفیوں کے مراکشات:

اولیاء کو جو غم غم نہیں ہو، نہ ہوسے نہ ملے نہ ہے وہ صوفی بھی نہیں ہوتا
فعلی بن عقیل کہتے ہیں کہ غم غم کا حال یہ ہے کہ اسی نے صوفیوں کو قائل ہے
کہ صوفیہ کے مراکشات کا کتاب وسنت (قرآن و حدیث) سے متاثر نہ
ہو رہی ہے اور قرآن و حدیث کے سوائے ہوں تو خون کئے ہوئے نہیں ہیں
فعلی کے ہونے کو بھی فعلی ہونا ضروری ہے اگر علی اللہ ہوں تو قول نہ کئے
جائیں۔ یہ بھی صوفی کا قول ہے کہ جس جگہ قرآنیت نے رو کر دیا اور قرآنی
ہے اور قرآنیت ان چیز میں نہ صرف ہوں جس کو قول کرنا ہے کہ اکثر
چیز بھی نہیں قرار دے گی کہ فعلی کا قول اس میں پائی ہے کہ۔ اور آیت
میں غریب سے براہ رحم ہے جو بھی اور فعلی ہو۔

ایک روایت ہے کہ ان میں حضرت مریم کا ذکر ہے اور یحییٰ علیہ السلام
تو جہ غرض سے بھیجے کہ جب سے مریم کو پا کر کہہ دینا وہ جہ سے
خود سے جہ سے بھیجے ہر جاہ کی روٹی اور دھتورے کھو کے کھلا (یا جو خشک
ہوئے تھے) اس سے تازہ کھوئے کہ مریم کی بھور یہ کہا جاتی ہے جو سے
آکھیں لہذا یہ کراہت اگر کوئی آئی دھاتی ہے تو اس سے بدت نہ کر اور
املاوت سے جادے۔ میں نے آیت اللہ کی نہ کار و زور لکھا ہے اس کے کی
فعلی سے آیت اللہ کی کراہت۔

ایک اور آیت میں فرمائی **وَأَقْرَبُكُمْ إِلَيَّ الْفُقَرَاءُ** یعنی فقیروں
و غریبوں میں سے اور میں ان کو اپنا علیا کہہ رہا ہوں یہ سب قول پر ایمان نہ
تھیں۔ اولیاء میں سے غم غم سے فعلی کہا ہے کہ اس سے مراد غم غم سے جو
ان کی اہم سے نہ ملے وہ ہے غم غم سے ملنے والا نہ ہو اور سب اور بھی

وہ بھی فقیروں کی حالت غم غم کی جو سے حاصل ہے۔ جیسے مرید کی حدیث میں
حضرت مرید علیہ السلام کا قول ہے کہ میں نے ایسی قومیں اس تکشف کی اہل قرار دیا
تھا ہے جو غم غم کی حالت میں غم غم کو جہ سے جہ سے مرید و برہمنوں
کا مصلحت کرتے ہیں اور ان کی گفتگو طبعی خواب۔ کہ ان کی حالت میں نہ لکھیں گے
مصلحت سے حاصل ہوتا ہے حضرت علی کی روایت ہے۔ **مَنْ لَمْ يَمْسَسْهُ**
دَمٌ نَفَرًا سَالِحًا فُتُوبًا بَوَّاتٍ كَمَا يَجْعَلُ يَسُوعُ جَرَدًا۔ (ابو داؤد و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو مشغولات کے تحت کار کوئی مصلحت پائی نہیں رہا اسے نہ لکھیں گے
بشرط کیا فرما رہا تھا خواب۔ مصلحت طبعی ان قسم اقسام میں انہیں۔ تے
طبعی واقع ہو گئی ہے کیونکہ اہم میں شیطان نہ لکھتا ہے۔ آیت سے
ان سے نہ لکھتا ہے۔ ایک فرشتے کا ہر دوسرا شیطان کا دھوکا کھتے شیطان
کل چندہ کے کی جس میں خود نہ جاتا ہے کیونکہ وہ مکمل انداز ہو جاتا ہے۔
شیطان کھتے اور عالم مکمل کے مطالعے میں جھوٹے دیتا ہے۔ حضرت ابو
قروہ کی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک خواب اللہ
کی طرف سے اور وہ خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ (ابو یوسف)

حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ خواب میں ہوتے ہیں (۱) غم کا طبع۔
(۲) شیطان کی طرف سے (۳) اللہ کی طرف سے بدت۔ (فعلی
علی) کہ خواب میں بھی غم غم طبعی ہوتا ہے۔ شب اولیاء اگرچہ فعلی ہ
اسکیں ہوتے مگر فعلی کا قول بہت ہی دور ہے کیونکہ اولیاء انہما سے
مشغول رہتے ہیں (قرآن یہ ہے کہ انہما پر حدیث مضمون ہے اور اولیاء انہما
فعلی سے لکھتے ہوئے ہیں۔
ظہر لدی اور ہر لدی کا مضمون یہ ہے کہ حضرت علی سے بھی نہ وہ حدیث حسن ظہر لدی
کہا جاتا ہے اور جس کا فعلی اللہ کی ذات و صفات سے ہوتے تو اس میں خلاصہ
اسکیں بھی نہ لکھتا اور وہ لدی اور فعلی ہوتا ہے۔ بلکہ اس میں خلاصہ عام طبع سے ہو
ہوتا ہے نہ فعلی کی ذات کا مضمون نہ ہر لدی ہوتے کیونکہ لدی سے لکھتے ہو
خود طبع (اپنی ذات کا) کہانے کے لئے کسی قسم کی ضرورت نہیں ہوتی۔
نہ لکھتے نہ لکھتے اور انہما کو خود طبع کے قائل۔ سے نہ ملے ہوتا ہے۔ اگرچہ
قرآن کہہ چکے کہ وہ میں میں لکھتے تھے خود ہر لدی۔

کا ہوں اور خود طبع میں کی خبر کیا۔

نہ لکھتے نہ لکھتے اور وہ خلاصہ عام طبع کی جان کر وہ حدیث فعلی کے
کہ کہ علیا اسمان کا حکم تھا اس کا بیان ہے کہ میں نے ان میں ہر لدی میں
نہ لکھتا ایک روز میں کہ میں نے بیان تھا کہ میں نے یہ بیان آج آپ کی
سے ہم فیہ پاسے ہیں کہ جو ہے۔ یہی خود طبع ہوا اس کے جواب میں خود

قرآن اس سے بظاہر نہیں کر سکا اور جس نے یہ حد سے بھی تجاوز کیا تو اس کی عداوت کی اس کے لئے جہنمی حالت کی عداوت ٹھکانے جاتی ہے اور جس نے ہدایت سے یہ جہاز بھی قرآن کی اس کے لئے خواب کا آئینہ ڈال دیا ہے۔

ختم قرآن:

مسم سے محمد بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو روایت نکلی ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مہینہ میں (ایک) قرآن پڑھ کر دو اور میں نے عرض کیا میں (اس سے بھی زیادہ) قوت پاتا ہوں تو فرمایا جبے رات میں (ایک ختم کیا کر) میں نے ستر کی میں (اس سے بھی زیادہ) قوت پاتا ہوں (ایک روز سات رات میں) ایک ختم کیا کر دو اور اس سے زیادہ کر دو۔

کیجھا جاتا اور پھر محکمہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص پر سب سے پہلے یہ حکم دے جس پر احادیث (اپناں) کی جائے خود غرض پھر انھوں نے یہ بھی حکمت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی حد تک تم لوگ اس اختیار کو بکھول دے (یا روک دے) اسے اس قدر نام نہاد کیا و خدا کی قسم اس سے گناہ گاروں کی صورت اس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک روز بھلائی کی اس نے اپنے لیے چار سو نیکوئیوں کا صلہ لیا۔

فلسفہ زندگی کے وقت بہت بڑھو۔

[illegible]

نہج کی نماز، نماز کا غمازین سے طسوخ نہ قرار دی ہوئے میسا کو خفص
ڈوب کتے ہیں۔ (مخبر ملری)

کلام شرعیہ کے مفسرین ہونے کی حقیقت:

ایسی کئی قسم تھیں۔ ادارے کے ذریعے قوانین میں ترمیم و ترمیم کرتے رہے۔
 ہیں اور ان کی مشورہ دینے پر ہوتا ہے کہ تجربے کے حصول کی ضرورت حال سے نکلے
 ہے۔ جو پہلے سے معلوم نہ تھی وہاں سرکاری کے مطابق پہلے علم کو استعمال کر
 کے اس پر عمل جاری کر دیا جاتا ہے۔ مگر عام طور پر ایسی قسم میں اس کا کوئی تصور
 نہیں ملتا ہے۔ بلکہ اس کے بعد اس کے لیے معلومات کے حصول کے لیے ضروری
 ہوتی ہے کہ تحقیق سے ہونے کے بعد اس کے لیے کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے سے معلوم
 نہ تھی۔ اس کی تلاش کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

[illegible][illegible][illegible]

وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

وَأَمَّا الْفُلُ فَإِنَّا مُتَجِدُونَ

المؤرخون

پھر سے اخلاص سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام کے موافق خرچ کرنا یہی اصل کو بھی طرح خرچ کرنا ہے۔ ہندوں کا اگر فرض عین، ریم کے اور بھی اس کے عوض ہیں، اہل جہنم کو ثواب فلسفی کہہ دے، نہیں دیتی!

دارت کے امام کی حیثیت خود اپنے مال سے زیادہ رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
خود بانی کا سونے کچھ کراہت کر دے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں آپ کے مال
کوئی دوسری صورت معلوم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب یہ
بات ہے تو کچھ مال کا اعتبار نہ رہے جو غم نے آپ کے اچھے سے مال کی یاد میں
قرین کر کیا اور جو یہ یاد دہشتہ نہ مال نہیں بلکہ تمہارے دارت کا مال ہے (ذکرہ
نہیں شیخ)۔ باوجود انہی کے اہل علم نے کہا: وہ مال کا مالہ دوسری صورت خالصتاً
غیر مال کی صورت نہ ملتی تھی؟

وَأَسْتَغْفِرُكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

۱. معاذ، کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو

ہر حال میں استغفار کرو:

حق تعالیٰ نے اسے اللہ جل جلالہ سے معافی مانگوں کے ساتھ ہی تمام نفس و
ان کے بھائی و بہن کو نصیحت فرمائی ہے۔ اُنہوں نے جو کچھ اللہ جل جلالہ نے
اللہ جل جلالہ کی کائنات میں فرمایا، دیکھ کر حیرت و اندام ہوا ہے کہ اپنے
تعمیم و ارشاد کے ساتھ اپنی قوموں کی معافی ہو جاتا ہے۔ اس تصور و تجربہ اپنے
انفس سے جبری قضا اور اس کے بعد ان کی طرف سے خود بخود اللہ جل جلالہ
و اللہ العزیز و اللہ العزیز

اپنے مکتوبوں کی افادہ سے سہانی و گوارا میں اس طرف اشارہ ہے کہ
 آئیں! کیا تمہیں یہ پراختیار اور وسوسہ نہ کرے کہ علی کے ہونا مستغفار بھی نہ تھا
 ہے کیونکہ آدمی کی کوئی ذلت و قصور سے خالی نہیں ہوتی بلکہ بندہ سے کسی عی
 دہ کی شکل میں وہ دو بار و بار خداوندی کے شان و شان نہیں ہوتی جس کے اس کے
 ہونا علی کا جزئی خصوصیات و خدمت کا اثر و ثمر نہ ہو۔

مذہب کے مفصولوں کو مصحف کر کے ۱۹ اور قرآن مجید ۵ ہے
 مٹھوں کے قرآن کا بھی بڑا شواہد عطا فرماتا ہے۔ (غیر منظر)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِصْنَائَكُمْ وَأَقْرِضُوا أَمْوَالَكُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَلَا تَقْرِضُوا أَمْوَالَكُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ۚ فَمَن قَرَضَ بِالْمَعْصِيَةِ فَهُوَ ظَهِيرٌ لِّمَا يَصْنَعُ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا يَأْخُذُ بِالْبَعْضِ وَالْأُخْرَىٰ ۚ وَهُم مُّقْرِبُونَ ۚ

وَمَا أَتَقَىٰ مِنَ الْإِنْسَانِ فُجْرًا

$$\frac{L}{\lambda} \ll \frac{\omega}{c} \ll \frac{L}{\lambda}$$

خَيْرٌ يُجَدُّوهُ عِنْدَ اللَّهِ

[illegible]

لَوْ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا

is a bijection $\varphi: \mathcal{C} \rightarrow \mathcal{C}'$ such that

ہر نیک کا اجر ملے گا:

مومن جو علی پر ایمان نہ کرے، اللہ سے باہن اسی کو کھانا بہتر صورت میں
 پانے کے اور بہت چارہ میں سے گاؤں پر مت کھوئے گا جو علی پر کھاتے ہیں
 نہیں غم اور جاتی ہے۔ لیکن اس میں اس قسم کے آئے اللہ کے باہن کھانا
 ہے۔ یہ اس صورت کے وقت نہ رہے گا۔ آئے گا۔ خیر چنانچہ!

ایجنٹوں اور دانشمندیوں کا:

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کرامت سے رواں آیا کہ تم بھی ایسا کرو جو عواظ و وارث کھڑے رہے۔ بہ نسبت پہلے ان کی زیور و عفت دکھانا۔ جو مجھ نے عرض کیا کہ ہر جس کو بھی ایسا نہیں ہو پڑے۔

المحمدية سورة المزمل ختمه

سے زیادہ اہم ہے۔ خاص کی خلاف ورزی کا قائل سماعتی ہے۔ مذکورہ کی یہ
 واجب سماعت ہو سکتی ہے عمر شریف سے پہلے محض عقل کی نظر میں بھی یہ عقیدہ
 واجب سماعت ہے اور یہ محض بطور غرض کی تفصیل کو کہتا ہے کہ صاحب سے کہتا ہے۔ وہی
 لیے کہ وہ شرع کی ضرورت ہے۔ جو کہی ہوئی ہے یہ بھی عقیدہ، عقول محض نہیں مگر
 شریعت کے عقائد کے مجاہد کی تفصیل کی کہ صاحب محض عقل کی رسالتی نہیں۔

مسئلہ: انھیں دینے کی بات کی ہے نہ وہ میں تکبیر تحریر کر رہا تھا کہ اسے اور موت میں ہی آیت کو قویٰ کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا کہیں ہیں کہ یہ آیت انھوں نے جملہ کلموں میں منضم ہو جانے سے لانا کا اعتقاد ہے یا نہ کیا۔ مجھے اذی اجل۔ اللہ اعظم۔ لا الہ الا اللہ اور حسن اکبر۔ وغیرہ آیت وصلات کی محنت صرف اللہ اکبر کہنے پر ہی سرفراز نہیں ہے بلکہ کلمہ سے مدد کی بڑائی بھی عظمت کو ظاہر کرنے کا اور اس کا اقرار نہ کرنے کا نام ابو جہشہ دلت افطیہ کہتے ہیں کہ اگر خدا کی بارگاہ میں طرح طرح سے نکالوں۔ مگر وہ سب تو میرا اللہ اکبر کے سوا کچھ اور اللہ کا کافی نہیں، اللہ اکبر اور اللہ اکبر کہنا انہوں نے اس میں کچھ نہ درست ہے۔ (خیر طری):

وَبِأَيْدِكَ فَطَمَهُمْ ۖ وَالتَّوْحِيدَ فَأَعْمَرَهُ ۖ

اور اپنے بچے کو پاک رکھ کر اور لڑکی سے دور رہنا

طہارست میں سورت کے ذیل جوئے پر غم ہوا کہ گلشن کو خدا کی طرف
 بلائیں برفراز ویرہہ کا کھم ہوا۔ نثار کے لیے شرط ہے کہ کپڑے سے پاک ہو جائے
 اور گند کے اثر ختم ہو جائے۔ اس چاروں کو یہاں بیان فرمادیا۔ یہ شرط برے
 کہ جب کپڑوں کا کسی معنیٰ نہ جانتوں سے پاک نہ کرنا ضروری ہے تو جان
 کی پاکیزگی پر اہل ضرورت کی ہوگی۔ اس لیے اس کے بیان کی ضرورت نہیں
 لکھی تھی۔ بعض علماء نے کپڑوں کو پاک نہ کئے۔ جس کا کہنا: عافیت سے
 پاک نہ کرنا ضروری ہے۔ اور گند کے سے دور رہنے کے حکم کے لیے چم کہ تھیں
 کی گند کے سے دور رہے۔ جسے نہ تک اور ہیں۔ بہر حال آیت پڑا میں
 طہارست کا لازمی واقعہ ہے۔ کیونکہ بدن اس کے رب کی
 چاہا نہ تھی۔ تھیں نہیں ہو سکتی۔ (فرید الدینی)

اپنے کپڑوں کو پاک کرلو۔ یعنی: اپنے غم کو مٹا دوں ہے پاک کرلو۔ جواب
- ہوا (م)۔ "مٹو"۔ "مٹو" مٹا دینے کے معنی میں ہے۔ "مٹو" مٹا دینے کے معنی میں ہے۔
- "مٹو" مٹا دینے کے معنی میں ہے۔ "مٹو" مٹا دینے کے معنی میں ہے۔

مکرمہ، کیا تو نے یہاں تک غلط فہمی کا شعرا ہے
 ولہی رعدہ لا یارب لا یجوز نسبت ولا امر علیہ الفیض
 اشد کا شعر ہے کہ میں نے کسی ایسی بات نہیں سنی جو ہر رنگہ کی حالت میں
 چاروں طرف سے۔

حضرت اُبی بن کعبؓ کو بھی یہی فوجی بے شکاک نے کہا کہ اسچہ اٹھاس
 ٹھیک کرو۔ سہولے نے کہا کہ ایک اٹھاس آری کو پاک پیکڑاں والا اور چہ تہرار
 آری کو پاک پیکڑاں والا جا ساجا ہے۔ سعید بن مسیر نے کہا: بنی اہل انگر
 کو پاک کرو۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اسچہ اٹھاس اٹھاس جاؤ۔
 ابن جریر بن ابی عمیر نے کہا کہ آیت میں پیکڑوں کو پاک رکھنے کا حکم آگیا
 ہے۔ جو کہ شرک اسچہ پیکڑوں کو پاک سمجھ کر کہتے تھے سچاؤ اس نے کہا: اپنے
 پیکڑوں کو طہر نہ کرو۔ پیکڑوں کا مسلمان بنو ان کی (تطہیر کا سبب) ہے۔

میر سے نواز دیکھو کہ جبر ہے کہ تمہیں کوئی پاک دیکھنے کا حق نہیں عبادت اللہ
اور الفاظ حق سے واجب ہے۔ اور جن کو پاک کرنے کا حکم ولایت اللہ
سے درجہ الٰہی معظم ملو۔ یہی غیبت کبڑے کے بدل کا مرتبہ اپنے ہے۔
اور بدل کو خدا سے زیادہ قرب ہے تو جب اللہ تعالیٰ کبڑوں کی بجائی کو پسند
نہیں فرماتا تو جن کی بجائی کو کیسے پسند فرما سکتا ہے۔ ہوسے سے بھی اہم تر
اور قلب کی قربت ہے۔ قلب کو ہوس سے بھی زیادہ اللہ کا قرب حاصل
ہے۔ غلبہ اللہ کے شعور اور کبر و کرم کو ہوس نہ ملتا ہے۔

مسئلہ: تقیہ و اس دانت سے نماز کے لیے کپڑوں کی اور جھنڈی اور جان کی جوست چھپنے سے ضروری قرار دی ہے مگر ستر کا پیکہ کیا ہے کہ اس آیت سے صرف نماز کے لیے طہارت کی فراہم کا ادارت نہیں بلکہ مقبول قسم کی دوسری طہارت کے احکام سے برعکس میں ہے آیت و احکامات کے خلاف ہے۔ ہاں نماز کے نئے چیزوں و قسم کی طہارت کے وجہ پر اجازت ہے اور اجازت کی حالت ہے کہ جب جسمانی دیا جائے۔ پاک و نجس کا حکم کا قائل صحیح آیت سے ثابت ہے۔ قرآن الہی اور فقہی جو سنتوں سے پاک و نجس ہے وجہ طہارتی اولیٰ دانت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے سنت و احکام میں فرما ہے
مُحَافِظِينَ لِّلْفَرَاشِ عَنِ الْبَغْيِ وَالْخَوَارِجِ وَالْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَالْكَاذِبِينَ وَالْكَاذِبَاتِ

چوں اور گناہوں سے پاک رہو:

کجاں بکھرے بخارہ نہ جری اُٹھیں ذیلِ عورادِ اعلیٰ رضی اللہ عنہم کے گہوارے
سے سر اُڑیں۔ حق بتا رہا ہے کچھ نہ دے۔ ان کے قریب بھی نہ جاؤ حضرت اہل
عبادت! یہ نہ فرماؤ غلام چھوڑ دو۔ اہلِ عالجاء اور بیخ کے گہوارے کا کوئی رستہ
اور نہ کچھ نفع ہے یہ جست اور گاہِ صفا کے گہوارے کو شربِ مراد ہے۔

طہارت شرکھائے کاغذیہ:

حضرت ابن عمرؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کی طرف سے گزرتے اور فرمایا ان دونوں کو عذاب الیاد ہوا ہے لیکن کسی لڑائی یا تلے جو سے عذاب نہیں ہوا ہمارا ایک تو چیتاب سے ہے اور دوسرا کرماتہ۔ اور ہمیں کہتا ہے ایک چیتاب سے ہے پاک لیکن ہمارا

مکرموں کیلئے اللہ کافی ہے۔

ہر انسان میں اللہ کی ہمت ہے کیا اور یہ ہمت ہے الٰہی اور انسانی
تکثر زمانہ اخیرہ تکمیل تو اس ۱۹۸۱ء میں صبر و خاشا و صبر و خاشا
اس کے بعد اس کی رفاقت و زائل ہونے پر وہ اپنے آپ کا ٹکڑی بٹا دیا
وہ اپنی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
یہ ہے کہ اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت

واید میں ضعیف

واید میں ضعیف ہے جس کا سبب کسی آپ سے تہذیب و تمدن کی اصلاح
تھا، ان کی یہ بات کیا کہ وہ اس کا خطاب تو ہمیں دینے والا ہے لیکن بطور
اختیار و انکشاف اس کو دینے والا ہے۔ (مترجم)

وَجَعَلْتَ لَدُنَّكَ الْأَمْرُودَ

اس بات میں کہ اس کی بات میں

وَبَيْنَ شُهُودٍ

اس بات میں کہ اس کی بات میں

واید میں ضعیف

تہذیب و تمدن کی اصلاح
ماں سے، اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
یہ ہے کہ اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت

یہ ہے کہ اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت

کہ اس میں کوئی آپ بھی نہ ملے گا کہ اس میں کوئی آپ بھی نہ ملے گا
آپ کوئی آپ بھی نہ ملے گا کہ اس میں کوئی آپ بھی نہ ملے گا
تہذیب و تمدن کا کام ہے کہ اس میں کوئی آپ بھی نہ ملے گا
یہ ہے کہ اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت
تکملہ میں اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت

قریشیوں کی پریشانی

واید میں ضعیف ہے جس کا سبب کسی آپ سے تہذیب و تمدن کی اصلاح
تھا، ان کی یہ بات کیا کہ وہ اس کا خطاب تو ہمیں دینے والا ہے لیکن بطور
اختیار و انکشاف اس کو دینے والا ہے۔ (مترجم)

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا

یہ ہے کہ اس کے بعد اس کی رفاقت و رفاقت کے بعد اس کی رفاقت

کَافِلِيْهِ سَفَرًا

اب اس کو اسی کا آگ میں دے

جہنم میں داخل:

یعنی مغرب میں قافلی میں اسی کو اسی کا آگ میں دے گا۔ (مغرب میں)
مسئلہ اس کے ایک حدیث میں ہے کہ: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

وَأَذْرَبْنَا مَنَافِقَهُ لَأَنَّهُ بَغِيٌّ وَإِلَّا تَرَاهُ

اور اسی کا کھنکھارے گا کہ وہ بے ایمان ہے، اگر تو اس کو دیکھتا ہے تو

دور سے دیکھتا ہے:

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

وَأَكْبَرُ لِبَشَرِيْهِ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

رَبُّهُ فَكَلَّمَ وَقَدَّرَ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَرًا

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

تَمَرُ قُتِلَ كَيْفَ قَدَرًا

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

فَقَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ رَحِيمٌ رَّحِيمٌ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ رَحِيمٌ رَّحِيمٌ

اور اس کے لئے کہ وہ بے ایمان ہے

یعنی دور سے دیکھتا ہے کہ وہ بے ایمان ہے۔ (دور سے دیکھتا ہے کہ وہ
بے ایمان ہے۔) اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔" اور مسعودی نے کہا: "ابن جبریل نے ایک دن قافلی میں
اس کا ذکر کیا کہ وہ چلے گا۔ اسی نے کہا: "اے ابن جبریل! اس کا ذکر
تو نہ کر۔"

منافقوں اور کافروں کی تلافی:

”گھبراؤ، گھبراؤ، قتل“ ہے مہ قتل کا ضیاع الایمان مرا“ جس
اور ”آٹھ طرف“ ہے کھلے ہوئے منکر، اقمیر جل،

مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا امْتَلَا.

۱۔ غرضِ قلم کی ابتداء کب ہوئی تھی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَالصَّبْرُ إِذَا انْقَرَضَ

۱۱۔ صبر کہ جب مٹ جائے

إِنَّمَا يَأْخُذُ الْكَبِيرَ

۱۱۔ ایک ہے وہی چیز جس کی بات

یعنی جو بڑی بڑی باتوں کے اور عظیم دشمنان پر یہ ظاہر ہو جاتی ہیں
اور انسان میں کی ایک چیز ہے۔ صبر جلی

لَيْزًا لِلْمُشْرِقِ لَمِنْ شَأْنِ مَنْكُ

۱۱۔ وہی ہے لوگوں کا جو کون مٹے تم میں سے کہ

أَنْ يَتَقَدَّرَ هَرَاوِيَا خَرَكَا

۱۱۔ اے بڑے اچھے سے

اے بڑے نیکو یا بڑے نیکو طرف اور بھیجے رہے ہوں میں پھر ہوا
دور میں پڑا ہوا۔ ہر نیکو یا بڑے نیکو میں ہے کہ وہ سب نیکوں کے حق میں
تو ہے اور اے نیکو ہے اور چونکہ اس کو مٹانے کے واسطے وہ نیکو قیامت
میں ظاہر ہوئے۔ اس لیے اس کی چیزوں کی کھائی جو قیامت کے بہت ہی
مساب سے چنانچہ یاد کا دل ہوا پھر کھانا سوئے اس عالم کے خوش نما اور
متمول و فاعل اس طرح اس عالم کو نام آفرین کے ساتھ حقائق کے
اقتلا و انکشاف میں ایسی نسبت ہے جیسے اے کون کے ساتھ۔ گو باس عالم
کا ضم ہو جائے اے کہ گزرتے اور اس عالم کا ضم ہو کر اے کون کے کچل جانے کے
مقابلہ ہے اللہ عالم۔ (تفسیر مولیٰ)

فَلْيُكَلِّمْ بِمَا كَلِّمَتْ دَهِيَّةً إِلَّا أَصْحَابَ الْيَتِيمَانِ

۱۱۔ ایک ہی ہے جسے کلام کی جگہ ہے مگر وہاں طرف اے

فِي جَدَّتِ يَسَاءُ لَكُنَّ زَكْنَ الْجَوَارِي

۱۱۔ ان میں ہیں کہ بچے ہیں تمہاراں کا مایہ

۱۱۔ اسی طرف والے:

جتنی جو لوگ چاقی کے دن حضرت آدمؑ کی پشت سے ۱۱
حق طرف سے نکلے تھے اور ان میں کی عیسیٰ جان پلے رہے اور حق میں
بھی خوش کے ۱۱۔ اسی طرف جو دھڑ بھٹ ہے گزرتے ۱۱۔ اور اسی طرف
مات ۱۱۔ ان کے نام احوال کی راہیں انھوں نے اور لوگ بہت تیر
میں پھنسے ۱۱۔ پھر بلکہ منت کے باغوں میں آکر ہیں اور نہایت ہے خبر
اور فارغ علی پر کہ تم میں ایک دوسرے سے باغیشتوں کے تمہاراں

کے دن اپنی بیٹہ اور واقعہ میں گئے اور نہایت عاجزی سے عرض کر رہی کے
کہ خدا یا تو پاک ہے کہ تم نے یہ نیکو سادات کا حق ادا نہیں کیا۔ اس حدیث
کی سادہ میں کوئی کچھ نہیں۔ پھر فرماتا ہے یا تم میں کا وصف تم میں کچھ
ہے۔ یہ لوگوں کے لیے سراسر باعث عبرت و نصحت ہے۔ پھر چاند کی مات
کے جانے کی بات کرتے ہیں کہ یہی جی نہیں کھا کھا کر فرماتے ہیں کہ
وہاں ایک ذریعہ استراحت اور بہت ہی چیز ہے جس سے زور و توجہ کی کر کے
حق کی راہ میں گھٹا چاہے۔ نگ جانے۔ جو چاہے اس کے اور جو کچھ حق کو چاہے
یہ یاد ہے۔ اور اس سے ۱۱۔ اور اسے یاد رکھنا ہے۔ اور اسے یاد رکھنا ہے۔

سندھ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ۱۱۔ یگانہ
ہوں ختم نہیں دیکھتے تھے وہاں تک کہ میں ختم ہوتے تھے آسمان پر چڑھ کر اور
انہیں جہانے کائنات۔ یہ ایک نیکو کی جگہ کی ایک نیکو کی جگہ کی ایک نیکو کی جگہ
میں ۱۱۔ اور تم ۱۱۔ وہیں پہنچے جو میں چاہتا ہوں تو تم بہت بہتے اور بہت زیادہ
دستور ہو سزاؤں پر پائی ہو جس کے ساتھ کھانے نہ پائے۔ کھانے اور دانی کرتے
ہوئے جنگوں کی طرف نکل کر رہے۔ اس حدیث کو یوں فرما کر حضرت ابو
اؤ کی زبان سے یہ سادہ شکل پاتا تھا کہ میں نہایت ۱۱۔ کائنات یا کائنات
حدیث ۱۱۔ کائنات کی حدیث کی حدیث ۱۱۔ اور اہم ترین حدیث میں غریب حدیث
۱۱۔ اور حضرت ابو ذر سے فرمایا کہ نہایت کی حدیث ۱۱۔ (تفسیر مولیٰ)

۱۱۔ اور اس میں نے حضرت ابو ذر غفاریؓ کی وہ حدیث حدیث توحید
فرمائی ہے۔ جس میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث ذکر کیا ہے کہ آپ
نے فرمایا کہ ان میں انکشاف ہوا کہ ان کی حدیث نہیں۔ کہ جہاں کوئی فرشتہ
یا کہ وہ اب اجرت میں سرگودہ ہو اور فرمایا کہ وہ ایک اور تم کو وہ بات
معلوم ہو جائے۔ جو مجھے معلوم ہے کہ تمہارا یہ حال یہ جانے کہ تم کھڑے سے
وہ نہ تھے۔ اور نہ تم کہ کرو۔ اور تم اپنے بستروں سے اٹھنا نہ ہونے کے
جائے جنگوں اور یا ان میں نکل جاؤ۔ اور ان کی طرف رجوع کرتے
ہوئے اور دوسری کرتے کہ تم کو گزرتے تھے۔ (حاجہ کا مکتوب)

وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرُ الْمُرِي لِلْبَشَرِ

۱۱۔ وہ تو کھانا ہے لوگوں کے واسطے ۱۱

۱۱۔ اور دوسری کی حکمت:

یعنی وہ نیکو یا نہایت بہت و عظمت کے لیے ہے کہ ان کا حال میں
کوئی غیب اتنی سادہ اور پختہ نہ ہو سکتی ہے۔ (تفسیر مولیٰ)

كَلَّا وَالْقَمَرِ وَالْيَلِ إِذَا دَبَّرَ

۱۱۔ کجا میں وہ تم ہے چاند کی۔ اور دات کی اب وہ میرے

مت کرے گا۔ (محرر)
ایک جتنی کی سنہ رشت:

فَمَا لَهُمْ عَنِ الْقَتْلِ كَرِهًا مَغْرِبِينَ

اور کیا یہ قاتل کو قتل سے روکتا ہے۔ ۱۰ سنہ رشتہ کی

جتنی یہ بھیجیں رہتے ہیں مگر بھیت کی آگ سے کسی کی بھیت نہ
سنائی نہیں جاتی ہے۔ (تفسیر)

كَانَ لَهُمْ حِمْلٌ مِّنْ تَنْفِيرَةٍ

کہ ان کے لیے تھکنے کا سامان تھا

فَرَزْتُ مِنْ قُصُورَةٍ

جس سے میں نے قلعے کو نکالا

جتنی حق کا شہر اور قرآن خدا کی آیتیں پھر جتنی قوموں کی قرآن
جائے جاتے ہیں۔ (تفسیر)

ایمان والوں کے لیے کہ ان کو کس شہر سے تھکنے کا سامان ہے۔

قرآن کی روایت میں حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ قسور و قلعوں
کے جان کو تھکنے کا سامان ہے۔ (تفسیر)

بَلْ يَرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ

بلکہ چاہتا ہے ہر ایک مرد ان میں

أَنْ يَكُونَ صَاحِبًا مِّنْهُمْ

کہ ہر ایک کو ان میں سے ایک بننے کا

کافروں کی چہیت:

جتنی دشمنی کی بات مانا نہیں چاہے۔ بلکہ میں میں ہر شخص کی آیت ہے
کہ قرآن میں ہر ایک کے تھکنے کا سامان ہے۔ (تفسیر)
مَنْ يَكُنْ فَا يَكُنْ مِّنْهُمْ
تہ ہر ایک کے پاس ایک عداوت نہ ہو خدا کی طرف سے اسے نہیں
عوض ملے گا کہ ان کا عزم نہ کرے کہ "يَكُنْ فَا يَكُنْ مِّنْهُمْ" (تفسیر)

اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ کہہ گا کہ ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا تھا کہ (اگر تم نے ان کو) میں سے ایک شخص سے ہر ایک ایک کلمہ
جس پر آج میں نے جانے میں نہیں لکھا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے
رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (تفسیر)

کَلَّا

نہیں

حضرت ابن کرم اللہ وجہہ ہے کہ قیامت کے دن لوگ قلعہ اور قلعہ
نہیں ہوں گے بلکہ ایک جتنی آدمی، ایک کی طرف سے گھر سے گا، آدمی
اس سے کہہ گا کہ تم کو تھکنے کا سامان ہے، روز قیامت تم سے کہے گئے ہوں
نہیں، میں نے تم سے کہہ دیا تھا کہ میں نے تم سے کہہ دیا تھا کہ میں نے
کا کلمہ (شہادت کا کلمہ) یا جتنی ایک اور آدمی شخص کی طرف سے
گھر سے گا، روز قیامت تم کو تھکنے کا سامان ہے کہہ گا کہ تم سے کہے گئے ہوں
تھے ہاں، یا جتنی کہ وہ میں اور آدمی کی طرف سے کہے گا کلمہ (شہادت
کا کلمہ) یا جتنی ایک اور آدمی کی طرف سے کہے گا کہ وہ میں اور
فی اس سے کہے گا کہ تم کو تھکنے کا سامان ہے کہہ گا کہ تم سے کہے گئے ہوں
کہہ گا کہ میں اس آدمی کی شہادت کرتا ہوں۔

صلوات اللہ علیہ وسلم کی شہادت، ان کی شہادت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (معدیہ) شہادت کی شہادت کی اس
کو شہادت نصیب نہ ہوگی اور میں نے (کفر) کی شہادت کی اس کو
نہیں ہے بلکہ نصیب ہے گا، اس روایت کے خلاف یہودی مفسر ہیں۔

حضرت زید بن ابیہرہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
صلوات اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر آدمی شہادت کی ہے
جس کا شہادت ہمارا ہے وہ گا، شہادت کا شہادت کی شہادت کی (اس سے)

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ہر آدمی شہادت (درویش) کے لئے کہاں ہے وہ اسے ان لوگوں کے صلوات
کی غیر ہے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (محرر)

مسئلہ: احادیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ شہادت سے عزم نہ رکھنے والے
ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کی جس سے عرب سے کھوت کی (ادائیگی فرمائی) اس کو میری شہادت کا
صلوات ہوگی جتنی ہے اس کو میری شہادت سے کہے گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ وہ آدمی کو قیامت کے دن میری شہادت نصیب نہ ہوگی (۱) اور ان
کو جو کسی کی بیعت میں ہیں وہ (۲) ان کو جس سے زیادہ کہنے والا
سے نکل جائے والا جتنی اور طریقے ان سے کہہ گا وہ اس سے بیان کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
انہی کے جتنے پہنچو وہی مت کے دن میں جتنے ہوں شہادت نہیں
کرنا گا۔ (محرر)

سورة القيامة

ان کو خواب میں پروردگار سے ہمیشہ پل رہے گا اور بھی قسم نہ کھائے گا وہیں پروردگار

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَوْمَ تَأْتِي السُّحُبُ بِمَاءٍ مَّحْمُودٍ يُشْرَبُ مِنْهُ الشَّارِبُونَ
ہر قیامت کو جس بارانِ مہربان کی وہ گھبراہٹ میں ہر دم کرنا پڑا
پیشوے اللہ الرحمن الرحیم
خود را خدا سے نام ہے کہ جو ہر روزانہ بہت نام ہے
اَاقِيصِرْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قسم کیا: وہاں قیامت کے دن کہ

قیامت میں اٹھنا چاہیے:

یعنی قیامت کا دن جس کا عمل ہو اٹھلے اور چھلے اور غفلت اور غلامی ہو جائے
خبردار! کہ جس سے عذاب ہو چکا ہے جس کے قصور پر وہ کسی قصیدہ قسم تم میں
اس کی قسم کھاتا ہوں کہ تم جتنا سرے پیچھے اٹھائے جاؤ گے اور ضرور کھلے
رہے گا حساب ہوگا (تعمید) واضح: اگر نہ رہے گی قسم کی چیز میں جس میں
کی ضرورت کو کہتے ہیں: یہ تصور کی قسم جو ہر قسم کی قسم یا اٹھان
پہنچ کر کہتا ہے: اب ہمارے کسی نہ کسی غائب یا ہمارے جتنے کے لیے بھیجے گئے
ہیں کہ ان کی قسمت کی قسم کھائی ہے ہر بار یہ بھی رعایت کرتے ہیں کہ
مقسم یہ قسم ہے کہ حسبِ ہر ضرورت کی قسم کہ ہر قسم یہ کو قسم غلبہ
کے لئے شاہد ہی کر دیا جائے جیسے وہی کے کہتا ہے۔

اٹھا ہوں میری حلق کا شربت امان

سر میرا ترے سر کی قسم اللہ نہیں سنا

یہاں اپنے سر کی نائنہ بٹکے پر کھوب سے سر کی قسم کھاتا ہے ہر روزانہ سے
شریعت حق نے جو اللہ کی قسم کھانے والوں کے لیے تمام کردی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی
شان بقول سے جدا کیا ہے اپنے سر کی قسم کھاتا ہے اور جو قسمیں چیزوں کی
اس کے لئے ایک جواب یا نفی یا تہنیت یا قسم یا اٹھان ہوں یا قسم یہ کے لیے ظہور
شہدہ صحت کے نام سے ممکن ہے نہ ہم قیامت کی قسم کہ نہایت واضح ہر
باٹھن ہونے کی وجہ سے اور جس قسم پر قسم کھائی ہے اس سے نہ صحت
کو ہر قسم کو کھاتے اور ذات کا طرف حق ہی قیامت ہے اور تمام اس طرح
میں کہتا ہوں کہ قسم پر لے لائے جس سے ہر قسم کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ
جو کہ جان کیا گیا ہے وہ بالکل واضح اور ناقص الکار ہے قسم کھا کر صحت کرنے کی

ان کو ضرورت ہے کہ وہ عقل و فہم رکھنے والے واقعہ میں کہ کھانک
ہو رہے ہیں اللہ کی قسموں کی: بلکہ کرنے والے ہیں۔ عقل خدا پر عمل کرنے
والے اور اللہ کے مقرر کردہ ہونے والے ایسی چیزوں کا کتاب کرنے
والے میں کی طرف ہر بات پر ہر قسم کی فکر میں چلی ہے لیکن ان تمام
سماعت کی قسمیں نے اللہ اور خود میں اودا اودا ہیں وہ ان کے خلاف
کہ کھانک ایسے ہی ہیں جو اللہ کے ذمے شکر گزار اور ہر حال میں خدا کے حکم پر راضی
اور ان کی ہر بات میں ہر بات خدا اور سماعت میں ہیں۔ (تفسیر جلد ۱)

وَلَا أَقِيصِرْ بِالنَّفْسِ الْمَلُومَةِ

اور قسم کھاتا ہوں کہ کہ کی جہالت کے باعث نہ

نفس کی قسمیں

محققین نے نکھارے کہ اولیٰ کا قسم ایک چیز ہے لیکن اس کی جہالت
کے تصور سے نہیں کام لے سکتے ہیں اس کا نفس یا ملطویٰ کی طرف مائل ہوا ہونکہ
مہارت خود ہر آدمی میں اس کو کافی حاصل ہو جائے اور شریعت کی پیروی میں سکون
ہو رہی ہو اس میں اس قسم کو "سلفہ" کہتے ہیں "ہم جنہا نَفْسُ نَفْسِيَّةِ
اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ" (انجیل) اور اگر عالم عقل کی طرف جہت
دار اور دنیا کی لذت و خواہشات میں پھنس کر ہر قسم کی طرف رجعت کی اور
شریعت کی پیروی سے ہر قسم کو "نفس امارہ" کہتے ہیں لیکن وہ اولیٰ کو
برائی کو حکم کرتے ہیں "وَمَا اَنْتَ اِلَّا نَفْسٌ اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ اِنْجِيْلِيَّةِ
" (لاہوت) اور اگر کسی عالم عقل کی طرف رجعت اور رجعت و رجعت
میں رجعت ہوتا ہے اور کئی عالم ملطویٰ کی طرف مائل ہو کر ان چیزوں کو براہِ تہ
ہے کہ وہ ان سے دور رہتا ہے اور کوئی برائی یا کڑی ہو جائے تو فرستے ہو
کر اپنے شین ملاست کرتا ہے اس کو "نفس امارہ" کہتے ہیں حضرت خدا
صاحب سمجھتے ہیں "اولیٰ کا دل نہیں میں اور میں میں غرق ہونے سے
ہرگز تنگی کی طرف رجعت نہیں کرتا۔ ایسے ہی کہ "امارہ" کہتے ہیں ہر
ہوش یا انجیل و سماعت اور انجیل کا بھی (فصلت ہوئی تو ان کی خبر و دوز پڑا پیچھے
کہ کھانک تو اپنے لیے ہر قسم کے اور ملاست کرتے لے گا۔ اب نفس (جی)
"امارہ" کہتا ہے۔ ہر جب ہر آدمی کو دل سے رجعت چلی ہی ہر قسم کی
ہے اور کام سے خود خود چھوٹے گا اور ہر قسم کے کتاب ہر قسم سے
تکلیف پہنچے گی، "نفس" "سلفہ" "نفس امارہ" سمجھیں ہر قسم کی ہر قسم کی
قسم کھا کر اللہ و فرما کر اگر غلط کرے ہو تو خود ان کی قسم دینا ہی میں
برائی اور سماعت پر ملاست کرتا ہے یہی چیز ہے غلامی حق اور اس میں صحت
میں قیامت کے سرکار ہوگی۔ (تفسیر جلد ۱)

حضرت حسن بصری نے نفس امارہ کی تفسیر میں عورت سے کہ ہے اور لڑکا نہ

کے کرب کے کلامات میں "ساقی" کتاب ہے فخرت مصیبت ہے نہ آیت کا ترجمہ ہوا کیا جاوے گا؟ ایک نئی دوسری نئی کسمپختی "کے کرب کو بھرا دے گا" وقت وہ مضامین پیش آتی ہیں مگر نئی فخری دے گا، اسباب افسانہ مشرقیہ کچھ ہزار مضامین کی خوشی دے گا، اور دوستوں کے دل پر کرب کا اثر آئے اور دوسری سے ہادی فخریہ وقت کے احاطہ کی ہے۔ جس کی کیفیت جانیں جس کی شکل (تصویر کلی)

ہر مہمہ ممکن اور ناقص۔ سے کچھ سب سے زیادہ غریب صرف ایسا ممکن ہے
 قبول بھی کر سکتا ہے جو قدر اعلیٰ اور اونچے کی بات ہے کہ نہ خود ہی نے ہے
 شہر، افواج، اقسام کی شکستہ ہے ای ہیں جانے اور میں کچھ حد تک اور
 ساری، پچھ، کیڑے کے لئے ہے چہ نہ خود ہی نے جانے میں اور کچھ حد تک
 یہ ہے خود شکستہ ہیں۔ ہر ایک کی حیثیت اور خدمت جدا ہے یہ کیا کہ طعن
 میں ہیں نہ خود ہی نے کے لئے ایسے ہی نہیں ایسے ہی نہیں ہے جسے نہ کیا
 جانے کہ طعن کیلئے اور کچھ حد تک اور کچھ حد تک ہے کہ نہ کیا ہی گیا۔ اور کچھ
 ممکن، غلط، کیلئے اور کچھ حد تک اور کچھ حد تک ہے

کیا اس تعمیر کے لئے قرضے میں کوئی عیب ہے۔ کہ یہ اختتام حاصل
 قریب آئے ہیں ان میں کون سا دوسرا خیالات اس سے کہیں زیادہ ہے؟

جب بات ہے یا کسی نظریہ کے دشمنیں ایک طرف دہندہ کے ذہنی اثر
 کے انسان بن جاتے تو تعلیم کرتے ہیں اور ہر طرف دہب قرآن کریم
 کی اسرا رکھ کے واقعات میں کے دشمنان افراد کے کھنڈے تو خدا کر
 دے۔ مگر کون کون کر کے دہندہ دیا گیا وہی کو کھنڈے فہرست اور طرف
 دشمن بات کہ کر دہندہ کر دیتے ہیں۔ انہی کو کون کون صورت سے بدعت تعلیم کر
 تی ہے کہ دہب دہندہ قرآنی کر کے انسان بن جاتے ہے۔ آخر وہ ایسا ہوا
 ایسے کر انسان قرآنی کر کے دہندہ بن جاتے۔ کھنڈے بھی کون دہندہ انسان
 ہے۔ بیحدت ہوتی صورت کے کون کون کے مخالفین کے مطابق صورت

ایک حیات گذر رہی تھی اور چھ مہینوں کی اس حیات میں
 خود کو جو بجز اس کے یاد کر رہا تھا اسے وہ حیات سے یاد
 اور توجہ سے اپنی حیات سے علیحدگی سے مصروف تھا
 جسے بھرنے کی ضرورت تھی۔ وہ اب اس حیات سے علیحدگی
 سے جانتا تھا۔ اب اس حیات میں بھی تھا۔ اب اس حیات میں

[illegible]

رَبُّكَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشِجَةٍ

جاء في نسخة:

تجلی مراد ہے اور تجلی کے لیے پانی سے چپ کیا ہوا۔

(حضور) "اسٹار" کے مٹی گھوڑے جس مختلف جنسوں کا شمار ہے وہ مختلف چیزوں سے مزین بنائی ہیں اس لیے عورت کے پانی سے قطع نظر نہ کہیں "اسٹار" کہہ سکتے ہیں۔ (میراج)

مشیائے کونفہ میں معصیان کے عیال پر غنڈہ میں مرد اور عورت کو بانی حکم کا
 ہونا ہے اور یہ غنڈہ اگر افسوس اور رقت تمام کے ساتھ سے کھنڈ ہوئے۔

بعض نے کہا کہ اس طرح مفروضہ ہے اگر کا سخی ہے مظلوم یعنی عورت اور
 ح کے بالی کا مظلوم مجموعہ۔ (تہہ خیر)

ڈارون کا عجیب و غریب نظریہ۔

ایسی ہیبتی صورتیں میں مغرب میں ایک، دو تین نفس گھس گھس کر رہے ہیں۔ انہوں نے ان کے لیے بے شمار تھکاتے ہوئے شہ ایک ہی کشاکش کیا کہ ان کے دراصل بند تھا۔ بدھ مت کے اقدار میں مراحل طے کرتے کرتے آخر انسان بند ہے۔

مصر میں سے مرعوب ایمان لے کر آئے اور ان سے یہ بھی پوچھا کہ ان کی عقل اور فطرت
 صلاحیتوں کو آپ نے کاروبار میں ان فطرت کو کبھی نہیں کرایا اور ان کو جیل، شہر و قلعہ
 اور جہاز کا کھنڈن کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان کو کبھی نہ کرایا نہ جیل نہ شہر نہ قلعہ نہ جہاز

جنت کا لباس

جنتی لباس کی وجہ سے جنت کے پھر کس لباس جنتی لباس ہے۔ (نورِ کبریا)
حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)
حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

وَحُلُوا لَكُمْ مِنْ فَضْلِهِ

اور ان کو پہنانے پر تمہاری نعمتوں میں سے

نورِ کبریا میں روایت ہے کہ جنت کے لباس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)
حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

کارِ جہاد اور کس لباس کے لئے ہے۔ (نورِ کبریا)

انہیں ایک کمری لباس میں لٹکائی جائے اور اسے اس کے لئے پہنانے کے لئے فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

وَسَقْفُهُمْ زُفْرًا مِثْلَ الْقُرُونِ

اور ان کے گھبراہٹ کی جگہ گھبراہٹ کی جگہ

شراب طہور

انہیں سب نعمتوں کے بعد شراب طہور کا ایک ہر محبوب حق کی طرف سے ہے۔ (نورِ کبریا)
حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

حضرت ابو موسیٰ راوی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لباس کے متعلق فرمایا ہے کہ وہی لباس جو اللہ تعالیٰ نے جنت کے لباس کی وجہ سے فرمایا ہے وہی لباس ہے جس کی وجہ سے جنت کے لباس کا نام ہے۔ (نورِ کبریا)

فرسہ سمجھنے پر بھی نہ آئیں اور انی چند دھوکے کا تم جیتوں تو آپ اپنے ہر
لگا کے علم پر ہمارے بچے اور خفی فیصلہ کا انتظار کیجئے۔ (غیر جان)

وَلَا تَقْطَعُ مِنْهُمْ إِنَّمَا أَكْثَرُكُمْ

اور نہ مت لیں ان میں سے کسی تمھارے کو یا تمھارا

جبر اور ایسا مجھ کو فرقی نہیں ملے گا۔ یہ تو ایسا دھوکہ دینا لائی کے
اور کئی چیزیں ان میں لگا کر مانتے تھے کہ ان میں تلخ اور مت سے باز رہیں۔ وہ
نے مشورہ فرمایا کہ آپ ان میں سے کسی کی بات نہ لیں۔ لیکن کسی تلخ
نہیں۔ یہ تو ایسا دھوکہ دینا لائی کے۔ ان سے تحقیق کے ساتھ ہمیں نہیں۔ ایسے
شریوں میں اور بہتوں کی بات پر کان دھ رہے ہیں۔ (غیر جان)

مقتل نہ کہ تم سے مراد ہے قبیلہ بنو نضیر اور انھوں سے مراد ہے
واید بن نضیر۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تمھارے جو لوگ تم
رہے۔ اگر تمھاری بات سے اور اہل کے لیے کر رہے ہو۔ تو اس سے باز آ جا
جب سے کہیں ان میں سے کوئی تلخ نہیں مرے گا۔ اور واید نے کہ میں تم کو
تمھاری بات سے مراد لیں۔ اور ان کا اس پر پڑنے سے نہ باز آ لائی۔

مقتل جو جس سے کہ حضرت کعب بن لؤی سے آپ نے فرمایا تھا ہے
تو ان میں سے مراد ہے بنو نضیر۔ حضرت کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہ ہے کہ وہ میرے بعد کے مراد ہیں۔ جو میری سنتوں پر نہیں کریں
تو نہ میرے عہد پر نہیں کریں۔ تو ان میں سے کوئی تلخ نہیں مرے گا۔ اور واید نے کہ میں تم کو
تمھاری بات سے مراد لیں۔ اور ان کا اس پر پڑنے سے نہ باز آ لائی۔

یاد رکھو کہ میرے کوئی کوئی نہیں آتے اور ان میں سے کوئی تلخ نہیں مرے گا۔ اور واید نے کہ میں تم کو
تمھاری بات سے مراد لیں۔ اور ان کا اس پر پڑنے سے نہ باز آ لائی۔

مقتل جو جس سے کہ حضرت کعب بن لؤی سے آپ نے فرمایا تھا ہے
تو ان میں سے مراد ہے بنو نضیر۔ حضرت کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہ ہے کہ وہ میرے بعد کے مراد ہیں۔ جو میری سنتوں پر نہیں کریں
تو نہ میرے عہد پر نہیں کریں۔ تو ان میں سے کوئی تلخ نہیں مرے گا۔ اور واید نے کہ میں تم کو
تمھاری بات سے مراد لیں۔ اور ان کا اس پر پڑنے سے نہ باز آ لائی۔

کہ حضرت ابوامر جھگڑنے نے فرمایا کئی آدمی شراب کی خواہش کرے
گو شراب تو اس کے ہاتھ میں آ جائیگا۔ اولیٰ سے کہہ دینے کے بعد چھ
لوٹ کر لائی جگہ چلا جائے گا۔ شراب کتنی نے فرمایا کہ ماہرین کو زمین
عروش سے بھی کسی درمیانی ذریعہ کے شراب ملے گی۔ اور درمیانی ذریعہ ہوں تو
یعنی نہ درگزر دے گی۔ اہل سنت کو بھی ان لوگوں کو جو کتابوں کی
بہتوں کے بعد مراد سمجھنے کے بعد جنت میں داخل ہوئے۔ لیکن شراب
پیش کر دیے۔ میں کہتا ہوں ان آیات میں ہمارے خدا کا ذکر ہے
اس لیے کہ میں نے کوئی کتاب کے خلاف نہ دیکھا ہے۔ اور یہ ہے
اور کئی بھی کسی ذریعہ کے شراب دی جائے۔ لیکن اہل قرابت کو اکثر بغیر
واسطہ کھلی جائے گی۔ (غیر جان)

إِنَّمَا هَذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً

یہ ہے تمھارا جزا

وَمَا كَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُورًا

کافی تمھاری محنتیں تم کو

اعمال کی قدر و اہمیت:

میں جو یہ اعزاز اور کامیابی تمھیں مقرب کے لیے کہا گیا ہے کہ یہ خدا سے
اعمال کا ہے۔ یہ تمھاری کوششوں کی اور محنت کے ثمر ہے۔ ان کو
مکرم و اہم قرار دینا ہو گا۔ (غیر جان)

یہ قول کو ان کے منہ سے اہل کلمہ پر ہو گا۔ یہ کہ وہ جو ہیں اور مسکینوں
سے شکر کے طالب نہیں تھے۔ میں کہتا ہوں اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت
کا نعمت تو ہمارے اعمال کی جزا اور ہمارے اعمال کا ثواب نہیں ہے۔ اس میں
ملکت کے اس کی جزا و ثواب۔ لیکن کوئی بھی جنت کا مستحق نہیں۔ لیکن یہ
خدا پر لازم ہے کہ وہ دیکھ کر جنت دینا فرمائے کہ تم نے اہل قرابت سے
خفی کے خلاف جنت دیے کہ وہ فرمایا ہے۔ (غیر جان)

إِنَّمَا تَحْنُنْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا

میں نے تمھارا حق فرما دیا کہ قرآن تم کو آج بھی

فَاصْبِرْ بِمَا كُنتَ بِكَ

سو حق انتظار کر اپنے رب کے حکم کی بات

فیصلہ کا انتظار کریں۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل گیا ہے اور وہ بھی بہت بہت ہے
یہ کہ کوئی کلمہ اس مسئلہ کو نہیں کہ جنت کی اہلیان کی یہ بات تھی ہے کہ اس

وَإِذَا شِئْنَا بِكَ لَمْ أَشَأْ لَهُ خَيْرٌ تَبَدَّلَا

اور جب ہم چاہیں عمل تو تم کو جس سے دیکھ لو کہ عمل کرنا

ہم منکروں سے غلط نہ کیے ہیں:

یعنی اول چھوٹے سے کیا اور سب چڑ بڑ دوست کیلئے قیام داری اور دوست طلب نہیں ہوتی ہم سب چاہیں حق کی موجودہ سعی کو ختم کر کے دوبارہ ایسی ہی سعی نہ کر گزری اور یہاں یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ نہ انہیں کے تو ہم کاہر ہیں کہ جب چاہیں انکی جگہ دوسرے ایسے ہی آدمی کے لئے نہیں جو ان کی طرح کرشمہ نہ ہوتے۔ (تفسیر حنفی)

انسان اپنے ہاتھ کی انگلیوں کے جھڑوں کو دیکھے اور سب گائے کو سر پھر میں ان جھڑوں سے نکلی کر نہیں گئی ہیں۔ کیسے کیسے زور اور پاد میں پڑا لے گئے۔ کہ اگر فخر و مکی ہو تو غصہ کیا ہے۔ مگر یہ جڑوں جو حواس میں پہلے پر بھی اپنی جگہ نہیں۔ تَبَدَّلَا لَمْ أَشَأْ لَهُ خَيْرٌ تَبَدَّلَا

إِنْ عَلَيَّ تَذَكُّرٌ لَقَدْ لَعْنْتُ شَاةً

یہ تو لکھتے ہیں کہ یہ لکھ لکھ

اتَّخَذَ إِلَى رَبِّهِ سَبِيلًا

ترجمہ ہے: جب وہ سب گائے کو

آپ کا کام نصیحت ہے:

مثلاً جبر و زور سے خود دیا آپ کا کام نہیں۔ قرآن کے ذریعہ نصیحت کر دیجئے آپ کے نزدیک کو اختیار ہے جس کا حق مل جائے آپ کی خوشنودی تک پہنچے کاروائی نہ کرے۔ (تفسیر حنفی)

وَمَا كُنَّا دُونَ إِيَّاهُ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

اور قرآن میں چاہے کہ ہم نہ چاہے نہ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا

بیکہ اللہ ہے سب کو جاننے والا حکیم اور

اللہ کی حاجت اصل ہے:

یعنی تمہارا جاننا اللہ کے چاہے جان نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ کی مشیت اللہ کے مشیت کے تابع ہے اور وہ اپنے کو مگر کی استعداد و کفایت کے جس کی پس کے سوا حق کی مشیت کا نام نہیں ہے۔ لہذا وہ حق کو اپنی مشیت سے ہدایت دے گا اور جس کو اپنی مشیت پر چاہیگا اسے مشیت عطا کرے گا۔ (تفسیر حنفی)

وَإِذَا اسْتَوْرَدْتُمْ بِكُرَّةٍ وَأَصِيلًا

اور جاتا رہا ہے سب کا گناہ اور تمام

یعنی بر وقت اس کو یاد کرنا ضروری ہے اور وقت میں سب فراموش کر دیتے ہیں۔ (تفسیر حنفی)

صاحب کار کا گناہ اور اس کو سب سے اول مسئلہ اللہ سے اللہ نے اور اس کے بعد اس کی اصلاحی کو ہم کا نہیں ہے صرف شیخ مجاہد اور قرآن سے قرآن ہے۔ (تفسیر حنفی)

وَمِنْ أَيْدِيهِمْ فَاتَّخَذُوا

اور اس وقت میں کہ وہ اس کو

تفسیر حنفی کے مطابق اور اس کو

مگر وہ اس کے بعد اس سے سب سے اول مسئلہ اللہ سے اللہ نے اور اس کے بعد اس کی اصلاحی کو ہم کا نہیں ہے صرف شیخ مجاہد اور قرآن سے قرآن ہے۔ (تفسیر حنفی)

وَسَيَعْلَمُ كَيْفَ لَطِيفٌ

اور وہ جانتا ہے کہ یہ

تفسیر حنفی کے مطابق اور اس کو

إِنَّ هَؤُلَاءِ يَكُونُونَ الْعَامِلِينَ وَيَدْرُونَ

اور انہیں چاہیے کہ وہ

وَرَأَاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اپنے چہچہاتے ہوئے

کتاب دین کے سر پر:

یعنی یہ لوگ جو آپ کی اللہ علیہ السلام کی نصیحت و ہدایت قبول نہیں کرتے اور اس کا سبب بنتا ہے۔ (تفسیر حنفی)

لَعْنُ خَلْقَتُهُمْ وَشَدَّ دَنَا أَسْرَهُمْ

اور ان کو اللہ نے

سورة الجملات

غلام جبریل: جیسے چاہئے! وہاں اسی جگہ پر مسمون سے دو نوچ لکھتے تھے کہ: "میرا نام محمد ہے۔"

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۲. کتب و اسناد خطی و چاپی موجود در کتابخانه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

وَالْأَرْسَالِ شُورًا

$$r_j^2 = \frac{1}{n} \sum_{i=1}^n (x_{ij} - \bar{x}_j)^2$$

وَأَعْيَضْتُ كَهْفًا

۱/ مجریہ: ۱۔ رابطہ کی ذمہ داری

وہود و خیرت کی مثال

[illegible]

14/6/54

[illegible]

مقامی لوگوں نے ان کا گھراؤا، تنہا ہی شہریت دلا دیا۔ پانچویں کے متعلق یہ ہے کہ مورچہ کے متعلق کسی وقت بھی اس کا وجود نہیں ہوتا۔ گھراؤا کی شہریت ان کے گھراؤا کی شہریت کا جو، ہو کہ جب خدا کی شہریت تہذیب کی شہریت کے دور کے دور (نہیں تھا) کی شہریت، غور و خوض ہو تو کسی کی شہریت کی سستی اور شہریت کی شہریت کی شہریت (مورچہ) ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو ایسی بات سکھاتا ہوں جس کی شکل میں تم جیسا کہ تم نے چاہا کر سکتے ہو اور جو تمہارے لئے بہت زیادہ نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس حدیث کے ذریعہ تم لوگوں کو چھوڑ دے۔ یہی وہی روایت ہے جس پر

چنگا، مومنوں کو راستہ چاہ کر، نئی ملت کی حیثیت تھی۔ اس لیے اس کی حیثیت کے نام فتنہ و فسادات لے کر اس کی مراد انتہا دینی اور کافروں کو دہشت گردی کے مرتکب نہ تھی اس لیے کافروں کو، انہی پر جہاد نہ تھا۔

[illegible]

يَا رَحْمَنُ مَنِّيكَ أَرْبِي رَحْمَتِي

[illegible]

وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا بِمَا كَانُوا يُعْمَلُونَ

$$u_{\text{max}} = 1 \in \mathbb{C} \text{ and } u_{\text{min}} = 0 \in \mathbb{C} \text{ are the minimum and maximum values of } u \text{ on } \Omega.$$

مقامی شہر کی خدمت، انہیں جو کام ان کی پرچھے کی فہمی و کجگوارائی
 مردم و افضل کا مستند رہا۔ تاکہ ان کے سرور کا جوہر نہ اندھ اندھوں۔ (نہرو) ۱۱
 اپنے زمانہ میں سے کسی کو جاننا ہے اپنی بہت میں اعلیٰ مرتبہ ہے
 محبت سے مراد ہے جنت کی نگاہ، محبت میں جنت کی کل درخت ہے۔ راست
 میں اعلیٰ کرنے کی حیثیت اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں ایمان اور
 بیخبر و دلور ہے اور اس میں اعلیٰ محبت ہے اور اس میں نہ اور محبت کو قبول
 نہ رہا ہے اور محبت کو قوم و ملت سے اور خود و محبت سے نہ ہے جو اس
 حالت میں کہ وہ

ادکام الہی کی حکمت:

جائے گی۔ اور مال پر یہ ن کیسا اُنہیں بہت جائے گا۔ میرا یہ کہ
پاکار کے لیے کالوں کی حرمت اُنہیں بھرنے کے۔

الہیاد اس کے لیے جو مسیبت اور آفات مفرکہ کی کہ خدا کو اس میں نہ اپنی
استور کے سوا سے مسیبتات کے لیے ہر شر میں (اسی بعد از قیامت کے
اور نہ کہ مفری کا وقت) کیسا ہی لیے خدا تیرے مکر میں نہ کہ تیرے
انہما و سلام کے منع کرنے کے کہ تو نہ کیا ہے۔ مگر قیامت کے دن
کے ظہور اور موت کے اوستے کا جاننا ہے کہ وہ بعد کا دن ہے جس میں کتب میں
ادکار کے لیے جاتی کے سوا کچھ ہوگا (حدیث صحیح)

إِنِّي يَوْمَ يُخْلَقُ يَوْمُ الْفَصْلِ

میں جس کے اسے اس کی ہی ہے جس کے اس کے اس کے

میں فیصلے کے دن کا انتظار ہے:

یعنی جانتے کہ اس امور کو اس دن کے لیے خدا کرنا ہے اس دن کے
لیے جس میں۔ بہت کیا کفری اور مکر فیصلہ ہوگا۔ کھانا اور پانی
ابھی انہوں نے نہ چن کا فیصلہ کرنا جس اس کی حکمت متعلیٰ نہیں ہوئی کہ
ایسا کیا جائے۔ (تفسیر حنفی)

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ

اور تو نے کیا جانتا ہے کہ فیصلے کا دن

وَيُنْفِخُ فِي الصُّورِ لِلْمُكْذِبِينَ

لہذا۔ تو اس دن جہاد نہ دلائی کی ہو

یعنی یہ حکمت پر مبنی۔ فیصلہ اس دن کیا جائے ہے جس نے کھانا اور پانی
کے اس روز عتق کی اور مصیبت کا نہ ہوگا کہ کفر مکر کی وہ نہیں رہے
تو جس دن وہ کیا کی وہی دن کھانا اور پانی کے کفر کی تو اس دن میں
جانتے اور جانتے اور اس سے جانتے ہو گئے۔ (تفسیر حنفی)

کھانے اور پانی کے لیے ہے کہ وہ کفر کی
مکمل نہیں تھا۔ رقیب کے لیے ہے کہ وہ کفر کی
مکمل نہیں تھا۔ رقیب کے لیے ہے کہ وہ کفر کی
مکمل نہیں تھا۔ رقیب کے لیے ہے کہ وہ کفر کی

وَقُلْ أَعْمَلُ بِمَا أُرَىٰ إِنَّ إِلَهًا لَّهُ الْآخِرَةُ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے خدا کے لیے کیا ہے کہ میں نے
میں نے کیا ہے کہ میں نے اپنے خدا کے لیے کیا ہے کہ میں نے

الصلوات وغیرہ۔ یہ جانتے ہیں کہ ان کے مسلمانوں کے لیے
اور مقدس ہے۔ تو ظاہر ہے البتہ کہ ان کے لیے سب خوف ہے کہ یہ
صورت ہوگی کہ کفر مکر میں کی جو ہے اس کا مقصد رکھتے ہیں۔
اس لیے یہ وقت اسے اپنی ہوائیں میں بدستور کی کہ وہ سے ان کے
ہوئے عظیم ہوئی ہیں۔ اگر کہ وہی مراد ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
بدست کی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے
جو ہے نصب ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے

إِنَّا نَعُدُّونَ لَكُمْ أَثَمًا

میں نے تم کو دہرا دہرا کر دیا ہے کہ

وہ قیامت:

یعنی قیامت کا اثرات کے سبب وہاں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

وَأَمَّا الْيَوْمُ الْخَيْرُ

میرا دن ہے اس دن میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

کائنات کا اثر:

یعنی اس دن ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے کہ اس دن میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

وَأَمَّا الْيَوْمُ الْخَيْرُ

میرا دن ہے اس دن میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

وَأَمَّا الْيَوْمُ الْخَيْرُ

میرا دن ہے اس دن میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

وَأَمَّا الْيَوْمُ الْخَيْرُ

میرا دن ہے اس دن میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے:

انہی کو حاضری:

کہ اس کے پیچھے وقت مقرر کے حوائج اپنی اپنی اس میں کہ وہ سب
مکمل کی سب سے بڑی بیٹی میں حاضر ہوں۔ (تفسیر حنفی)

یعنی یہ وہ دن کہ اپنی اپنی اس میں ہر ایک کو دہرا دہرا کر دیا ہے کہ وہ سب
ظاہر کیا ہے کہ وہ سب سے بڑی بیٹی میں حاضر ہوں۔ (تفسیر حنفی)

الہیہ کہ سب سے بڑی بیٹی میں حاضر ہوں۔ (تفسیر حنفی)

مکمل ہے کہ سب سے بڑی بیٹی میں حاضر ہوں۔ (تفسیر حنفی)

سب سے بڑی بیٹی میں حاضر ہوں۔ (تفسیر حنفی)

وَأَسْقِيَهُمْ نَضْرًا مُّزْجًا

۱۴۔ پلویڈ جسم نے تم کو اپنی طبعی حالت پر پہنچانے کا

[illegible]

وَيُنذِرُ يَوْمَئِذٍ الَّذِينَ كَذَبُوا

خواب سے اُٹھ کر دیکھتے ہیں کہ کیا ہے؟

جو بحث ہے کہ ایک جگہ ہمارے دل میں فناء... پس آخر میں کی بات
و تعذیب کے اس قدر مختلف اور مضاعف اثر ہو کر اس پر انجام پائے۔ (غیر منقول)

الْحَقِيقُوا إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ

پھر کہ کچھ جی ڈی کے نام سے ہے

یعنی قیامت کے دن ہر کھام کھا۔ (شعبہ ۵۰ فی)

نوٹ: سوداگروں کی قیادت میں اسلحہ خریدنے کی قیادت سے ہے۔
 جس میں اس سبب وقت بہت لمبا لگتا ہے کہ اس کا ارادہ کر کے یہ ظاہر کرنا چاہیے
 سمجھو ہے کہ شکر میں قیادت کا درجہ ہے اس کے لئے اور برائی میں ہیں۔
 تو جب کہ قوتِ فکر یا قیادت اور برائی اور نیکی میں فرق پیدا ہو گیا۔ جس کی
 تفصیل اس طرح کی ہو جائے کہ انسان میں قدرت خداوندی کی طرف سے
 نہیں تو نہیں رکھی تھی ہیں۔ جن کی اصلاح سے سعادت اور اصلاح کا شرب ہوتا
 ہے۔ اور ان کے خدا سے شکست و بہختی اور بدلتا اور بدی ہے اول
 قوتِ فکر ہے جس پر اور اب صحیح اور اعتقادات کا دار و بار ہے کاروں اور
 دیگر چیز میں ہے اس کو بڑا کھاتا ہے۔ شد و وجہ سے اول ذات خداوندی
 کا شرک کر کے۔ دوم صفات خداوندی میں ہے اور اور صفات میں اور میں
 محضات تصورات یا ظلال کا کر کے۔ سوم فقر و فاقہ کے ہرے میں ہے فقیر
 رکھنے سے گدہ ہوتا ہے۔ خیال میں ہمارے کارہ بار کے دلی مالک و مالک ہیں۔
 چہرہ یہ کہانی کہ ان کی زندگی میں دنیا کا کھد ہے۔ جس میں ہے نہایت
 الحوت، چھتہ وادہ کار اور خود قوت کی اس میں شکر ہے۔ شکر انبیاء
 علیہم السلام اور کتب عامہ پر انکار اور ان کے واسطہ سے سرملتی۔

نے "اگر تمہارا خوب اندازہ کرنے والے ہیں کہ تمہاری کتنی ضرورت ہے تو تمہاری ضرورت
نہیں مانتی اور کوئی زائد پچھڑا چیز یہ انکس ہوتی ہے۔ (تفسیر عثمان)

ہائے و کمال کی روایت میں لفظ غزل ہے لیکن ہم نے اس کے ذہن کے یہاں
 میں نے کائنات اور جنت پر آشکارا ہونے کے بعد احوال زندگی دیکھتے
 زندگی اور رقی کا دور (آخرت میں) ایک جنت اور حبیب ہوئے کا ایک
 احوال و سحر گردیاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما (روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں (ہر ایک کا ایک کھلی کھانسی کا پتہ ہے جس کا
 چالیس روز تک بطور غزلہ جاتا ہے پھر اس کی موت میں بہت غم ہوتا ہے۔
 پھر اس کی موت میں گوشت کا لکڑا ہوتا ہے۔ پھر اس کے پاس فرشتہ کو
 جادو یا سحر کے لیے بھیجتے ہیں فرشتہ کو کہ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) زندگی اور
 رقی اس کی سیدہ ہو گا کہ جنت ہے۔ پھر اس میں جان بھر کر ہے۔ یہی قسم
 ہے خدا کی قسم کہ (ہر ایک کی) اور مسعود جس کو تم میں سے بعض لوگ جنت
 دعوں کے لیے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور جنت کے درمیان
 ایک پاندہ کا فاصلہ رہتا ہے۔ گھر گھر ہوا کا آب آتا ہے اور وہ انہیں کا
 عمل کرتے ہیں اور انہیں ملے جاتے ہیں۔ (بخاری ص ۱۲۸)

تالیق، کہ گمانی کے لئے ہر روز سر دس نے حضورؐ کا پرہا ہے یعنی ہم انہی کو
بست کرے اور نصیحت کرنے اور یاد دہانی کے لئے پڑھ کر لے کر جوتہ رہیں ۔

وَأَيُّ يَوْمَيْ الْمَكَذِبِينَ

فان ے اے جو مجھے ہاتھ کی

منکروں کو حسرت ہوگی:

جو لوگوں کو کہا کرتے تھے کہ کوئی بھی مل کر جب وہی نہ پاؤں تبھی وہ مرے گا۔
 وہ جانتا تھا کہ جس طرح زندہ کر کے جا بقیے؟ اس وقت اپنے ان کمرے کا
 شہباز پر شاہ کی گھر سے اور اس وقت سے تھا کہ جس گھر سے (شہباز)

الَّذِينَ يُجْعَلُ الْأَرْضُ كِفَاتًا

۳۰۰ مے صہب چلے زمین چنے والے

أَحْيَاءُ وَأَمْوَالٌ

نہایت کو اس حیرت کو

زمین: حقیقی ذوقِ حقیقی ای زمین پر ہرگز ملی ہے اور مردے بھی ایسی دنیا فتح کرتے ہیں انسان کو گزند بھی ایسی خاک سے ملی اور موت کے بعد بھی جی جی کا ٹھکانا اور قوت و باروری خاک سے اس کا اخراج ہے کہ اس شکل (تصویر ۵۱)

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَأْسِي شَيْطَانٍ

۱۔ کہے ہو گئے کہ زمین میں کھجور

زمین کا فرش:

جس پر مکین اور مسکن سے آوارہ کرتے اور کرشمہ سے ہیں۔

وَالْجِبَالِ أَوْتًا وَاوَاتٍ

اور پہاڑوں کو جھینٹ

پہاڑ، سیرنگی، جھینٹ، گلاب سے اور چٹائی جگہ سے ٹکڑی۔ ایسے ہی ایسے ہیں زمین پر چٹائی اور آبی نمی اٹھانے سے پیدا کر کے اس کے اعصاب اور ٹانگیں کو مارنا گویا زمین کو ایک فروع کا مکین بنانے سے خاص بنانا (خبر چلی)

وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا

اور تم کو بیاہنے والے جوڑے

فرما دئے جوڑے:

نیکو کے کونوں راحت کے لیے عورت کو اس کا بڑا رفیق۔

”وَمَا يَكُنِي لَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ شَيْءٍ مَّا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“ (نور)

اور نہ رنج سے اور نہ طرح طرح کی تکلیف و آزار اچھے مردوں۔

وَجَعَلْنَا أُمَمًا سَبَاطًا

اور جو بڑے بھاری کھانے کی چیز بن گئے

نیز تھکاوٹ کا علاج:

یعنی دن بھر کی اور صبح سے شام تک کرب کی خیز کر لینا ہے سب قریب اور مکان دور ہو جائے گا اور بڑے ہی سکون و راحت کا ہے اگر بڑی مسابقت سے رات کا اگر کوڑے ہیں۔ (خبر چلی)

نیز بہت بڑی نعمت ہے:

جہاں حق تعالیٰ نے انسان کو جوڑے بنائے گا وہ فرمائے گا اس کی راحت کے سبب نہ انوں میں سے کسی طرح پر بند کرنا فرمایا ہے خود کیجئے تو ایک ایک ظہر اٹھانے سے کوئی نہ کی ماری و ذوق کا داری ہی ہے اور اس نعمت آتی عقل کے بڑی عقلی کے لئے جہاں نہ فرمایا ہے کہ ہر غریب، عالم، بے لیں، دیکھ اور دیکھ اور سب کو یہ دیکھ لیکن ایک وقت دعا ہوئی ہے، لہذا یہ کے حالات کا جو کہ کرنا اور چہاں اور نعمتوں کا یہ نعمت جس حاصل ہوئی ہے وہاں اور اور کو دیکھنا کے ہیں اور نصیب نہیں ہوئی ہیں کے پس راحت کے زمانہ، راحت کے مکان، وہاں مردی گری کے اعمال کی جو نام کو ہے، عجیب ہے کہ ہوتے ہیں جو غریبوں کو بہت کم ہوتے ہیں

نیز فی نعمت ان کو، ان کیوں داؤگی، بھگور کی نعمت کے ساتھ نہیں اور حق تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو اس واسطے ان کی طرف سے حق ہے۔ (وحد حق ص ۱)

وَجَعَلْنَا النِّيلَ بَیْنًا

اور خیالات کو از سر نو

راست کا لباس: جسے آبی کپڑا اور گلاب سے بن کر کھینچا ہے اور طرح رات کی ہر ایک حق کی پروردگار کی کرتی ہے اور جو ہم پہنانے کے لائق ہوں ہم کو۔ اس کے اندر سے میں کیے جاتے ہیں۔ اور میں صوفی پر کپڑا کپڑا اور سے کی صورت ان سے فرمایا ہوتی ہے نیز تم کو وقت کی اور نعمت کے کاہن ہے۔ (مشر چلی)

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا

اور دن کو کام کرنے کے

کام کا جگہ کے دن

یعنی فرما کا وہ دن کہ ان کے دھند سے دن میں کیے جاتے ہیں ان کا مقصد یہی ہے کہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی جوانی کی طرف سے دل کو سکون و طہریں نصیب ہو۔ اس کے رات دن کی مسابقت سے آسمانوں اور زمین کا ذکر فرماتے ہیں۔ یہاں کو ذکر میں کے مثال میں ان کا بیان ہے۔ (مشر چلی)

نیز روزانہ کے لئے فرمایا کہ رات کو کام میں نہ جاتی ہے اور خلاف رات کے دن کو نہیں دیکھتا اور اس کے اندر صبح سے کھانا ہے۔ اس کا کام اور خدا اس میں کر سکے، جو آسمان، پادشاہت، لیکن وہیں کر سکے اور ان روزیاں اور ذوق حاصل کر سکے۔ اور ہم نے جہاں جسید، بے سبب کو زمین ملانی، وہیں ہم نے قہار اور قدرت آسمان ملانے اور اس کے لیے جوڑے مضبوط بنائے اور اور نعمت والے ہیں، تم کو دیکھتے ہو کہ میں جہاں کی طرف چلتے ہوئے صبح سے لگے ہیں۔ یہیں چلتے چلتے، جہے ہیں اور جس ایک جگہ آج غریب، جو لڑا یا کو کم سے کم کو چلتا ہوں کیا دیکھتا ہوں اور کوئی کر دے اسے ہر جگہ کو چھوڑ دے۔ اور کیا کھور کرتے ہیں۔ (مشر چلی)

وَبَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا

اور تم کے آسمانوں کے درمیان چھوڑ دے

سات آسمان:

یعنی سات، ان بہت مضبوط بنائے۔ جس میں آبی جگہ ان سے دھند گزرنے کے بعد جو کوئی دھند نہیں ہے۔

ہم اھل حق کے لئے کمال جرات پر محسن کرتے ہیں جن کے عقائد کو ہم فرہارہ کرتے ہیں۔ وہ خود اہل اسلام ہیں، یہ ان کا عقائد ان سے۔ جو کہ ان کے عقائد کے خلاف راہی ہے بلکہ ان کی خطاب کی نسبت میں ہے۔ وہ جس کی تصویر خط اسلام کے لئے تھی ہے۔ اب قیامت میں کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ قیامت تکلمات میں ان لوگوں کے لئے وہ راہی خطاب کی مصراحت ہے۔ وہ اس قیامت میں اہل بدعت کے خطاب عربی کی نص میر۔ اہل قول کی صاحب راہ کی شکل کر رہا ہے۔ اب سے ابھی کہتی ہے۔ جس کے راہی حضرت اہل حق کے لئے کہ وہ اہل حق کی ہوتی ہے۔ وہ نے اہل خدا کی حق کوئی بھی دلائل سے نہ لے سکا۔

اب ان کے خطاب تک اس میں ہر دو رو کا ہے۔ اب ان کے اہل حق کی سال کا نام ہے۔ اور یہ ان کے اہل حق کی ہے۔ ان میں سے ہر دو رو کا ہے کہ یہ حدیث بتا رہی ہے کہ حدیث کے لئے ان کے اہل حق کی ہوتی ہے۔ ان کے لئے ان کے لئے۔ (تفسیر غفر)

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا

۱۰۔ یہ تجھیں اپنی قوم پر غلبہ کا

إِلَٰهِمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ

[illegible]

کسی قسم کی جونی رامت نہ ہوگی!

[illegible]

شہید یار محمد اور شہیدہ نصرتہ لالہ جانی ملے گا۔

الحسبہ بہت سے نرم ہائی۔ صریحاً یہ ہے کہ ۲ ہے کیا چیزوں سے

کول اس وقت تک جہنم سے نہ نکلے گا۔ جب تک اس میں چند اہلبے حرور
سے اور تھیں کچھ اور چری تھیں اور ہر سال انہیں سوسا نگوین کا ہے۔ تھیں۔ سے
موراد۔ جنوں کے مطاقی۔

سورہ کے حضرت سرور ہی جو اللہ جل جلالہ نے نازل کیا ہے کہ کہہ اس
جسم کو کر پڑا دی ہے کہ نہ کوئی جہنم کے ہے نہ کوئی آسمان کا نہ کہ یہ
لکھ نہ چھلک نہ لڑی ہو کا سر و نیکیں نہ کی گمانے اور بیٹے کی جڑ کا۔ یہ جسم
اور فضاں پر اسباب کہہ رہے کہ جو بد ہو سکتا ہے کہ یہ مال ہر جا کے اور
دوسری انسان کے خدا ہے ان کے نفس

بالا نظر نہ کیے بغیر جہم سے نکال لیے جاویں گے۔

مطہری نے اس احوال کی تائید میں دوسرے نوٹس دیتے ہوئے کہا کہ جیٹا کی جگہ پر
عہدہ دار نے غلطی سے مسند پر اٹھنا دیکھا اور اس سے شرمسار ہو کر اس کی فریاد
ہے کہ وہ اس واقعہ پر خود دے کے بعد پانچ جہنم سے لے لے رہا ہے۔
حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں کہ اس شخص نے جیٹا پر غصہ کیا اور اس سے
دعویٰ اور غور ہوا تو پتا لگا کہ اس نے ایک بھائی کے لئے نہ کہ
کچھ جیٹا کھینچ کر کھانسی اسی سال کا ہوا ہے۔ اس بارہ میں کھانسی کا
اس کا اور جیٹا ایک جیٹا سال کا ہوا ہے۔ اس سے جیٹا کھینچ کر کھانسی کا

ایک اور بات میں ہے کہ اسلام نے ایمان کو جو کچھ کہنا
 جسم سے کوئی کلمہ بھی، فرجواب دانا کہ جس نے وضع کی انھوں نے اس
 مرتبہ سے نہ کرنا چاہی، علیٰ حدیثی، سلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں
 سے کوئی کلمہ بھی جس حدت، سزا، ننگ، پھر فرمایا کہ کسی سال سے تمہارا
 جب بولتے ہو، اور نہ کہیں تمہارا کلمہ کا جزم کرتے ہو۔

میں نے کہا:

[illegible]

ہر شخص قیامت کے دن اپنے اس عمل کو جو پہلے اس نے دنیا میں کیا ہوگا اپنے اعمال سے جس رائے کا اس کا یہاں وقت میں دیکھنا چاہیے کہ اس کو کتنا اہم اور قیمتی کی نسبت انہوں نے طرف دیا ہے لے کر اس کا وہ تھا کہ اس کو دیکھنا چاہیے کہ اس کو کتنا اہم اور قیمتی کی نسبت انہوں نے طرف دیا ہے۔

قبر کی محزون:

مغربی ممالک میں پہچاننے کی روایت ہے کہ وہیں انسان کو حیات بعد از موت کے لیے تیار کیا جاتا ہے کہ وہیں قبر کی محزون میں نہ ہو بلکہ حیات کے لیے تیار کیا جاتا ہے کہ وہیں قبر کی محزون میں نہ ہو بلکہ حیات کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

عذاب قبر:

عذاب قبر کے متعلق احادیث بہت ہیں صحیحین میں حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے کہ اگر آپ نے کوئی ایسا کام کیا کہ اس سے آپ کو عذاب ہوگا تو اس سے بچ جائیں اور اگر اس سے بچنا ہو تو اس سے بچ جائیں۔

قبر میں اعمال کا سامنا:

قبر کے بعد بعض اوقات کے واسطے نے حضرت ہر وہ مہاجرین و انصاریہوں کو بھیجا کہ وہ اپنے اعمال کو سامنے لیں۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے اعمال کو سامنے لیا ہے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے اعمال کو سامنے لیا ہے۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے اعمال کو سامنے لیا ہے۔

وَقُولِ الْكَافِرِينَ إِنَّا نَسُوا حَظًّا

اور کہو کہ کافر کہیں کہ ہم نے بڑا حصہ بھول دیا ہے۔

انکار ہوا ہے کہ انکار کا اظہار قول سے ہی ہوتا ہے۔ انکار کا اظہار قول سے ہی ہوتا ہے۔ انکار کا اظہار قول سے ہی ہوتا ہے۔

ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَاءَ اتَّخِذْ إِلَيْهِ مِنْ دُونِهِ مَأْوًى

وہ ہے جس کا وہ اپنے لیے دوسرا گھر لے لے۔

انہی نجات کا سامان کرلو:

یہ روز ہے جس کا وہ اپنے لیے دوسرا گھر لے لے۔

عذاب ہے جس کا وہ اپنے لیے دوسرا گھر لے لے۔

إِنَّا أَنْذَرْنَكُمْ عَنْ آيَةِ قُرْيَانٍ يَوْمَ يُنْفَخُ الْفُجَاءُ

وہ ہے جس کا وہ اپنے لیے دوسرا گھر لے لے۔

يُنْفَخُ الْفُجَاءُ مَا قَدَّمَتْ يَدُ

وہ ہے جس کا وہ اپنے لیے دوسرا گھر لے لے۔

کافر کی روح:

کافر کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے بلکہ اس کی راج
گڑھن پر پھینک دیا جاتا ہے۔

اس وقت سے سزا کا حکم دیا گیا ہے کہ اگرچہ (یعنی جس) ایک قسم سے جو زمین سے (یعنی نصرت) ہے، وہی ہے (اس شخص کی بنا پر اب خدا اب تجربے کا کار کا محقق نہیں رہی جیسا کہ بعض اہل بدعت (مذہب) کا خیال ہے کہ وہ ان کیلئے سے قطع نظر کر کے خدا پر توکل نہیں۔ اسی طرح کے نزدیک تو خدا پر توکل کرنا کیلئے ہے لیکن اس سے مانا نہیں ہوگا کہ جو زمین سے (یعنی نصرت) ہے، وہی ہے (اس شخص کی بنا پر اب خدا اب تجربے کا کار کا محقق نہیں رہی جیسا کہ بعض اہل بدعت (مذہب) کا خیال ہے کہ وہ ان کیلئے سے قطع نظر کر کے خدا پر توکل نہیں۔ اسی طرح کے نزدیک تو خدا پر توکل کرنا کیلئے ہے لیکن اس سے مانا نہیں ہوگا کہ

<p>وَالشَّيْءِ سُبْحًا ۝ وَالشَّيْءِ</p> <p>۱۰ دن رات کی عزت سے اور اُن کے</p> <p>سُبْحًا ۝</p> <p>وہی کہ اور</p>

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی نکاح (بچے بد و نیک) سے بچو نہ چاہو، اور سکر منکر بناتے" "والدہ" سے سزا کا وہ مراعاتی اصول ہے۔ والدہ اہم (مقیمہ ص ۱)

وہ مرتبہ حضور پھونکنا:

[illegible]

دونوں نخلوں کا درمیانی وقفہ:

دن مبارک پہنچنے کے حسن بھری کامرسز قول نقل کیا ہے کہ دونوں گجوں کے درمیان چالیس سال کی مدت ہوئی۔ اول گجوتے کے عجم خدیوہرے نے دھلا چڑھ کر مرے کی۔ مینکے نے زبان کہا ہے۔ کہ دونوں گجوں کے درمیان چالیس سال کی مدت ہوئے یہ تمام روایات نقل ہیں۔

[illegible][illegible]

قُلُوبُ يَوْمِيْنَ وَآيَةُ ۚ اَبْصَارُهَا

کتنے دن، کتنے دن جو مجھے ہیں ان کی آنکھیں

تکے نہ نہ کہ اب ہمارے ہی اُن کی آٹھیں

بارش اور زمین کی پرویدگی کی خدمت ہے۔ اور ملک امور قبضہ اور ارجہ
نامور ہیں۔ اور اس امر افکار اشد کا امر لے کر ان کے پاس آتے ہیں۔

مثلاً اس کی حرکت:

انہوں نے کہا ہے کہ بعد ازیں کے حالات بانی خیلوں سے حد سے مراد یہ تھے۔ اس کا کیا معنی ہے دوسرے الفاظ کی طرف توجہ کیجئے یہی مطلب ملے گا کہ یہ ہیں اراک۔ جیسے تینا ایک ایک اسی سے دوسرے الفاظ میں بیان کرنا شروع کرتے ہیں۔ منہ سے فرمایا ہے غنایاں کو بھول جائیں اور کامیاب ہو جائیں۔ بہت سی باتیں کہتے ہیں۔ یہ تو اہل خیل ہے۔

دوں کو کہ عیث ملک (ابلی اس) نہیں کے نفوس قاطل کے یہ سوال
 ہے جس خوبشات نفس کے نکل کر عالم اقدس کی طرف نشہ کے ساتھ
 جاتے مجربا رہتی ہیں تیرے ہر کمالات کی طرف دیتے ہیں۔ یہاں تک
 کہ ہر ذات ہو جاتے ہیں۔ یعنی دوسرے دلوں کو سوسا کر رہ جاتے ہیں۔
 جاکھوین۔ یا چھبہ دن کے احوال مراد ہیں۔ کہ ان کے ہاتھ کو کثرت کے
 ساتھ پہنچنے پر جتنی کے ساتھ تیر پہنچتے ہیں اور ان کو دیکھا جاتے ہیں۔ اور
 شمس کتاب کی طرف دیتے ہیں۔ اور ان کی اور کچھ علم کرنے ہیں۔

ایک کامیاب دل کے خود روز کے احسانات ہیں ان کے گھڑنے پر اپنی کامیابی میں
شرعیہ طریقہ کرتے ہیں اور یہ پسندیدہ اور پسند ہوتے ہیں۔ دارالاسلام کے ادارہ فطر
تک جاتے ہیں۔ دنگا میں مولوی رحمت علی ہیں جو کہ تیسرے ہیں ان کے طرف
پسند کرتے ہیں۔ آخر میں سرگرمی کا انتظام کر کے ہیں۔ (طریقہ عملی)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ ۖ

میں نے اپنے دل سے

مسورہ پشاور:

مکمل زمین میں جو نچوڑا ہے۔ مکمل راندہ مورد چھو گئے۔ (سمیر علی)

پہاڑوں میں ان کے حرم کے احباب بکھڑے تھے۔ مطلقے سے نکلتے تھے۔ احزاب اس
 سے بڑھ کر جس سے بڑھ کر پیش قدمی کے گا۔ اس کی مقدار کو کھانے کے وقت
 سے بڑھ کر اس سے بڑھ کر کھانے میں کچھ نہیں ہوگا۔ اگر حرم و احباب
 ان کے کہہ کر صبر ہوگا۔ ان کی اجازت دینی کے ساتھ ہے۔ چاہے ان کو کچھ کھانا
 ضرور دیا جائے۔ بھائی کے کہنے کا قول نقل کیا ہے کہ ہر جگہ غرضت میں اور
 اجازت میں ضرور دیا جائے گا۔ (مرحومہ زکریا کے بعد مرآۃ کا۔ (سمیر علی)

تَتَّبِعْهَا الزَّادِيَّةُ ۝

فانی کے لیے آئے دوسری ۶۲

ہو اسے نعلانی باقی ہی نہ رہے جو انسان کو شر کی طرف کھینچے ہے یہ ظاہر
ولایت کو صمد کا مقام ہے اور اسی شخص کو حاصل ہونا ہے جس کو صوفیاء کی
اصطلاح میں لائق فی اللہ اور لائق اخذ کہا جاتا ہے۔ یعنی لوگ قرآن کی آیت
آیت کے مصداق ہیں جو شیطان کو مخاطب کر کے بھی گئی

وَلَا تَجْعَلْ لِّشَيْءٍ مُّشْكُوتًا وَّجْهًا لِلْغَايِبِ یعنی میرے خاص بندوں پر جو آقا پرست
میں تھے کہ ان کو بھی صمدان ہیں اس حدیث کے جس میں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُلَاقُوا مِنْ أَخَذَ خُفْمَ حَتَّىٰ يَكُونُوا خُفْوًا قَبْلًا لِّغَا
جنت ہے۔ جنت میں جس سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا
جب تک اس کی ہوائے نفسانی میری تعلیمات۔

ہوا کا مسمیٰ:

موسا میں ہے کہ ہوا کا مسمیٰ ہے اپنی پہلہ روح کو کہ طرف غم کا
جھاڑ۔ ہوا کی حد یہ ہے کہ ہوا صمد ہو گا تو دنیا میں صمدیت
میں سے کوئی نہ ہو اور غم کی حد یہ ہے کہ ہوا کا مسمیٰ ہے غم کی
طرف اور ہوا بلک سے کسی کی طرف گرتی۔

ہو تمام صمدیت کا مرکز خدا پرست ہیں وہی کی بنیاد ہے مگر وہی کا قول
ہے کہ اللہ نے کوئی مخلوق ہوائے زور نہ گندی پھونکی ہے۔ ہوا اللہ کے صمد
میں رہتی ہے اور زور سے شروع ہر مسمیٰ کو اپنی قوت سے کہ اشارہ کی حقیقت
ہیں موجود ہیں خصوصاً سب اصحاب کی حقیقت اور اخلاق و اعمال و غیرہ کے نتائج
جو جوائے خود اپنے صمدان کے غمازگار ہیں مگر ان کی پہلی اور پہلی ہوا
صمد سے روایت نہیں کی جاتی اگرچہ اس سے کہ ہوا ہوا صرف صمد سے
صمد بھی ہوتا ہے تو وہ کاشی اور ہوا ہے تاہم علامہ الطیوب
غفرلہ کی معرفت میں کی اطلاع دیتے ہیں کہ کیا کراشا کے صمدان کو
جائے کے لئے قتل کیا جاتا ہے یا نہیں ان کی کراشا صمد سے رو جاتی ہے۔

نہایت دور میں کی ہوتی ہے (۱) غویٰ انصوری جیسا کہ اس آیت
میں ہے وَلَقَدْ كُنْتُمْ مِنْ شِئْءٍ مِّنْ دُونِ الَّذِي خَلَقَ الْبَشَرَ لَكُمُ آيَاتٌ فِي آفَاقِ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمِنْ أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ رَاجِعُونَ إِلَى اللَّهِ
یعنی زمین میں ہے سب چارہ چارہ اللہ کا فرمان بردار ہے۔ (۲) انصوری کہیں
جنم واپس سے مطلب ہے جس میں طرح طرح کی طور پر ہر چیز اللہ کی
فرمان بردار ہے اللہ کی مشیت اور اللہ کے خلاف کوئی نہ کہنا سکتا جس کی
جائے اس طرح اختیار رعایات بھی ہوں چاہے قلب کا کوئی فعل ہو
اصحاب کا اخلاق نفسانی۔ کوئی بھی اللہ کے ارادہ اور حکم کے خلاف نہ
چاہے ہوا کو اس میں قصاص ملے ہونا چاہیے خواہ اس پر قوت کی بدولت کے
خلاف ہے ہر باطل صمد (خصل میل عقیدہ ہوائی) ہوا جس کی اشارت ہے اور
لہذا وہ اس سے مل کر ہوا ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی فکر و سوچ پر اعتماد کرتے

سکتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہوا کی ہوا یہ اعتبار ہو گیا کہ چند کراشا
میں سے لے کر صمد ہے انہیں ایسے صمدان میں مشیت جو کچھ نہ کہ جتنی ہوا کو
اختیار کرتا ہو ہی ہے اور اللہ کا حکم صمدان ہی ہے۔

مکانہ نفس:

نفس کی حالت میں چیزوں میں جو صمدان ہوتے ہیں وہ ہوا و نباتات ہیں یہ
آزادی کو کوشش کرتے ہیں اختیار خودی اس میں کہ اس کی ہوا جاتی ہے نہیں ایک
ہوا کی نفس وہ ہے جو نباتات اور اہل حشر میں شامل ہو جاتی ہے ہر نباتات اور
خود پسند ایسے الٹی کھو اور شہید ہوا ہے نفس ہیں جس میں انسان اکثر
خود بھی دھوکا کھاتا ہے اپنے عمل کو درست سمجھتا رہتا ہے مگر یہی وہ ہوائے
نفس ہے جس کی طاقت صمد سے پہلے ہر سب سے زیادہ ضروری ہے مگر
اس سے پہلے کا کچھ علاج اور عجب نفس کے صمدان میں کہ انسان کوئی ایسا صمد
کامل تلاش کرے جس کی باہر صمد کی خدمت میں وہ کہ عبادت کر کے صمد
نفس ہوا کے سچائی سے اہل صمد ہونے آپ کو اس کے حوالہ کرے اور اس
کے طور پر عمل کرے۔ شیخ امام حضرت محبوب کرتی فرماتے ہیں کہ میں اپنی
ابتدائی غم میں نہ تھا (کمال کا مرکز تھا) میں نے اپنے نفس میں سستی اور
باطنی میں ایک قسم کی غمت محسوس کی تو ارادہ کیا کہ چند روز روزے رکھوں تاکہ
یہ غمت اور سستی دور ہو جائے اللہ کا شوق روزے کے ساتھ میں ایک صمد و زشت
اہل نام بہا ہوا میں مشیت کی خدمت میں حاضر ہوا اور شیخ نے مہمانوں کے
لئے کھانا کھایا اور مجھے بھی کھانے کا حکم دیا اور فرمایا بہت برا کھو ہے جو اپنی
ہوائے نفسانی کا بندہ ہو جس کو گھر دار کرے اور کھانا کھائے کھائے روزے
سے بہتر ہے جو ہوائے نفسانی کے ساتھ ہو اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میرا
نفس عجب خود پسند کا شکار ہوا تھا جس کو شیخ نے محسوس کیا اور مجھے بتاتے ہو
کہ اگر ذمہ داری اور اہل عبادت میں کسی شیخ کا کمال کی اجازت و اجازت اور کار
ہے کہ جس کو نہ کہ نفس سے واقف ہوتا ہے جس غم میں نفس کا کیا ہو گا
سے روک دے گا اس وقت میں نے حضرت شیخ عظیم قدس سرہ سے عرض کیا
کہ حضرت اگر آپ شیخ جس کو اصطلاح میں باطنی فی اللہ اور باطنی اللہ کہا جاتا ہے
نہی کہ صمد ہو تو اس کا کہنے سے فرمایا کہ اس کو کھانے کے بعد استفادہ کی
کھوت کرے اور کھانا کے بعد ہی صمد استفادہ کرنے کی پابندی کرے
تاکہ پابندی صمد استفادہ ہو جائے تاکہ صمد صمد صمد صمد صمد صمد صمد صمد
ہے کہ بعض صمد میں اپنے قلب میں کہ صمد محسوس کرتے ہیں اور ہر روز
اللہ خالی سے ہوا استفادہ صمد صمد صمد کرتے ہیں۔

نہرو اہل روح طاقت ہوائے نفسانی کا یہ ہے کہ کھوت کرے اور
نہ جہات و اجازت کے ذریعہ اپنے نفس کو دیا سو شیخ بنا کر اس میں وہ

ہو جائے تو میں نے کہا ہوں میں نہیں ہوتا۔ (رواہ ابوداؤد فی شرح السنۃ۔)
 قوی نے اربعین میں لکھا ہے کہ حدیث صحیح ہے۔ (غیر ملکی)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ

تَحِلُّ ۚ قُلْ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ

مُرْسَلًا

قیام اس کا

یعنی فرما کر کہ اس کے آگے اور تا بہت کچھ نہیں ہوگا۔ (غیر ملکی)
 شہنشاہ نے ان کا نام لے کر فرمایا کہ حدیث صحیح ہے روایت سے حضرت
 ابی ہاشم رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے کہ اس کے مشرکوں نے بطور احتجاج اور حسن
 اللہ علیہ السلام نے اس سے روایت کیا کہ قیامت کب پیدا ہوگی اس پر اللہ
 نے یہ حدیث نازل فرمائی۔

ما تسمیٰ ہر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قول نقل کیا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سوال کا جواب دینے کے لیے قیامت کے متعلق
 (جو میں نے اس حدیث میں مذکور ہے) اس کی تائید کرتے تھے اس پر آیت
 يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ تَحِلُّ ۚ قُلْ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ
 کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کا زمانہ بتا کر کہتے تھے
 اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ قیامت کے بعد ہر آدمی کو اپنی قوم کی قوموں
 نسبت کی سے حاصل کام ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت
 جاننے کے ساتھ، باقی کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی قوموں
 تھے اس سے حدیث قیامت اور قیامت کے آگے اس سے معلوم ہو کہ قیامت کب
 آئے گی اور کبھی میں غامض حکمت ہے اور اس کا علم صرف اللہ ہی ہے۔

فِيهِ أَنْتُمْ مَرْكُوبُونَ ۚ قُلْ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ

قوی کا نام لے کر کہ حدیث صحیح ہے

مُرْسَلًا

قیام اس کا

قیامت کا معنی وقت صرف اللہ ہی لکھا ہے
 یعنی اس کا وقت اللہ ہی کو ہے اور اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے
 اور اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اور اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے
 اور اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اور اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے

افضل ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث کے لیے ایسے ہی کی اجازت
 ضروری ہے جو قوی کی اللہ ہوا اور وہ اس حدیث سے مراد ہو چکا ہو۔ میں نے
 عرض کیا کہ یہ بات سننے کے لیے آئی کہ اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو
 اس سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے
 مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے
 مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے

ترک ہوا کا علی مرتبہ

غیر ملکی سے بار بار کالی مرتبہ ہے کہ اپنے دل سے ہلکی خاطر
 نکال دیکھتے ہوئے اللہ اور اس حدیث کے اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو
 اصل کرنے کے لیے صوفیہ لا الہ الا اللہ کی تائید کیا کرتے ہیں مگر وہ الہ الا
 اللہ کہتے وقت پیش نظر دیکھتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ کوئی تصویر نہیں۔

حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 آواز دہا ہوا کا اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 (جو میں نے اس حدیث میں مذکور ہے) میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اور اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 ہے اپنے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اور اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 کے لئے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 جان بوجھ کر اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 غلط ہے اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 جان بوجھ کر اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے

اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے

اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے
 اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے اللہ ہی کو اس حدیث سے مراد ہے

منہ لعلہ نے دشا فرماوا ایسا کہ دیکھو! وہ گھر کی طرف راہ۔

[۱۹۸۷ء کی سب سے بڑی کتاب: عقبن بظہر]

لَعْنَةُ اَمَانَةَ قَابِضَةٍ

ایمان کو قید کرنے والا (کافر) کا لعنہ

دن کرنے کا طریقہ:

مٹی مرنے کے بعد اس کی بات کو قبر میں دیکھ کر جامع کر دیا۔

تازہ دلوں کے سامنے یوں ہی یہ خبر دے دو۔ (خبردار)

تاجی روایات سے یہ منظر ہوتا کہ درود قلم میں انسان کی لاشیں
مردوں کی طرح پھینک دی جاتی تھیں جن کو کشتی کو سے کھا دیتے تھے کھیر
ہے کہ اس کی لاشیں کے ہر حصہ سے ہر قسم کی مٹی اور اس کے حصوں سے
لوگوں کا ذیبت بھی پختی مٹی اور اس میں پیستے تھے (خبردار عالم کے اس
عقبنی اس سے اور قریب میں اس کے طریقہ سے انسان کی قبر میں مٹی دبی
گئی اور اس میں سے مٹی جھٹکا سامان ہو گیا۔

پہلی اور گھٹتی تو سب مٹی بھی روایت ہے کہ وہ اپنے مردوں کی لاش کو
اسی طرح چھوڑ دیتے ہیں اپنے اتار کے جس کو ایک اٹار کر اس کو کشتی کی
قلعہ دیتے ہیں اس میں ایک دروازہ ہوتا ہے اس اٹار میں مرد چھوڑ کر
چلے جاتے ہیں مگر وہ کل اور کوئی کوئی طرح کرکھا جاتے ہیں میں
بڑیاں کا حافیہ وہ تہہ قوم ہوئی میں چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔

بندھان کے ہیں مردوں کو ہوائی کے مرہے اس کتاب میں ہر صنادی
کو کھانے کے کھوپ کی ہر حال میں ہر خدا کی کتاب قرآن اور کتب
سے قرآن میں سے وہ مسلمانوں کی طرح اپنے مردوں کو کھاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اسلام کے سوا جو کسی طرح انسان کی لاش کے لیے اختیار
کیے جاتے ہیں مٹی و لاش کے خلاف ہیں اور انسانی عظمت کو مٹا کر اس میں
کرتے ہیں جبکہ حسد مل افطیہ و ظلم کی تعلیم سے دنیا کو یہ بات مٹی
ہے کہ مردوں کے جسم کا اجزاء مردوں کے جسم کی طرح ہے جیسا کہ ایک
عورت میں فرما دیتا ہے کہ وہ دنیا ہی ہے جیسا کہ مرد کو مٹی کی بنا کر لکھا ہے۔

مردوں کا یہ دیکھ کر آگ میں جلا دیا جاتا ہے جس کو کھانے سے نبرد
بہتر ہے اور آگ کا مرد کو پاک کر دیتی ہے جس اور لاش کے خلاف ہے۔

انسان کو کھانے مٹی سے پیدا کیا تو مناسب کیا ہے کہ مرنے کے بعد بھی
مٹی میں ہی رہا دیا جائے اس کو کھانے لاش کے لئے دیا جائے (لَعْنَةُ اَمَانَةِ قَابِضَةٍ)
شیعہ لَعْنَةُ اَمَانَةِ قَابِضَةٍ کا لفظی (مرہہ و مرہ)

مرہہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَعْنَةُ الْعُومِ

مَنْ اَيُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ مِنْ لَعْنَةٍ

کس چیز سے ہمارا کوئی ایک اور ہے؟

اپنی اصل پر غور کرو:

مخلوق دنیا پر اصل پر غور کریں کہ ہمارا کس چیز سے ہوا ہے؟ ایک چیز
ہے جو ہمارے جسم میں دھواں حسن، جمال اور عقل اور اس کے
لوگوں غائب، کھانے، اپنی سرانی سے ملتا رہا۔ جس کی حقیقت کل اپنی
کیا ہے؟ مٹی کی بنا ہے کہ اس کی جسم مٹی کی جسم انسان صحت انار سے
اور یہ ہے کہ مٹی کی اصل حقیقت اور وہ کہ کہ سب مٹی کو کھانے اس کے اس کی
کچھ پادشاہ سے مٹی کو کھانے کچھ شرملا ہوا۔ (خبردار)

خَلَقَهُ فَقَدْ رَدَّ

ایسا کہ ہمارا جسم کھانے کا

اپنی بناوٹ دیکھو:

مٹی ہمارے ہاں وغیرہ سب مخلوق دنیا پر ایک خاص اسلوب اور
انار سے دے رکھے کوئی چیز جس سے مٹی اور ہے وہی مخلوق
رکھتی۔ (خبردار)

چرچیز میں جو مقدمہ پیرا:

لَعْنَةُ اَمَانَةِ قَابِضَةٍ سے یہاں پر بھی مرد ہو گئی ہے کہ انسان جس حالت میں
زیچش ہوا ہے اس میں لَعْنَةُ اَمَانَةِ قَابِضَةٍ کی بنا پر اس کی حقیقت رکھتی ہے جس کو
دیکھا کہ اس کے لیے مٹی کے اس کی مٹی کی حقیقت رکھتی ہے کہ اس کے
رسمیہ ایک حالت ہو گا، مٹی و لاش کے (لَعْنَةُ اَمَانَةِ قَابِضَةٍ) سے

اس کے بعد اس کے لیے ایک اعزاز و سحر کر دیا مٹی کے جسم سے
مٹی فرشتے نے اس کے لیے یہ باتیں رکھ دی۔ (۱) خدا میں (۲) لاش
دن کی (۳) دن کی (۴) اور مٹی یا سید ہوا (خبردار)

لَعْنَةُ التَّيْمِيلِ

مرہہ انسان کو کھانے کا

پہلے برے کی چیز:

مٹی میں کھانے کے برے کی کھوئی ہاں کے چہرہ میں سے نکلا
آسانی ہے۔ (خبردار)

دینا یا جنت کا راستہ ہے اور اس کا قرار کچھ نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ

میں اس وقت پر ایک کوئی غریبی ہوگی، حجاب باق رہے ایک دوسرے کو نہ چومیں گے، ٹھکانے خالی سے نہ کوئی برائی نکلیں جس سے نہ سمجھ گئے یا اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے ایک دوسرے سے نہ مانگے گا۔ (نمبر چل)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اہل بچوں کی کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی کہ ان کا انتقال اسلام سے پہلے ہو گیا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہوں گے، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ گواہی ہوگی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر نگاہ کی، پھر فرمایا کہ تم ان کے ساتھ ہو دو، جو تم کو بھی ان سے سخت کہتا ہے۔ (امام بیہقی)

کسی کو کسی کا جوش نہ ہوگا:

امام ابو نعیم حضرت سہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو نہ برباد مانگے جس سے نہ عقاب نہ گاہی لوگوں کے نہ پیدائش کی گواہی ہوگی، اور ان کی کوئی کنیت نہ ہوگا، ان کی کنیت سے نہ کہ نہ اور ان کو ان کی جڑوں تک اتنی پسند میں فرمائی ہوگا، حضرت سہاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ کے اعتقاد ایک دوسرے کے کچھ نہ فرمایا کہ لوگوں کو اس کاوش میں نہ لگے، اگر شخص کا حال اس روز ایسا ہو کہ اس کو دوسروں سے پرہیز کرنا ہو، گناہ نہ دینے کو پورا نہ پہنچی اور پہلی نے نقل کیا ہے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بھی اس طرح ہے۔

اس روایت میں اگر کائنات سے کہ اس روز لوگوں کا معاملہ اس سے زیادہ سخت ہو گا، کوئی کسی کو کہے (اس کی فرصت کہاں ہوگی؟) پہنچی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس طرح نقل کی ہے۔ (نمبر چل)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم مجھے جیوں گے، دن اور رات سے خدا کے پاس پہنچ کے جاؤ گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیوی سلاہ نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایک دوسرے کی شرکاء ہوں پر نظریہ پڑ گیا کہ فرمایا اس روز کی گھبراہٹ وہاں کا حیرت انگیز ہنگامہ، یہ حضور کو مشغول کرے گا، اگلا کہ دوسرے کی طرف سے کھینچا، ملاحظہ فرمائیے (اس کی بنا پر) روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تلاوت فرمائی، لیکن آخر یہ حال نہ ہو سکی کہ یہ جیوی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہیں۔

اور روایت میں ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ سے یہ بھی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن میں ہوں میں ایک بات پہنچتی ہوں اور دعا دیکھنے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں جا رہا ہوں تو ضرور جاتا ہوں

میں یہ جیوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا شرک میں لگایا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے باقی اور مجھے ہیں۔ تو جیوی پر ہند پر چھاپ کر کہا کہ میں بھی ان کی ہی حالت میں ہوں گی؟ فرمایا میں یہ کہ ام المومنین پر ہند کرنے لگیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ اس آیت کو ان کو پھر نہیں کہ کوئی نہ کہ تم میں ہو گا کہ پڑھنے سے پہلے میں کہیں یا چھاپا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آیت کو ان کی سے فرمایا لیکن، انہو فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت سہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منہا نے پوچھا ہے کہ کہ لوگ اس طرح نہ لگے ہوں گے، ہاں یہ حضرت علی کے بھی گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نہ لگے کیا ہو گا اور ان کی کے کانوں تک نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہ لگائی۔ (نمبر چل)

وَجُودُ يَوْمِيذٍ مُسْفَرَةٍ ۝

یہ نہ دن رات ہی

ضاحکہ مُسْتَبْشِرَةٍ ۝

یہ خوشی کرنے

مومنین کے چہرے:

یہی مومنین کے چہرے نور ایمان سے روشن اور غایت سرت سے خدا کا رخ ہے۔ (نمبر چل)

وَجُودُ يَوْمِيذٍ عَلَيْهَا عِبْرَةٌ ۝

یہ نئے حیرت انگیز دن ہیں کہ ہر روزی ہے

رُفْعُهَا قُوَّةً ۝

چراغ کی آواز سے نہ ہوا

کافروں کے چہرے:

یہی کافروں کے چہرے پر کفر کی گدڑت چھائی، اسی اور اس سے نفرت ہوگی، عکس اور پادشاہ کی گدڑت کرے گی۔ (نمبر چل)

أُولَئِكَ هُمُ الظُّفَرَةُ الْفَجْرَةُ ۝

یہ ان کے ہیں جو سر میں اجنبی

یہی کافروں کے چہرے کو کفر کی گدڑت زار ہوگی، ان سے ذہن میں نہ لگتی ہے شرمائیں۔ (نمبر چل)

انسان جنات اور ملائکہ:

ملائکین سے موصوف نام جنات اور انسان مرد ہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قرآن مجید میں اسی کے لیے ہے لہذا آپ کی ذات وحیہ علیہ السلام حق پر قرار ہے۔ ان کے لیے ملائکہ کا بھی حاصل ہے۔ اے ملائکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور بتاؤ کہ ان پر کمال کون ہے۔ نہ کہ جسے متبرک میں حضرت جبریل علیہ السلام سے لکھا ہے کہ جب سورہ انعام پڑھ کر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی پاکیزگی کا نشان سے اظہار فرمایا۔ پھر ملائکہ نے بھی ان کی زبان کی تائید و توثیق کی کہ ان کو بڑا کرنا۔ (تفسیر طبری)

لَیْسَ شَاءَ وَمَنْ لَمْ یَأْمُرْ أَنْ یُسْتَقِیْمَ ۝
جو کئی چاہے تم میں سے کہ سچا ہے ۵

استقامت:

یعنی بالکل صحیح بنانے کے لیے مجبوجہ ہے جو سچا ماننا چاہیں اور اللہ کی ہر وی اختیار نہ کریں۔ کیونکہ ایسی ہی لوگ اس نصیحت سے مستمع ہو گئے۔ (تفسیر طبری) علیان بن عبد اللہ القس نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ سے اسلام کی کوئی لکھنا اس بات پر نادم تھے کہ آپ کے بعد مجھے اس کے حلق کی اور سے یہ چھوڑنا چاہتا تھا۔ اے کلمہ صحت باطلہ کلمہ استقامت رکھ۔ وہ اس طرح کہیں ہوگا۔

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ یَشَاءَ اللّٰهُ ۝
اور تم میں سے جو چاہو مگر اس کے لیے کہ وہ چاہے ۶
رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ۝
سارے جہان کا مالک ۷

رسول اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے:

یعنی نبی اللہ قرآن نصیحت سے چاہیں اس کی تائید و توثیق الہی پر موقوف ہے جو بعض لوگوں کے لیے حلق ہوتی ہے اور بعض کے لیے کسی حکمت سے منہ کو سوا خدا کی ہر حلق نہیں ہوتی۔ (تفسیر طبری)

وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ یَشَاءَ اللّٰهُ ۝
اور تم میں سے جو چاہو مگر اس کے لیے کہ وہ چاہے ۶
کائنات خراپ چاہے اور اس کے ساتھ ہی یہ واضح کیا چاہے کہ انسان کا ارادہ اور حکمت اللہ کی حکمت اور اس کی تقدیر کے مطابق اس کے تابع ہے اس کی توفیق ہی سے ہدایت اختیار کرتا ہے۔ ہر انسان خداوند کی زمینوں میں بکڑا ہوا ہے۔ ہر بات صرف اسی کے لیے کہ خداوند اس سے جو کچھ کرنا چاہے وہ اس کے ارادہ اور اختیار کے خلاف ہے۔ چاہے اس کی طرح نہیں ہے کہ اس کو کوئی حرکت دے۔ ہر اور شخص اس میں کسی طرح کا شہرہ اور مالک اور ہر اور اور اختیار نہ ہو۔ خداوند اس کی ارادہ اور اختیار کا استعمال کرنے کی وجہ سے تو اس پر اس کا مستحق ہوتا ہے۔ (احمد علی رضا)

اور سارے جہان کا مالک ہے ہر چیز کو توفیق دے کہ وہ کمال تک پہنچائے۔ وہاں ہے ہر اور ہر ایک اور شخص سب کا خالق وہی ہے انسانی عقل کا بھی وہی خالق ہے۔ ہر ایک تک کہ تمہاری حکمت بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ اور استقامت کا خواہشمند ہو اور استقامت سے کلمہ اس کے لیے اللہ کا فعل کا انعام ہے۔ (تفسیر طبری)

سچ کی فرمائشیں خواہت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سچ کی نماز میں ہی لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا اس نماز میں میری جگہ پر میں شامل تھا۔ (مسلم جلد ۱۰ ص ۱۰۰)

اللہ سورۃ اللہ پر ختم ہوئی

سُورَةُ الْمُطَفِّينَ

اس کو خواب میں پڑھنے والے کا (ازدخا) غیب ہوگا۔ (ابن جریر)

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ وَكَتَبَ فِيهَا مُحَمَّدٌ وَأَبُو بَكْرٍ

مسودہ مخلصین کے لیے نازل کیا گیا ہے اس کی تجسیر و تفسیر میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿تبارک و تعالیٰ کے نام سے جو پچھلے عہدوں میں اللہ ہے﴾

وَيُلْطِيقِينَ الَّذِينَ إِذَا

خوبی ہے گھٹانے والی ہے ۱۱ لوگ کہ حب، آپ کہ حق

كَمَا لَوْ أَنَّ عَلَى النَّاسِ يَسَافِرُونَ وَلَئِن لَّمْ يَكُنِ الْإِنْسَانُ لِرَبِّهِ خَاشِعًا

ان سے تو پتا چل گیا اور اب

كَالْوَهْمِ أَذْوَازُهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٥٠﴾

ماہنامہ کے مدیران کے نام پر

نائب قومی اسمبلی:

گو کہ لوگوں سے بے باقی ہو، جیسا کہ ہم نے کیا، مگر یہاں اس کے لئے سے
 مقصود خود اس بات پر خدمت کرنا نہیں بلکہ ہم اپنے کی خدمت کو خود کرنا ہے
 جس کی بنا پر دنیا کو اپنی خدمت دہم سے نہیں، اس کے لئے خود کرنا لینے وقت اور وہاں
 کی باطل، غایت نہ کی جائے تو اور نہ وہاں سے مختلف روایت کرنے
 والے کے کو اگر اس میں ایک مہم ہے تو ایک مہم کے لئے مختلف جگہ۔
 جہتہ پہلے انھیں کامیاب نہ ہو، خود ہی اور چونکہ اصل مقصود خدمت ہے تو اپنے
 کی اس سے اس میں آپ اور قول و فعل کا ذکر کیا جائے تا خوب نصرت ہو
 جسے کرنا ہے جس کی اس سے جہتہ اور ہے جس کی کہتے ہیں اس اور جہتہ چھا
 چھا کر خدمت دہم جس کی لئے وہاں صرف ایک کے ذکر پر ہند کرنا کہ
 تفصیل: آپ کی شہادتیں لے کر عرب میں اور خصوصاً مدینہ شریف اور
 مدینہ منورہ کا قافلہ جس کے ساتھ ارجمند، احمد، تفصیل کی اس جگہ تہ۔ (تفصیل)
 باقی اسرار، دشمن کا خوف، دعا شفیقی اور قافلہ کے اسباب:
 ایک ۱۰۰ ہفتہ ہفتہ اور اذنی میں اس وقت ہے کہ حضور صلی اللہ

نکستہ نالین کچھ جاتے کہ اس زمانے میں چنانچہ سے تاپ کر لیکن وہیں ہوا
ہو تھا اور ڈول کر نہ ہوتا تھا۔ جسے من الناس (لوگوں سے) تاپ کر لینے
چاہئے، علی الناس (لوگوں پر) (فرمانے کی وجہ سے کہ لوگوں پر جان کر
حق ہوتا ہے وہ تو یہ دیکھنا پڑے ہیں یہاں تک کہ لوگوں پر جان کر کے
ساتھ لوگوں کو وصول کرے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر:

یعنی نے کھدے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے گزرتے
فرماتے کہ اللہ سے ڈرو اور تاپ کرنا پڑا کہ اگر کھدک قیامت کے دن تاپ
قول میں کی کرنے والوں کا کھانا مٹا دیا جائے گا کہ پیسہ کی کامیابی کے لئے
پناہ دے گی اور آج کے کانوں پر یہ سن پینے کا (گوایہ میں فرق آب
ہوں گے، تمہارا تپ سے اور نہ حصہ دے سکتے ہیں) (تفسیر غفری)
یہ یہ لوگوں کی تاپ قول:

ابن علی نے ایک مرتبہ حضرت جواد علیہ السلام سے فرمایا کہ تمہارے
دے دے والے بہت ہی بھلا تپ لیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرما کر کہیں نہ
دیکھتے، جب خدا کی کارنامہ دیکھیں (یٰٰذَا لَیْلَۃٌ لِّطَیِّفِیۡنَ) ہے۔ (تفسیر ابن حجر)

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَللّٰهُمَّ قٰبِلُوۡنَہُمْ

کیا ذیل سمجھ دیجئے، اہل کہ ان کو کھانا ہے

لِیَوْمٍ عَظِیۡمٍ

اس دن کے لئے

عقیدہ آخرت کی ضروری

یعنی اگر انہیں بھلا کر دے کے ہو، لیکن ان پر خدا کا ہاتھ کے سامنے
تمام مقول فرق ان کا تپ دینا ہے تو ہر ایک حرکت کرے، (تفسیر حنفی)

خوف خدا رکھنے والی اقوام

اسی کو رب نے صفت بھری کا نور عطا کیا ہے کہ تم سے پہلے کو تو تم
ایک گزری ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ان کے گزروں (کی شان) کے برابر
(اور خدا کی) صرف کرنا چاہی ہو، تو قیامت کی صفت کا خوف، ہے گا
رہنا اور آخرت کے لئے، جس کی رہائی نہ ہوگی۔ (تفسیر غفری)

یوم عظیم: صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی ہے
کہ ان دن میں جس کی قدر کرنا چاہیں، ہزار سال ہوں۔ ایمانی مہاجر کی حدیث
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ

نکوف مشرق و بلاد و قطعہ بکئی و ہاں دنیا کہ ہر چہ میں ہے جا
رہا کہ کر نہ ہو، عبادت میں بھی، داری طرف دوسرے طرف وہ اور ہوا
جائیں کی کوئی کرے، اللہ تعالیٰ کا مجرم جہاں طرح حق تعالیٰ سے
مخلص مقرر ہوتی ہے کہ تپا ہے، وہ بھی تعالیٰ کے حکم میں ہے۔ جہاں ہمارے
نے جیسے وقت کا نہ مت دھام دینا جہاں میں ہے وقت پر، اگر کوئی
اس میں داخل ہے، وقت نہ دے، جس طرح اس سے کام نہ کرے کہ طرف
میں معمول جہاں میں سستی کرے بھی تکلیف ہے، اس میں نام نہ کرنا بھی جا
رہا کہ اس طرح بھی یہ غلط فہمی ہوتی ہے، دینی و دنیوی سے فرائض میں
کی کرے کوئی کوئی بھی کہن ادا نہ ملے۔

حدیث: حضرت جواد علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے حق میں کوئی گناہ کر لیا
(۱) وہ جس کو گناہ کرے، جہاں میں اس کے حق کو دیا اور اس کا تپا ہے
(۲) جو اللہ کے قانون کو پورا نہ کرے، تو بھی یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس میں
دعا کیا جاوے گا۔ (۳) جس شخص سے خیال اور نہ دعا ہوئے اس
پر اللہ تعالیٰ نے عذاب (اور دوزخ) میں اس کو مسلما کر دیا ہے (۴) اور کوئی
پہاؤں میں اس کی کرے جس میں خدا کی کوئی چیز نہ کرے (۵) اور کوئی
دوزخ میں اس کی کرے خدا تعالیٰ نے اس کو اس کا تپا ہے۔

(۱) اگر کوئی آدمی اپنے حق کو پورا نہ کرے، تو اس کا تپا ہے (۲) اگر کوئی آدمی
اور اس میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے حق میں کوئی گناہ کر لیا
اور خدا تعالیٰ ان کے دوسرے حق کو دیا اور اس کا تپا ہے۔ اور جس کو
میں رہا ہو، تو اس کو دوزخ کا دوزخ ہو جائے ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے
اور جو تپا ہے، تو اس کی گناہ کی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کا دوزخ میں لے کر دیتا ہے
اور جو لوگ عبادت میں خدا کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ان کے حق
مسلما کر دیتا ہے۔ (روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تقدیر کی صورت میں: اسی طرح کوئی یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ اگر کوئی آدمی
تہ مفقود ہو جائے، اور یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جو آدمی کو کفر ہوئے کے ہو
نہ کی گناہ کی فتنہ ہو جائے کہ بے یاری ہو جائے جہاں کوئی گناہ
کا مشاہدہ کرے جو ان میں ہو رہا ہے۔ (۱) اس میں

ابو ہریرہ سے کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے حق میں کوئی گناہ کر لیا
اور خدا تعالیٰ ان کے دوسرے حق کو دیا اور اس کا تپا ہے۔ اور جس کو
میں رہا ہو، تو اس کو دوزخ کا دوزخ ہو جائے ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے
اور جو تپا ہے، تو اس کی گناہ کی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان کا دوزخ میں لے کر دیتا ہے
اور جو لوگ عبادت میں خدا کی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر ان کے حق
مسلما کر دیتا ہے۔ (روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما)

قبول حق کی استعداد اور ہی ختم ہے:

دینی پہلے صرف یہ کہتا تھا کہ وہ ہم جڑاؤ بخیر کرے جس میں ہر
کلمہ کہ کر ان کو اس کلمہ سے روکا گیا اس کے بعد کہتا تھا کہ وہ صرف
کلمہ ہی نہیں کہنے بلکہ اس کے دلوں پر اعمال کا فتح چاہا ہوا ہے اس
لئے اور اس حق کی بحالی میں ان کے دلوں میں بیج۔

[illegible]

دل کی موت:

مسئلہ احمدی کی چٹائی صوفیہ ہے۔ حضرت حسین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ گناہوں کی گناہ کرنے سے اہل ایمان کا سامنا ہو جاتا ہے اور پھر فرمایا کہ ہر گناہ میں خدا کا ذکر ہے اور وہی تعالیٰ سے ملنے کا ذریعہ ہے۔

كَلَّا إِنَّهُمُ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ

کوئی بھی وہ بچے رب سے کہے گی

میتھوولون

22/12/2020

دیجیٹل ایسوسی ایشن سے ممبر بنیں:

یعنی اس کا روگ و کدھب کے اختتام سے پہلے کفر و جور و دودھ و شراب
 آتا ہے وہب مشنوں کی جہاں اللہ تعالیٰ کے روبرو اپنی دولت سے شرف
 ہوتے اور یہ بہت غرور کے جائزے۔ (عقیدہ ص ۱)

موسم کو دیکھ کر ہوا:

حضرت امام باقرؑ اور عائشہؓ نے فرمایا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ
مومنین اور مومنات اللہ کا حق فطری ہوتا ہے جو کہ ہر عباد کے لیے واجب رہے
گا کہ وہ خدا کو حق تسلیم کریں۔

اُن کے دل میں حق تعالیٰ کی زیادت کا شوق نہ ہوا تو انکی سزا میں یہ نہ کہا جاتا کہ وہ زیادت سے محروم رہیں گے کیونکہ جو شخص کسی کی زیادت کا طالب

حق نہیں جلد شمر ہے اس کے لئے یہ کوئی سزا نہیں کہ اس کو اس کی ذرہ بھر سے محروم کیا جائے۔ (احسان علی، ص ۱۱۱)

[illegible]

حسن چمری کے قریب جا کر زہرہ اور عابدیوں کو معلوم ہوا کہ یہ
 کاہرہ ان کو نہ ہوگا تو ان کی چٹن مٹن ہوئی۔ لڑکے سے اس بات کے
 حقائق دور یافتہ ہو گیا تو قریب ایک چشپ رتھوں کو چاہا سے، لڑکے دیا جانے کا
 اور ان کو چاہا مقرر شدہ کا کو تو ہستوں پر دو ضرور مقرر مقرر ہوگا۔ دوست اس کو
 تو نصیب گئے، امام شافعی نے فرمایا، یہ میں (بزرگ مقیم) کا کافہ لڑکے ہے
 اس امر پر کہ اس کا مال مال ہوگا۔ (غیر ملکی)

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْبَيْمِ ثُمَّ يُقَالُ

پھر حضور وہ گھر لے آئے ہیں وہاں سے پھر نکلا پرچہ

هَذَا الَّذِي نُنْتَهَم بِهِ تَكْذِبُونَ ۖ كَلَّا

[illegible]

نئی بین الاقوامی تنظیم کا ایک اعلیٰ ترین کونسلر (رہنما)

إِنْ كُنْتُمْ الْأَنْزَارُ لَكُمْ عَلَيْنِ ۖ وَ

١٠٠٠

المادة ١٠٠: لا يجوز للمدعى العام أن يرفع دعوى في حق المدعى عليه إلا إذا كان المدعى عليه قد ارتكب جريمة.

جنتوں کا رنگارنگ:

یعنی جنہیں اس کے نام دیا ہے اور میں کے اہل اس کی تسکین و عروج کرنے
 دیا جاتی ہیں اور ان کی ذرا بک کھال وہاں لیا کر پھرنے اپنے ملک سے پر
 ہو گیا جاتا ہے کہ وہ تو میرے ہی ملک لان اور ان کا ایک ملک تھا جاتا ہے
 کہتے ہیں کہ یہ مقام ساحل قرنی احسان کے اوپر ہے اور سفر قرنی کی ذرا اتنی جگہ
 ذاتی ہیں و اللہ اعلم (تسمیہ جلد ۱)

بہشتوں کی برادریوں کا مقام:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زب علیہ السلام عرفوں اور ولایت سے ثابت ہے کہ

مختلف روایات میں نقل کی:

تھوڑا کہ جس کے اندر نور اور روشنی کے پتے تھے وہاں میں ہوا و ہوا
مردار میں نہیں نکلتا۔ جس کے لئے روشنی کی کرنیں ہوں گے وہاں میں نکلتا ہوں
کہ یہ ہم تمہارے لئے ہے یہ وہ نہیں کہ نکلتا تھا اور مرداروں کو اس پر
نہ ہوا اس سے اس بات پر عمل نہ کرے کہ وہ انہیں کا لاشوں آیا یہ تو یہ
کا کہ ان کے لئے ہے کہ وہ ان کی موت ہو جائے۔

دیکھ اور ان کے لئے کچھ نہ کہ یہ خود حضرت اعراب بن ابی صخر کی
روایت سے چنانچہ کہ یہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے
و میں نے دیکھا کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
فرمائی کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
طریق نے حضرت اعراب بن ابی صخر کی روایت سے چنانچہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نابینا نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
چنانچہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
طریق نے حضرت اعراب بن ابی صخر کی روایت سے چنانچہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ان میں سے کچھ نہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
نقل کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ان میں سے کچھ نہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
نقل کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

یہ کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
نقل کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

روایت کا قہر کے جسم سے تعلق رہتا ہے:
شب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
نقل کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

یہ کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
نقل کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

إِنِّي الْآبِرُ لِرَفِيعٍ نَعِيمٍ عَلَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْأَبَرُ لِرَفِيعٍ نَعِيمٍ عَلَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ہاں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِمْ نَظْرَةَ التَّعْيِينِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمُتَّائِبِينَ

اِشْرَابِ الْخَمْرِ

اس شراب کی تائیبی ثبوت پر:

یعنی، تائیبی ناپاک شراب اس تائیب شخص کے لئے بھی اس کی طرف
رفعت کریں۔ وہ اس شراب کی طرح ہے جس کی طرح وہ اس کی طرف ہے۔ یہ اس
ایک دور سے آئے ہیں اور وہ اس کی طرف ہیں۔ (تائیبی)

ایک دور سے شراب فراموش

یہ کہاں کا وقت ہے؟ وہاں یہاں، جو اس کا جو اس کا

کہاں سے اس وقت ہے؟ وہاں یہاں، جو اس کا جو اس کا

اور اس کی طرف

وَمَنْ أَجِدَ مِنْ تَائِبِينَ عَنِ الْخَمْرِ

اور اس کی طرف، ہر تائیب سے وہ ایک چلتا ہے

بِهِ الْبَقْرِيُونَ

جس سے چلتا ہے، ایک اس کے لئے

مقرر ہیں اس شراب:

یعنی شراب کو اس نے تائیبی شراب کے خلاف ہے جس کی طرف اس شراب کی
بولی ہو جاتی ہے۔ یہ شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

چروں کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

يُسْقُونَ مِنْ رَحِيقِ شَجَرَةٍ

ان کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

حَتَّىٰ يَمُوتَ مِنْكَ

جس کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

تائیبی شراب کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

جس کی طرف: میں یہاں کے شراب کی طرف ہے جس کی طرف ہے۔ (تائیبی)

یعنی خوش طبعی کر کے اور مسلمانوں پر چڑچڑیاں کھینے۔ تجھ کو دہرائے لیکن آہ آہ ہم یہ سناؤں اور حضور کو کہہ کر کہہ کر یہ جگہ سے علیٰ حق تعالیٰ اور فیلاٹ ورمس۔ یہ دہرائے نہیں، تم کو کہیں نہیں۔

وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ

۱۔ یہاں ان کو دیکھنے کے لئے جگہ - دی

لَصَّالُونَ

☆☆☆

کہ خواہ مخواہ زنجار و پابندت کر کے اپنی جانیں کھپاتے اور سوہمہم ازخود کو سوہوہمہم ازخود پر ترجیح دیتے ہیں اور حاصل مشفقوں کا کلمات حقیقی نام نہ کہ ہے۔ ان کی کھلی ہوئی گرفتیں نہیں کہ سب گھبراہڑ اور جھجکاؤں اور جھجکاؤں کے چھوٹے ہونے اور اسے اپنی ذہنی و کلمی ترک کر چھوڑ

وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ

۱۸. نین کہ بچا نیک نہ ہو چھان مہ کر ۴۲

عاداتوں کو اپنی فکر نہیں ہے:

یہ نئے تعلیمی غریبوں کی کڑی نگرانی کے لئے ایک نیا ادارہ بنایا گیا جس کا نام "سولہ سو" ہے۔ اس ادارہ کے تحت ایک نیا ادارہ بنایا گیا جس کا نام "سولہ سو" ہے۔ اس ادارہ کے تحت ایک نیا ادارہ بنایا گیا جس کا نام "سولہ سو" ہے۔

سورة الانشقاق

اس کو خوب میں پڑھنے والے نے اس کی اسل ٹیبل دی۔ اس کی زبان پر یہ ہے:

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْكَ كَثْرَتُ دِينِكَ وَلَا هُنَّ حُجُجُ الْبُشْرَىٰ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ

سورۃ النحل فی ثلث عشر باباً کمالی در این فی یکصد و سی و پنج آیت ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بطور خاص ان کے کام سے ہر قوم کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۖ وَأَذْنَتْ

ایب - سٹار پھٹ پڑے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ

4-2 21.51.25 30.0 (1-2)

حکم انہی کے آگے آجائے ایمان کی اطاعت:

آراء موروطة على كثر:

مولا قاسم بالکنہ جس سے کہ معرفت اہم ہر روز صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تلواریں
 پڑھائی اور اس میں ان کے افسانہ آفاقی افسانہ کی کہ سورہہ یحییٰ اور عبد اللہ کی یاد
 دہانہ کی یاد کو تلواریں پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے پڑھنے سے بڑے
 بھروسہ کیا تھا یہ حدیث مسلم اور ترمذی میں بھی ہے بلکہ وہی جس کے کہ حضرت ابو
 دائد نے فرمایا ہے میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا کہ وہ سورہہ یحییٰ کے بغیر عشاء کی نماز
 پڑھے یا صبح کی نماز پڑھے۔ اس میں ادا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی اور وہ کیا کسی
 نے اس پر جو جواب دیا کہ میں نے اسے ادا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی اور وہ کیا کسی
 نے اس پر جو جواب دیا کہ میں نے اسے ادا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی اور وہ کیا کسی
 نے اس پر جو جواب دیا کہ میں نے اسے ادا اللہ تعالیٰ نے اس کی تائید کی اور وہ کیا کسی

[illegible]

حق تعالیٰ نے اس عسکری تہذیب و ملت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرفِ غل
کیونکہ یہ مسلمانوں کو ایمان کا حق ادا کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کے لئے رست
کا کوئی دوا نہ رکھ کر دیا جائے گا۔ اس لئے کہ جب ان کے لئے دیکھو کہ
نئے مسلمانوں کے لئے کفار و کھلم کھلا سے ہر پچھلے کافر و کھلم کھلا سے
توحیدت یکم صوفی ہے۔ ان کے لئے یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان کو یہی کہی جے کہ کوئی
مسلمان اگر کسی کافر و کھلم کھلا سے ہر پچھلے کافر و کھلم کھلا سے

عَلَى الْأَرْبَابِ يُنْظَرُونَ

$$v_1 \leq v_2 \leq v_3 \leq v_4 \leq v_5$$

الحل: ای غرض مالی اور کاروباری نہیں ہے جانی کا تحفظ وغیرہ۔

هَلْ تُوبَ الْكَافِرُ مَا كَانُوا

اب اس وقت کے معرکوں نے جبریلؑ کو

يُفْعَلُونَ

332

کافر اور کافریہ میں جو ہمیشہ مسلمانوں کی نفی کرتے تھے ان کا علم تھا کہ

تمہارے سے پہلے یہ سنا بھی اسے نہیں، یہاں توئی کہیں کا خدا ہوا چلا کرتا ہے
 محنت کی غمگین تر سے کہے ہو۔ ہاں آئے ہیں اسٹیشن پر نہ گے
 کا کہا تو میں کہوں گا خدا بھر گئے تھے موت کی آواز ہو چلا تو تمام کونہ پر
 کراہو کر میں شفاعت کریں گا کہ کہیں نہ آئے گا اور آج سے ان بندوں نے میں
 کے لئے کئے ہوئے یہ جہلی موت کی ہے۔ (اور یہ میری تحریریں ہیں)

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ

اور اٹھ اٹھ کر نکلتی ہے اور وہاں سے ہٹ جاتی ہے

زمین و آسمان باہر نکال دے گی۔

زمین اس دنیا سے نکلے اور زمین کے آگے اٹھ جائے گی اور اس کی جگہ پر
 چڑھ جائے گا اور وہاں میں جس حد تک اٹھ جائے گا وہاں سے ہے۔ (اور وہی)
 وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ یعنی نکلتی ہے زمین پر اس چیز کو جس
 کے میں میں ہے اور ہٹ جائے گی اور وہاں کے زمین کے میں میں نکلتی
 نکلتی اور اس میں میں ہیں اور وہاں سے اٹھ جائے گی اور وہاں سے
 اٹھ جائے گی اور وہاں سے زمین کے ساتھ ہر سب چیز ہٹ جائے گی
 اور وہاں سے ہٹ جائے گی۔ (اور یہ میری تحریریں ہیں)

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ

اور اس نے اپنے رب کے لئے سزا دی اور اس نے اس کے لئے سزا دی

تو میں کیسے سرکشی کا کوئی جواز نہیں:

زمین اس میں سے حکم کوئی ہے نہ اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

میں سے حکم کوئی ہے نہ اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں:

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

یہاں سے اس نے سزا دی اور اس میں سے کوئی اور اس میں سے کوئی اور

فی سبیل اللہ ہیں۔ (تفسیر بریل)

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ

اور جب زمین پھیلا جائے گی

زمین کا پھیلاؤ:

میں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے
 اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے
 اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

اور وہاں سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے اس کے پھیلاؤ کی طرف سے

لَا يَجِدُونَ

ہر جگہ کرتے ہیں

نہ خود مشکل ہے نہ قرآن پر غور کرتے ہیں:

جتنی گروں کی مرضی اور خواہش حالات کو بدلتی ہے، یہی جتنی قرآن میں فرائض کے خلاف ہے، وہی ان کے خلاف ہے، لیکن اس کے برخلاف ان کا عمل یہ ہے کہ قرآن مجید کو اپنی کمری ذرا لگا دیتی اور اصل کا علم نہیں کرتے جتنی کہ حسب مسئلہ خدا کی آیات کو ترک کر دیتے ہیں، ان کو کبھی کوئی نصیحت نہیں ہوتی، اسے سیر ہو جاتا ہے۔

آیت مجیدہ:

ایمان معظم ابو حنیفہ کے نزدیک اس آیت پر بھی مجیدہ واجب ہے جیسا کہ عقل کی دوسری آیتوں پر واجب ہے۔ ایمان معظم کا استدلال اس کے وجوب پر محدود و ذلیل احادیث سے ہے۔

تجلی کاوی میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک روز عشاء کی نماز میں بیٹھ کر پڑھنے کے بعد پچھلے پچھلے سے پڑھا اور پھر اس کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت پر مجیدہ دیکھا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کیا مجیدہ ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بعد پڑھا، میں اس آیت پر مجیدہ دیکھا ہے اس لیے میں مجیدہ اس آیت پر مجیدہ ذکر کر رہا ہوں گا۔ جب تک کہ حضرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا (مسافر مفتی معظم)

حضرت امام ابو حنیفہ اور صاحبین نے وجوب مجیدہ طرزی کے ثبوت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث پیش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مجیدہ کی آیت پڑھتا ہے اور مجیدہ کرتا ہے تو شیطان مڑا ہوا لوگ چلا جاتا ہے اور کہتا ہے اے مسافر آدمی کو مجیدہ کا شکر، اچھا اور اس نے مجیدہ کیا اور اس کے لیے جنت ہو گئی اور مجھے مجیدہ کا شکر، اچھا شکر میں نے نہیں کیا اور میرے لیے دوزخ ہو گئی۔ (مسلم)

ابن ابی شیبہ نے مصنف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ہم نے مجیدہ کی حدیث کو سنا ہے اس پر مجیدہ واجب ہے۔

مسئلہ: ایمان معظم ابو حنیفہ کے نزدیک سنے والے پر مجیدہ واجب ہے خواہ پڑھنے والا وہ نہ کرے یا نہ سمجھتا ہو، مطلق ہے پڑھنے والے کے بعد کرتے کی تعداد میں نہیں گنجا ہے۔ (خیر میر)

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ

اپنے سے اور پھر نہ مکر جانتے ہیں

وَاللَّهُ اعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ

اللہ اعلم کہ جو کچھ وہ چاہتے ہیں

بلکہ وہوں میں پھنس بھی رکھتے ہیں:

یعنی فقہ اسلامی نہیں کہہ سکتی کہ آیات میں کہ انکار و تامل کا اظہار نہیں کرتے بلکہ اس سے زیادہ کہ یہ کہان اور باتوں سے بھلائے تھے اور اس میں جو کچھ بے باکی و بغض و عداوت کی ذمہ داری تھی، وہی جی بھری ہوئی ہے اس کو فقہی غیب جانتا ہے۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

سزا کی، جو عذاب دردناک اور کمال کا ہے

بہر حال اس کا بدلہ ملے گا:

یعنی خوشخبری دینا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کا پل ضرور ملے گا، ان کے پھنسے ہوئے کھنڈیوں میں گڑبگڑ نہیں ہو سکتی۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

نہ ان کے لیے سزا ہے، جو ایمان لائے اور عمل صالح کیا

لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ

ان کے لیے سزا ہے جو ایمان لائے

جو کچھ غیر محدود ہے (خیر میر)

ان کا کام الہی کی دو اقسام:

۱۔ ایمان ثابت ہے کہ ان کا ایمان الہی کی دو اقسام ہیں ایمان میں سے ایک احکام شرعیہ میں جو ولی الہی سے شروع ہوا اور ضرور ہوتے ہیں ان کا خطاب زوال و اعتدال کو کاہنوں سے شروع ہوا اور انسان ہوں یا جنوں یا ان کے من و دماغ کا خطاب و مطلق ہوتے ہیں ان میں اور الہی حلال و حرام یا نہ کام نہ عبادت اور عبادات سے مشعر احکام ہوتے ہیں جو کچھ ضرور ہوتے ہیں۔

۲۔ ایمان الہی کی دوسری قسم شرعیہ ہے ایمان الہی کی تمام باتوں اور ساری کائنات پر جاری ہوتے ہیں ان میں مخاطب کا مطلق اور ذاتی عقل پر کام نہیں۔ وہ اللہ کے تقدیر کا ماحول ہیں، ان کائنات میں جس طرح اللہ اللہ خود چاہتا ہے، وہی کمالیہ دامن کا اختلاف جس قدر طریقوں اور دولتوں میں اس کا چلنا چلنا شروع کرتا ہے انسان دینے ان اور ان باتوں کی پوری آواز دینا چاہیے اور دینا۔ (۱۰۱-۱۰۲)

طریقہ کی تصنیف نہ کرنے پر توجہ دیتے ہو، ایک تفسیر کی روایت سے
 ایسا ہی ہے جیسا کہ بیان کی ہے اس میں انکار ہے کہ یہ جو روایت ہے
 وہ اس کے مندرجہ بالا چار واسطوں میں سے کسی ایک کی روایت ہے (تفسیر سنی)
 حضور کی ذات اور قیامت کا روز:

[illegible]

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے گناہوں کی سزا سے ڈرے گا، میں اس کی سزا سے ڈرے گا۔ (ترمذی)

قُلْ اصْصَبُوا الْاُخْدُوْدَ ۝۱۱

دارے محفلے کھانا پکھونے والے

النَّارُ ذَاتُ الْكُودِ ﴿٥٠﴾

آئیے دیکھیں،

فصلوں والے:

[illegible]

تو روق اعظم کے دور میں اس بڑے ہی نقش کا خاہر ہوتا۔
 محمد بن اوقی کی روایت میں ہے کہ: "خو مروان بن قحطیبہ جو عمر بن جندبہ
 بن زید کے خاندان کا ایک سردار تھا۔ ۱۰۰ سال سے حضرت عمار روق اعظم کے زمانہ
 میں گھوم رہا تھا۔ تو اس میں عمار نے ابن جندبہ کی وفات کے بعد اس شخص کو یہ
 حکایت کہہ کر بھیجی کہ: "خو مروان کا انوکھا بیٹا ہے کہ وہ ۱۰۰ سال سے یہ

تغذیب میں گرفتار اشدادی پہنچائی نہیں تھک رہے تھے۔ ان کے ہاتھ رگڑا کر
ہاتھ تھک رہے تھے۔ ان کا سر سرخ و سرخ سے سرخ ہو رہا تھا۔
ان کا بار بار اپنے ان کی ہڈیوں پر کھینچ رہا تھا۔ (تفسیر طبری)

وَاللَّهُ مِنْ وَكُلِّ شَيْءٍ مُّخْبِرٌ

اور اللہ ہر شے سے بخبردار ہے۔

ان کو سزا ملے گی۔ لیکن اللہ سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس کی تھک رہی ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

بَلْ هُوَ كَرِيمٌ

بلکہ وہ بڑا کریم ہے۔

قرآن کو جتنا انا صاف ہے:

بلکہ ان کا قرآن بڑا کریم ہے۔ ان کی ہر شے سے خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

فِي كُلِّ شَيْءٍ خَفِيٌّ

ہر شے میں خفیہ ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔
اللہ ہی ہے جس نے ہر شے سے خبردار ہے۔ ہر شے کی خبردار ہے۔

جسے ان کو زور دیا جائے گا کہ کسی سے یہاں کو ہے۔ وہ کچھ بولتا
انسان کی حالت

ایک سو بیس میں سے کوئی ایک ملٹی ملٹی ایم ہے تو یہ تو بہت سارے
اند کو صرف سے جو سو، کچھ شے کی حالت سے ہے کہ ستر ہیں جو
توں نے وہ بعض اور علاقہ کرتے ہیں ان میں۔ اور ان کے صرف
آ لکھی حالت کے لیے فکر ہیں یہ تو ان۔ اور یہ مصیبت میں
کے لیے قدر ہیں ان میں ان۔ اور ان کے لیے یہ شے میں رکے
ہوئے ہیں جو ان کے دل میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
یہ تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

مکان تو ہے۔ لیکن یہ کہا کہ اب اس کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور
تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
اور ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
ہم نے تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

وہاب میں ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

بعض نے ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

خَلَقَ مِنْ طَائِفَةٍ دَافِقٍ

وہ ہے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

انسان کا وہ پیدا کرے

انسان کا وہ پیدا کرے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

سُورَةُ الطَّارِقِ

ان کو اب میں پڑھتا ہے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

سُورَةُ الطَّارِقِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

وَاللَّيْلِ وَالنَّجْمِ

اعمال کی حالت

ایک سو بیس میں سے کوئی ایک ملٹی ملٹی ایم ہے تو یہ تو بہت سارے
اند کو صرف سے جو سو، کچھ شے کی حالت سے ہے کہ ستر ہیں جو
توں نے وہ بعض اور علاقہ کرتے ہیں ان میں۔ اور ان کے صرف
آ لکھی حالت کے لیے فکر ہیں یہ تو ان۔ اور یہ مصیبت میں
کے لیے قدر ہیں ان میں ان۔ اور ان کے لیے یہ شے میں رکے
ہوئے ہیں جو ان کے دل میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
یہ تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
مکان تو ہے۔ لیکن یہ کہا کہ اب اس کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور
تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
اور ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
ہم نے تو ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں
۔ لیکن ان کے لیے یہ شے میں رکھے۔ اور ان کے لیے یہ شے میں

راؤ رکھل جائیں گے:

یعنی سب کی کٹی کل کے آئی اور اس میں جو لوگ میں شہید ہو گئے ہوں
یا چپ کر کے یا ظاہر ہو چکے اور کسی بڑے بڑے شخص نے ہلاک کیا (تشریح جلد ۱)

یعنی انسان کو اس دور اور ایام میں کیا ہے گلاب میں ہزار چھ ہلاک ہو
کلی مقادیر عام کے اور ان میں کئی یا کئی ظاہر ہو جائیں گے۔

حضرت اہل عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ ہر راؤ کو ظاہر کر
دے گا۔ پھر شہداء و شہداء کو ہر راؤ کو ہر راؤ دے گا۔ (تشریح جلد ۱)

فَمَنْ مِّنْ قَوْمٍ قَوْلًا لَا يُؤْمِرُ

وَلَا يَنْهَىٰ عَنْ قَوْلٍ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

مَنْ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

مَنْ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

مَنْ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

مَنْ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

مَنْ مِّنْ قَوْمٍ مَّا يُؤْمِرُ بِهِ

وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ

سَابِقُونَ

سَابِقُونَ

سَابِقُونَ

سَابِقُونَ

سَابِقُونَ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْرِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

يُخْرِجُ مِنَ بَيْنِ صَلْبٍ وَالْأَرْضِ

إِنَّكَ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ

إِنَّكَ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ

إِنَّكَ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ

إِنَّكَ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ

إِنَّكَ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ

إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ

جس کا یہ اوست ہے اور

وَمِنْهُ لَظُهُورٌ

اور اس میں ہے ظہور

قرآن کی باتیں حق ہیں:

یعنی قرآن اور اس کے بعد جو عباد کے حلقے بیان کرتے ہیں کوئی قسم
حق کی بات نہیں بلکہ حق باتیں اور صدق آداب کا انوکھ فیصلہ ہے
اور اور یہ وہ سچا کام اور ایک عرصہ معاملہ کی طرف دیکھنا ہے جو
پیشہ فعلیٰ کے لئے لازماً سب احکام میں ظہور سے جو بہت دور ہے۔
قرآن آسمان سے آتا ہے اور جس میں کمالیت ہو مالا، ل کرنا ہے
جیسے اور اس آسمانی حرف سے حق ہے اور عوام میں کوئی نہ کرے
ہے نیز قیامت میں ایک ٹیکہ و شش جی جس سے مراد ہے زندہ ہو
جائیے جس طرح جہاں باتیں کو اپنی کر سکتے ہیں اور بے جان
زمین پر نہ ہو کر نکلتے تھے۔

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا

اور ان کے دے ہیں یک دگر کہ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا

اور جس کا جادو ہے اور اس کے

فَيُفْعِلُ الْكَافِرِينَ أَفْعَالَهُمْ وَيُوِيدُ

اور اس کے عوام کو دیکھ سکتے ہیں کہ ان کے

نہ کی تدبیر کامیاب ہوگی:

جس طرح ان کو اپنی کرتے رہتے ہیں کہ شک و گھبات وال کرنا اور
نہ کی تدبیر سے حق اور امر لے اور جھلے نہ ہیں اور میری تدبیر طیف بھی
جس کا جس حد میں نہیں لاندہ اندہ کام کر رہی ہے کہ ان کے تمام کردہ
کا جال تو نہ چھوڑ کر دیا جائے اور ان کے سب دلوں میں ان کی طرف
دائیں دیکھ جائیں اب خواجہ کوک لند کی تدبیر کے اعتبار میں کسی کی مالکانی
اور مکاری کیا کام۔ دیکھیں ہے اللہ یہ دیکھ لکام اور نہ وہ و خاص ہو کر

دیکھ لکام اس کے سب سے کہ آپ ان کی مڑاوی میں چلے کر رہیں
اور ان کی رکاوٹ نہیں ہے گھبرا کر یہ اعلان فرمایا بلکہ قرآن سے ان کو چل
وہیں اور پھر نہیں ہو تا ہے۔ دیکھو ان کی:

اسلام سے پہلے صورت یاد کر لی:

عبد الرحمن بن خالد بن ابی جہل و والدی جان کرتے ہیں کہ ایک عالم
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر شرق ثقیف میں اپنی عمارت
کمان پر لٹکے لگائے کرے یہ دیکھ آپ ثقیف کے بہر شریف لے گئے
تھے تو میں نے تاک کر آپ سارے پتے کو دیکھا کہ وہاں وہاں رہے تھے تو
میں نے اس سورۃ کو پے اسلام سامنے سے گری یاد کر لیا تھا۔ مجھے ثقیف
کے لوگوں نے لکھا کہ یہ کیا کر رہے تھے تو میں نے ان لوگوں کا یہ سورۃ سن لی
تھی۔ مگر جب اسلام لے آیا تو وہاں اس کو پڑھا۔

(عبدالرحمن بن جہل کا بیان)

فَصَلِّ الْكَافِرِينَ یعنی قرآن میں ان کو سب سے دیکھنا ہے
میں مشغول نہ ہو و جاہل کر کے جلاک کئے جانے کی غرضی طلب و
کرنا۔ ابلی مطہر پر یہ بات قرآن والی آیت سے متعلق قرار دی جائے گی۔
گرفت کی ممکن:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس آیت کی طرف کی اسکی ہے
پہنچ کر جہاں اس کی طرف سے ان کو پکڑ لیا۔ دیکھو ان کی:

الحمد لله سورة الطلاق ثم هو

ابن جریر، حاکم، بیہقی اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دریاں منک کے پناہ سے جنت کو لیتے ہیں۔ (طبرانی)

فِيهَا سُرُورٌ مُّزْفُوعٌ ۝
ان میں مسرت پہنچا دینے والے
وَالْأَوَابُ مُوَصَّوَةٌ ۝
مردہ دروازے مانتے پتے والے

کہ جب پیچے کوئی پوچھے تو نہ گئے۔ (غیر حوالہ)

جنتیوں کے سخت:

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا ہے کہ دووں فرشتوں کے درمیان افراق ہو جائے تو آسمان و زمین کے درمیان سے تہذیب کا قطر کر دے حدیث میں ہے کہ ان کی بندگی پانچ سو برس کی راہ کے بارہ سو برس کی آسمان و زمین کے درمیان ہے۔

ابن ابی عمیر نے حضرت ابوالکامل رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی لڑکا لڑکی پر لڑائی کرے تو اس پر چڑھا جائے تو اس پر چڑھا جائے۔ حضرت ابوالکامل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حدیث میں ہے کہ اگر ان میں سے کوئی لڑکا اور سے اچھا لڑکھب کی طرف گئے تو سو سال تک گناہ چلا جائے۔ بخاری نے لکھا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کے لئے ساتویں کے سال کے دن کا مائید سرود سونے والا ہوتا ہے تو اسے آواز دہکاں اور بچے ہوں گے لیکن جب بچنے والا میں نہ جیسا چاہے گا تو وہ بچے گا اور باقی کے لئے برا خدا جائیں گے اور اسے حقاری پچھے جائیں گے۔ (طبرانی)

وَأَمَّا رِقٌّ مُّصْفُوفَةٌ ۝
وہاں بچے اور لڑکے ہوں گے

نہاں بچے:

بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

وَأَمَّا رِقٌّ مُّصْفُوفَةٌ ۝
وہاں بچے اور لڑکے ہوں گے

ہاں جس وقت جہاں پوچھیں تو ہم کریں۔ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ

صحیح جنت کرنے والے:

بخاری نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا دروازہ

(طبرانی)

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝
نہاں بچے ہوں گے
لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَافِيَةً ۝
نہیں سنتے ہیں اس میں کوئی جگہ

پاکیزہ اور حل:

بخاری نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کا دروازہ

(طبرانی)

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَافِيَةً ۝ یعنی جنت میں کوئی ایسا کام نہیں ہوتا جس سے جنت کے دروازے پر نہ پڑے نہ جو لوگوں سے دور ہو اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ اس میں کلمات کفریہ بعد بھی آگے اور گولی کوئی، افترا اور جہتان، الزام لگانا اور ایسے سب کام آگے بھی آسمان و زمین کو اپنے جنتی۔ (مسند ابی یوسف)

جنتی کی قوم سے دور ہوتا ہے کہ جنت میں نہ گئے۔ کیونکہ وہاں جنت کا خدا کا ذکر نہ ہوتا اور نہ اس کی شکر۔ (طبرانی)

ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی بچہ جو نہ چاہے جنت کی نیامی کر لے، اس جنت کی جس کی لہاں چڑائی ہے حساب ہے کہ وہ سب کو دیکھ دو آپ چلے گا اور ہے۔ وہ ایک لہاں کا سر ہے۔ اور نہ وہاں کلمات ہیں، اور جنتی ہوتی نہیں ہیں۔ اور اکثریت دیکھی گئی ہے۔ اور کے پانچ چار سو دیکھ ہیں۔ وہ کھلی والی جگہ ہے۔ اور اس میں ہے جات، اور درخت اور فست ہے۔ اور نہ وہاں اور لہو ہلاک ہے۔ سب لوگ ہل گئے کہ سب اس کے خواہشمند ہیں اور اس کے لئے تیرہ ہی کریں گے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ کہ۔ سب کرام دینی اللہ تعالیٰ نے انشاء تعالیٰ کیا۔ (طبرانی)

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝
اس میں ایک چشمہ ہے ہوتا

بچے چشمے:

بخاری نے ایک لہاں کا چشمہ اور جنت نے اس کو دیکھ کر فرمایا ہے کہ جنت سے کتنے بہت ہے جنت۔ (طبرانی)

[illegible]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کا یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کرتا ہے وہ میری جگہ پر ہے۔ (طبری)

جہاں بچوں کو کچھ نرا لطف تو ملی کہ قدرت اور حکیمانہ انتظامات کو نہیں سمجھتے جس سے بہت حدائوت پہنچا اور ہر دور عالمِ غربت کے غریب و غریب انتظامات کا لکھن ہو گا جس کو آج کا دور غرضیں والی چیزوں کی بقتل میں کھینچ رہا ہے کہ غریب کے غریب کے لوگ اکثر بھنگوں میں ملنے پھرنے میں اس حد تک ان کے سامنے دستِ شرمیلی پر پڑ رہی ہوئی نہیں جس حد تک وہ غریبوں میں اپنے بھائی اور گھر پر بازار لے جانے میں غلطی سے متفرک کرنے کے لیے بار بار دھڑک رہا ہو (تقریباً ۱۹۷۱ء)

انہی دنوں کو نہیں سمجھتے کہ کس طرح انتظامی کے ساتھ اس کا فرض پورا کیا جائے مگر بات بہت کے مسئلہ میں آئی ہوئی نہیں ہے آیات کا مطلب اس طرح ہوتا ہے خواص کا نفاذ کہ جو غریب ہیں جیسے انتہاء آج کے مسلط ہیں جیسے آج کا زمانہ، انہی کو سب کے لئے قدرت پر دلالت کر رہی ہیں اور ان سے ثابت ہو رہا ہے کہ انتظامات پر جو دور ہے مگر یہ لوگ ان کے نفاذات کو بہت حد تک غور کر کے نہ کی قدرت علی البیوت پر نہیں استدلال نہیں کرتے اور اس پر بھی شہادت کو کہیں نہیں سامنے جس زمانہ کی کھائی محض سے بہت دور ہو رہی ہے کہ لئے قرآن کی تائید نہیں کرتے "خیر ضعیف"

فَذَكِّرْنَا إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ ۖ (٦)

سے نہ بھگتے ہیں اور نہ ہی بھگتے ہیں

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُضَيِّرٍ ۝

$$\hat{\sigma} \quad \hat{\sigma}(t) \quad \zeta \quad \varphi^i \quad \varphi^i \quad \hat{f}$$

مغیر کے ذریعہ نصرت کرنا ہے!

[illegible]

ایک پروی کا واقعہ:

[illegible]

اُن پہنک لافعلیہ صداد۔ یا اثر اعلیٰ ہے یہ دراصل۔ افسوس تو ہے:

فَأَمَّا الْإِنْسَانُ أَذْمًا مَّا لَكَ بِهِ

تاریخ ہندوستان

رَبُّهُ فَاقْرَأْهُ وَنَعَّمْهُ

ہر ایک ملک کے لیے ایک مخصوص

فَيَقُولُ رَبِّىَ أَكُونُ ۝٤٦

$$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{\sqrt{g}} \right) = - \frac{1}{2} \frac{\dot{g}}{g}$$

اسماء کا امتحان

یعنی میں اسے زکوٰۃ تھا اس لئے حرمت دیتی۔ (مختصر بیان)

پہلے ان کے چوتھے اہل بیت کو عزت دے دی، پھر اہل بیت کی عزت دے دی۔

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ

۱۔ ایک وقت کی دوپہر کے بعد چائے پانی

رَبُّكَ لَا يَقُولُ رُبِّيَ أَهَانٌ

[illegible]

مجلس کی فہرست۔ یہ ہے کہ اس کی نظر صرف دنیا کی دولت اور
عزت حاصل کرنے پر مرکوز ہے اور جو راحت و تسکین ہی جو نعمت و دولت کا
مصدر سمجھتا ہے اس کا ہر ذرہ ہر لکڑی میں اس کی آواز ہے جس نے نعمت و
کرامت کی فکر نہ کر لی اور جس کی فکر نہ کر سکا کہ میرا دنیا کا جو کچھ ہے اس میں
کامیابی کتنی آسان ہے کہ اس کے پاس قبول و اعزاز کی ہر بات ہے۔ یہ سمجھنا بھی
اور فخر و حوروں سے ہونے کی طاقت ہے۔ یہ نگرانی ہے اللہ والوں اور اسطر
جس کو کرامت کی ہے اس کی ہے جہاں سے وہ اپنے گھر کو جاتا ہے۔ یہ فہرست دہلی
مجلس کی فہرست۔

مولانا مفتی احمد علیہ الرحمۃ (زادۃ معارف مجازی) میں سے جو
فقیر مفسر تھے اور انکیا مجازی میں سے چاروں میں پہلے جنت میں داخل
ہوئے۔ (۱)۔ (مفتی احمد علیہ الرحمۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہما سے ہے کہ فرماتے ہیں ان وہ بلا سے ہیں اور نجات دہندہ ہیں۔

[illegible]

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْبُرْصَادِ

بہ نیک قیام بنائے جاتے ہیں :

سب کے نزوت امت کی نظر میں ہیں:

میں جیسے وہی شخص محاکات میں بیٹھ کر اور اس نے ہائے اداوں کی خبر رکھتا ہے کہ فلاں کے گھر کو روک کر کہا کہ فلاں کو مارا اور تیرا کیا انجام
اقت کے پانی ان سطوات کے مضافی مقام کو رہا ہے اس طرح کچھ کو حق
حقانی انداز کی کھنکھوں سے پریشان ہو کر سب بدنامی کے ذریعہ احوال و
اولاد دیکھتے ہیں کوئی نعمت و آسائش اس سے ملے گی نہیں۔ وہی دوا دے میں
جلد نہیں کہتا کہ اس ملک کے پتے کس کوئی دیکھتے ہوئے ہیں۔ انہیں جو
چاہے اس کے لیے جانور مانگ وقت آنے میں ان کا سارا پیچھا کھول کر
کہا جاتا ہے اور ہر ایک سے انہی کے مضافی علاقہ کو رہا ہے جو شرم
سے اس کے روبرو تقریر اس وقت پڑھتا ہے کہ وہ سب دیکھتے ہیں اور بدنامی کا
حاجت تھا کہ کبھی اس کی حالت میں کیا ہو کر ہے جو ہر ایک کو مضافی حالت
تقریر کرتے انہی میں سے ہوتے ہیں۔
اور میں

مرد و سوانح کا یہ ستر ہے کہ کئی جندوں سے اخلاقت اور ارکان پذیر ہوئی
 ہے۔ اس کے افعال کو کامیاب کر کے اس کو تمام افعال کا مہر ہے وہی
 ہے جو کائنات کو علم سے اور جہیں میں وہ کھنکھائی مینے والے سے مرے
 ہوئے والو کھینچ کر جو مگر انہی سے غافل ہے اس کے چہرے پر
 مگر وہی اور اس کی کال بھی ہیں۔ (تیسری سہری)

پھر جو کائنات میں:

[illegible]

مکہ مکرمہ کی عظمت:

ہاں یہاں کہی چلی ہوئی چو نہ رہا۔ وہاں مخلص کے ہاں کی تشریف آرا
جا تا حداد یہاں کی کسرت بھی نہ لگاؤ۔ (میر تقی میر)

وَوَلَدَ وَمَا وَلَدٌ

اور حضرت جنت کی آیتوں نے جانتا

مکہ آباد ہوئی کوسوں کی دھلک۔ (میر تقی میر)

وہاں وہاں ان سے نہ لگتی تھی اور اس سے نہ لگتی تھی

پر حال میں صلی علیہ وسلم نے یہاں کی عظمت سے بچے سے اس میں

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

خدا نے انسان کو بہترین شکل میں پیدا کیا

انسان کی زندگی کی مشکلات

جنتی آدمی سے وہاں سے اتنا فاصلہ ہے کہ وہاں سے

ان کی فضاں جھیل جاتا ہے۔ انہی میں میں وہاں سے

ہیں۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

نور عینت انہی سے ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

میں وہاں کی بچی لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

تعمیر کے نہایت پس پاستاں ہیں۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

کی جانچ بچاؤ ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

وہاں سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مکہ کے لئے ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

نہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

نہاں سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

شہر کی عظمت۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

مخلص سے لڑائی ہوئی ہے۔ وہاں سے لڑائی ہوئی ہے

یوں کے مطابق دل شرف نہیں کیا۔ (نمبر غری)

اَلَمْ يَجْعَلْ لَّكَ عَيْنَيْنِ

ایمان نہ لے، میں اس کو نہیں دے

اللہ تعالیٰ نے سب کو آنکھیں عطا کی ہیں:

یعنی جس نے دیکھنے کو آنکھیں دیں کہ وہ خود دیکھ نہ سکا، عیناً جو سب کو
دیا ہے اسے سب سے بڑا کر چاہا ہوا ہے۔ (نمبر غری)

اسی مبارک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نہ فرمایا
ہے اسے ایمان آدم میں سے کہ نبی ہوئی بعد تینوں تھوڑے کثیر جن کو تو کئی بھی
نہیں ملکا، اس کے طور کو کرنے کی انھیں طاقت ہے، پر یہی غیبت بھی
ہے کہ میں نے تجھے دیکھنے کو آنکھیں دیں، مگر میں نے ان پر دیکھوں کا
ظلال بنا دیا ہے، پس ایمان انھوں سے میری طاعت کرو، چاہیے کہ مگر حرام
چیزیں شریعت سے آگے تو میں دیکھوں، پھر کہ میں نے تجھے ایمان عطا
ہے اور میں کا ظالم جو طاقت فرما ہے میری مرضی کی، میں نبیوں سے
ظالم اور میری عبادت کی، نبی ابراہیم سے میرے دیکھنے کے لیے شرف عطا
دی ہے اور اس پر ہر آدمی عطا فرما ہے، ظالم عبادت کے ایک دستور پر جس
حرام عبادت پر وہ ذلیل ہے، اسے ایمان آدم تو میری عبادت میں اٹھا رکھا،
میرے عطا دیں کہ میں نے طاقت نہیں رکھا۔ (نمبر غری)

وَلِسَانٍ لِّكَ وَشَفَتَيْنِ

اور لسان اور دو لب

جس سے بات کرنے اور دیکھنے کے لیے میں دے رہا ہے۔ (نمبر غری)

زبان نیز لسان

فہمیت نے زبان کو ایسی مرقی العمل میں بنایا ہے کہ آدھے منہ میں
اس سے ایسا کر بھی بولا جا سکا ہے جس کو جسم سے نکال کر جلت میں پٹپٹا
دے۔ جیسے کہ یہاں دیکھیں، دیکھیں کہ لسان میں کونسا کونسا ہے، جیسے کہ
فہمیت کی مدد سے اور اس زبان سے اسے ہی دیکھیں، کیا کہ بولا جا سکا
ہے جس کو جسم میں پٹپٹا دے، جیسے کہ گروہ یا جس اس کے پاس سے ملے
میرے اور اسے کواں کا کھن بنا دے، جیسے کہ گروہ یا جس اس کے پاس سے ملے
سایہ چتر، جس میں اس کی طاقت آفرین میں ایسی انداز کی ہے کہ جو یہ کہہ سکے
ہے جو جس پر عمل کرتی ہے اور خدا کا بھی کات کرتی ہے۔ (نمبر غری)

زبان آگے اور شرف عطا کے شرف حفاظت کا سامان:

نبی نے لکھا ہے کہ جو نبی میں آئے ہیں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ اسے

آدم کریم کی زبان ایمان پر جس میں سے کلمہ نکلتا ہے تو اسے نبیوں سے
اس کے خلاف تیری مدد کے لئے دیا، میں نے دیکھے ہیں تو ان کو ظالم میں
بنا کر دے۔ اور ایمان پر زبان سے نہ نکلتا۔ اور اگر تیری نگاہ ہم پر
چیزوں کے لئے تو ہے کہ کلمہ نکلتا ہے تو تیری مدد کے لئے میں نے وہ خلاف
دے دیا ہے میں تو ان ظالموں میں اس کو بند کر دیا، اگر تیری شرف کا ناپاؤ خدا
کی طرف تجھے بھیجے میں نے تیری مدد کے لئے وہ دے دیا ہے، ایسے ہیں
وہاں مردوں میں اس کو بند کر دے۔ (نمبر غری)

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ

اور ہم نے اس کو دو راستے دکھائے

چھانکی برائی کی تفسیر: یعنی نبی اور مشاہدوں کی باتیں، تاہم اسے کہہ رہے
رہتے ہیں اور حق راستہ پر لے دے، تاہم ایمان پر عقل و فہم سے
ہے ہوا، عقلی طور پر ایمان و عقل کی بات ہے (تفسیر) بعض نے
"تھوڑا سا" سے مراد عبادت کی پیمائش کے لیے میں بھیجے دیکھو کہ وہ اپنے
نہ ایمان کرنے کے عبادت پر دیکھ کر خدا کی

انصاف سے مراد ہیں غیر شرعی ایہ علم اور عبادت و غیرت کے
راستے مطلب یہ ہے کہ عقل اسے کہہ دے، مگر اس کو سمجھ کر اس نے پہچان
ہماری دیکھ کر اس کی اب جو عبادت ایمان پر دے گا، اسے وہ ایمان کا کوئی نذر
قیامت کے ان کو دے گا۔ (نمبر غری)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ

اور نہ اس نے پیچھے کا گھاٹی

انسان کی ٹانگی: یعنی اس قدر انصاف کی دیکھ کر وہ سبب وجہ کی
سہرا کی سر بھی اسے تو نہیں دے سکتی کہ وہ نبی پر دیکھتا اور وہ
انصاف کے دیکھنے کے لئے کہ وہ اور وہاں کے بندہ ستا ہے پر پہنچے ہو؟
(تفسیر) اس کے کاس کو کوئی دین لے لے کہ حفاظت دے کی کچھ سے اس کا
انصاف کا جس پر دیکھ کر اس کو دے۔ (نمبر غری)

گھاٹی کا مطلب

فہمیت میں بھی پہلا ہی راستہ دے دے ہیں، حق نہ تھا، جہاں مراد ہے
میرے ان میں اس پیمائش کی شفقت پر راستہ کرنا، اللہ تعالیٰ میں اس کا
فہمیت سے مراد ہے کہ نبی کو پہلا ہی راستہ دے دے، جہاں وہ کہہ گا کہ
کہہ گا، کہ کہہ کرے گا، اور وہاں سے واضح ہے کہ وہ پہلا ہی راستہ دے گا
مطلب ہے اور فہمیت دے گا، کہہ گا کہ کہہ کر لے لے گا کہ کہہ لے گا کہ کہہ لے گا۔

اندر هر روز یک دعا گفته شد. اللهم اني افوض اليك من الفهم و
التفكير والهمم واليقين والتجمل وعذاب القبر اللهم انت
مستصحب نبيك وورثته انت خير من ركبها انت وليها و مولانا
اللهم من احبنا بك من قلب لا يخشع ومن نفس لا تسبح و
عنه لا يفتخ وادعوا ١٥ سنة حاجتها

[illegible]

البرامہ کے لئے موقوفہ

الہام نورانی کا معنی جو ہے کہ۔ نے چھٹھی کے حائے خبر انداز
عزت و مصیبت کا امتزاج اور یہ ہے کہ کج و ناعت و افعال و تہ سار و
مصیبت سے پروردگار۔ حضرت علیؑ نے یہی مصلحت مرئی ہے

لیکن، عہدِ نبویؐ اور اس کے بعد والوں نے جو سب سے پہلے یہ منصب سنبھالا ہے کہ اللہ نے انسان کے لیے ہر کار کی تقویٰ کا یہ قرار دیا ہے اس کے لیے میں یہی مہمان ہوں اور جہت ہر انسان کو چاہیے کہ کلمہ تقویٰ کی آواز کو سنے اور اس کے لیے تقویٰ کی آواز دے تاکہ اس کا ہر کار کی خدمت کے لیے ہر چیز کا ہے اور ہر شے ہر کار کی کی نظر کرنا ہے۔ ہر شے کے لیے ہر چیز کا ہے۔

وہابیہ کی سربراہی

[illegible][illegible][illegible]

مطابق:

مجھ قسم میں حضرت مرزا نے یمن کی وزارت سے آئی ہے کہ بعض لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مسرت کے لئے بعض لوگوں کی خواہش نے جواب دیا یہ کہتے عادت فرمائی اس وقت سے مسرت کے لئے شکر کا جو سہا کی مسرت میں ہو کہ ہے کہ جو نام نہاد و تفری سے مراد یہ لایا جائے کہ انہوں نے کہا۔ باوجود اس میں غفلت سے نہیں فرمائی کے اندر رکھا۔ یہ جیسا کہ اس کو اس میں سے کسی کچھ پر بھیجے تھے کسی کی ایک ہی کو تو بہت و ختم و ان کے میں سے کسی کوئی جواب دہ تھے کہ رکھتے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کریں۔

[illegible]

سدا ہوئی نہ بٹھی۔ جس کی عظمت کا اندازہ شیخ ابو منہار فرماتی ہیں کہ
اوست کا ایک سرچرہ بریل: کوئی گلی نہیں دیکھا ہے خصوصاً سنا بدلی دم اپنے
سرخ رنگی اور ہر رنگ بدست کہ جس نے اپنے احوال سے ان کے گلی ذخیرے
تحت پر پرہیز۔ تا جب کہ حق عجز سے میں جسے اور بدامیاد رہے تھے
رب غلط فلسفی غلوہ روزگاہ است خیر نہ دیکھا انت
لیہا و مولاہا یہ نہ صرف نہ اندیشہ کی ہے

مسلم شریف اور شاہ احمد نبي ایک اور محدث تھے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سنیوں کا

سورة الیل

جس شخص نے اس کو خوب میں پڑھا اس کی عزت کا یہ
ہو کہ جو ہے یہ مخلوق کے (تہذیب)

بِیِّنَاتٍ لِّیِّنَیْهِ اِلٰی اَوَّلِ الْفَجْرِ
اِنَّ اِلٰہَکَ لَکَ یَسِّرُ

سورۃ الیل کے یہ ازل اور اس کی کھینچا تھا ہیں

یَسِّرُ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

تو اس اللہ کے رحیم رحیم رحیم رحیم رحیم

وَاَنْتَ اِلٰہُ الْعِشْرِ اِنَّ اِلٰہَکَ لَکَ یَسِّرُ

تو اس اللہ کے رحیم رحیم رحیم رحیم رحیم

وَمَا خَلَقَ الذَّکُوْرَ اِلَّا اَنْثٰی

تو اس اللہ کے رحیم رحیم رحیم رحیم رحیم

اِنَّ سَعِیَّکَ لَکَ یَسِّرُ

تو اس اللہ کے رحیم رحیم رحیم رحیم رحیم

تلف قسم کے اہتمام

یعنی اس طرح کہ جس بات اور ان کے اہتمام و احتیاج پر
یہ بات تھی جس پر اہتمام تھا اس کو اہتمام کی طرف اہتمام میں اہتمام
و اہتمام و اہتمام سے اہتمام اہتمام کی طرف اہتمام سے اہتمام
اہتمام سے اہتمام (تہذیب)

جس حد تک جہاں کہ ہر انسان جب صحیح حالت ہے تو وہ اپنے سر کو
تھارت پر لگا کر اپنے سر کو اہتمام میں لگا کر اہتمام اور اپنے آپ کو
تھارت سے اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر

اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر

۱۰۰ سالہ کے زمانہ کے لیے روزانہ قسم دہی سے ہر ماہ ۱۰۰
پہلوں کی آہستہ سے چڑھ کر ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
تیس سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
پہلوں کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
تیس سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
پہلوں کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
تیس سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے
پہلوں کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ کے لیے ہر ماہ ۱۰۰ سالہ سے

وَلَا یَغَافُ عَقِبَہَاۃً

تو اس اللہ کے رحیم رحیم رحیم رحیم رحیم

(۱) اللہ کو کوئی خوف نہیں:

یعنی جسے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد
اتفاق دہی کے لیے ہر باتوں پر اپنا کوئی خوف نہ ہو اور اس کے بعد

تفسیر (۲) بدعت ہے خوف اور کفر:

یعنی اب سے زیادہ بدعت اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر
اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر اہتمام میں لگا کر

الہدنیہ سورة الفجر قسم اولی

اعل الشفاة فیسیر لیسر الشفاة و الامان کان من اهل الشفاة
فیسیر لعل اهل الشفاة و الامان کان من اهل الشفاة

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

فَاَصْحَابُ الْمَغَنِيِّ وَالتَّقِيُّ
سورہ النبی
وَصَدَقَ بِالْحَسَنِيِّ
وَالْحَسَنِيِّ
فَسَيِّدُ الْمَغَنِيِّ
فَاَصْحَابُ الْمَغَنِيِّ وَالتَّقِيُّ

نیک و ایمان والا

میں نے ہرگز نہیں مانا کہ میں مال خرچ کر لوں اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی تھی کہ وہ میری شفا دے۔ (صحیح مسلم)

شان نزول:

انسان کا حق ایک بہت ہی غریب حد تک ملتا ہے۔ (صحیح مسلم)

برصہ میں ایک آدمی نے بروایت مولانا زین العابدین (کرام اللہ) سے کہا کہ تم کو فریاد ہے کہ (جو آزاد) بونے کے بعد تہذیبی کوئی حد نہیں کرتے (اگر تم یہ تہذیبیوں کو (فریاد کر) آزاد کرو، تو وہ تہذیبیوں کی مخالفت کریں گے اور تہذیبی خدمت بھی کریں حضرت ابو بکر صدیق نے کہا میں اس چیز کا طالب ہوں جو اللہ کے پاس ہے (یعنی جنت) اس پر آیت **لَا تَقْنِ أَقْلُ وَلَا تَقْنِ رِزْقَ اللَّهِ** اور حدیث تک نازل ہوئی۔

حضرت جلال کی آزادگی:

محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ حضرت جلال کے باپ کا نام بارت اور اس کا نام عاص تھا آپ عاص کی بیوی نے جس سے کسی کے غلام تھے عمر آپ اسلام میں آئے اور آپ کو بادل والے تھے مابین بنی عصفی اور ہریرا آپ کو ہریرا کہا کہ کھڑی والی میں پشت کے کسے لگا دیتا تھا اور یہ سب پر ایک ہوا تھا کہ خود اپنے غلام کو بیٹا بنا دے اور مولی اللہ علیہ السلام کا انکار نہ کرے اس کی حالت میں مر جائے گا (مرنے تک اپنی رکھوں گا) مگر حضرت جلال اس تکلیف میں بھی ادا ہوا ہے۔

محمد بن اسحاق نے روایت پیش فرمائی کہ مراد ہا اولیٰ تھیں کیا ہے کہ ایک روز حضرت ولید بنی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق کا گھر ہوا انکی باہر کے کمرے میں ایک فرشتہ گرہے تھے حضرت ابو بکر صدیق بھی مکان کی گنج کے کمرے میں تھے آپ نے اسے کہا میں نے اسے لگا دیا ہے کہ وہ سے میں تم کو رو نہیں سکتا سب نے کہا کہ تم اس کے کمرے میں نہ رہو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ میں نے یہاں کا ہر سے پاس قبیلہ اور حضور بنی ہاشم کے پاس کے کمرے میں رہا ہوں وہاں تم کو رہنا ہے میں نے کہا میں نے (پتلا) کر لیا حضرت ابو بکر نے اپنے بندہ کو دیکھا اور بادل کو لے کر آزاد کر دیا۔

وہ تمام جنہیں حضرت ابو بکر نے آزاد کر لیا:

پھر حضرت سے پہلے حضرت جلال کے ساتھ چھ (ایسے اور غلام) بھی آزاد کئے بلال ساتھ تھے انہیں سے ایک عامر بنی کعبہ دے ہو بعد میں شریعہ تھے اور یہ حد کے واقعہ میں شہید ہوئے۔ ایک آدمی مسیحی تھیں آزاد کی کے وقت ان کی شہادت ہوئی تھی جس پر ترقی کئے گئے کہ آزاد ہونے کے بعد کھڑی ہوئی ایک آدمی بنی کعبہ تھی۔ یہ دونوں بھی بیٹوں عاص بن عبد شمس کی ایک عورت کی بنیاں تھیں اور ان کی عاص بن سے آزاد ہوئی تھیں وہ کئی عجمی کہ عجمی میں تو آزاد نہیں کر دیا تھا حضرت ابو بکر نے ان سے فرمایا کہ ان کی بیویوں کی ان دنوں کا بندہ خلاص کرانے میں نے جواب دیا کہ میں ان دنوں کا خلاص کرانے نہیں آتا آزاد

قرآن کریم میں کیا ہے رضوان اللہ علیہما اجمعین کے بارے میں یہ موجود ہے **وَلَوْلَا ذِكْرُ اللَّهِ الْخَافِضِ لَئِنْ أَرَادَ أَنْ يَنْزِلَ لَقُلْنَا لَكَ أَنْزِلْ** یعنی اللہ سے کوئی نکتہ نہ رہا، فرمایا ہے اور دوسری آیت میں ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْنُوا أَمْوَالَكُمْ الَّتِي آتَاكُمْ اللَّهُ لِيَتَرَكَاكُمْ فِي سُلْبِكُمْ فَذَلِكُمْ يَكُونُ حُكْمًا** یعنی تم لوگوں کے لئے ہماری طرف سے کئی قدر ہو چکی ہے اور ہمارے (اور ہیں کے اور ایک حد میں ارشاد ہے کہ جو عجمی آگ میں لکھیں ان کو بھی جہنم کی میں نے بھجوا دیا۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَمِنْهُمْ مَن يَتَّبِعُ الْهَوَاَ فِي سُلْبِهِ مَن يَفْعَلْ يَنَزِّلِ اللَّهُ سُلْبَهُ فِي النَّارِ یہ اس شکایت کے مطابق اصل مسدود تھی اور حضرت کی جواب دہی یہ ہے کہ جو آدمی اپنی میں مکمل عصمت میں کا توکر ہو اور وہاں مال صرف اللہ کی راہ میں لے کر دے کر ہے کہ وہ انہوں سے پاک ہو جائے ایسا شخص اس جہنم کی آگ سے دور رکھا جائے گا۔

شانِ صدیق اکبر:

الغلام بعد کے تو ہم ہیں جو شخص بھی ایمان کے ساتھ اللہ کی رو میں اپنی فریاد کرے کہ اس کے لئے یہ بدلتا ہے جسکی شان زہل کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مراد اس لفظ تھی سے حضرت صدیق اکبر میں مابین الی حاتم سے عروہ سے نقل کیا ہے کہ مسلمان ایسے تھے جن کو کھانہ دینے اپنا غلام بنا دے تھا جب وہ مسلمان ہو گئے تو ان کو طرغ فریاد کی ایذا نہیں دے تھے حضرت صدیق اکبر نے اپنے زمانہ طرغ فریاد کے ان کو کھانہ سے فریاد کر آزاد کر دیا یہ آیت نازل ہوئی۔ (طبری) (مسند ابن عمر)

تقویٰ کا اعلیٰ مرتبہ:

انہی نے فریاد ملی و غنی اور رسولی علیہ السلام کی کتابوں سے پر ہیز دیکھے وہ اپنی کا وہ ایک وقت حاصل ہوتا ہے جب نفس مادی اور جسمانی ہوتے ہیں۔ (طبری)

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ

اور جو دے مال دے وہ پاک کرے گا

یعنی جس کو اللہ مال دے اور طرغ و تیرہ دے پاک کرے مقصود ہے کسی شخص کا یا خود دینا یا دینے والی چیزیں (خیرات) (خیرات) ہر شخص کو ملے ہوتے ہیں ہر آدمی کے کمال کی حد سے انہیں ہے یعنی وہ مسدود نہیں ہیں اس فریاد سے بل فریاد کرے کہ اللہ کے نزدیک پاک ہو جائے، یا آدمی اور شہرت میں اس کے پیش نظر نہیں ہوتے۔

میں کہتا ہوں کہ اس صورت میں اللہ لامحدود ہوگا (اور مسدود حضرت)

واقعہ حضرت امیر محمد علیؑ کے حق میں وکوفہ یوحنا کی بنیاد سے ایک انکار کا یہاں بیان ہے۔ ظنی ہے کہ یہ کلمہ علیؑ کا یہاں لکھا گیا ہے۔

روایت سے ثابت ہے کہ حضرت امیر محمد علیؑ جب اسلام میں داخل ہوئے تو ان اہل بیت و قرآن میں سے کسی کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

اندر سے اہل بیت و قرآن میں سے کسی کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

حضرت امیر محمد علیؑ نے حضرت عمر فاروقؓ سے بھی ان تمام چیزوں سے اپنے جہان کو دور کیا۔ انہوں نے ان کی ولایت سے ان کا شریعت کو کہہ کر اپنے جہان میں رہا۔ بعد اسلام کے بہت ہی جلد، جہان میں اپنے جہان کے ساتھ تھے۔ سب مسلمانوں کو دیکھ کر انہوں نے جو وہاں تھے وہاں سے ہٹ گئے۔

وَمَا الْاَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُغْفَرُ لَهُمْ
وَمَا الْاَمْوَاتُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُغْفَرُ لَهُمْ
وَمَا الْاَمْوَاتُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُغْفَرُ لَهُمْ
وَمَا الْاَمْوَاتُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُغْفَرُ لَهُمْ

حضرت صدیق اکبرؑ کی عظمت و جلال کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب سے بڑا ہے۔

کا کہتے ہیں پر ایسے دیکھنا۔ یہ وہ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے راستے میں جرحیں لیکن علیہ السلام کی نازل ہوئے اور کہا اسے کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خود تم کو سزا دے گا کہ تم پر چٹا ہے کہ اسے اور کوئی نام اس وقت میں تم سے دینی جو بدل میں کچھ کمودت ہے۔ یہ سننا تھا کہ اوکھڑا پر ایک جھڑکی کیفیت طاری ہوئی اور... جھڑکی کے نام میں دیتے ہوئے کہنے لگے، مے ہائے کہو مجھے اپنے سوتی سے کمودت ہو سکتی ہے۔ اس میں دوسری دھن، لالہ میں دھن دھن کے الفاظ زبان سے جاری ہو گئے اور رنگ، مکی کپڑے، مے ہائے کہو سب سے دھن میں... میں تو اپنے رب سے دھن میں...
براہمہ اور اس سب سے زیادہ مہربان:

مہربان نے، لہذا اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک بار حضرت مکی کے مہاجر اسے کہہ میں نے اپنے پر چھا کر تھانے کہ سب سے زیادہ ہر کوئی ہے تو اس پر آپ نے جواب دیا کہ وہ بڑا بڑا مہاجر اس کے نبوت میں یہ روایت دیکر جو صحاح ستہ میں موجود ہے صوفی کبیر صرف واضح اللہ اس میں نہیں تھا، حق خاص میں ہے۔
صداقت و امانت کا پیکر:

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی کسی اختلاف کے قیام کا بیان نہیں کیا۔ پھر یہ بعد سے بعد حضرت بیت کو لیا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بعد میں آپ نے فرمایا کہ حق و باطل کا مجموعہ اور صداقت و امانت کا پیکر ہے۔ اور اس کا واضح ثبوت تو ہم حضرات جلیلہ میں پر مشفق تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے اول چائے یا دلیلا، مگر بعد میں ہی تھے۔

پھر یہ کہ اب تک ہی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں بے صغی پر مسلمانوں کی خدمت کرنے کا حکم صادر فرمایا اور کسی بھی کوشش کو اس کے باطل نہ پہنچے، یہ نگاہیں پر ہوا گئی، سے سیر فرمائی اور سب مسلمانوں کو اس کے پیچھے نواز دینے کا حکم دے کر یہ بتایا کہ اب یہ تمہارے امام اور امیر ہیں۔ (صحابہ کا خطبہ)

رضا خداوندی کا تمنا:

وَلَسْتُ بِمُتَّبِعِي خَلْقِي شَيْءٍ مِّنْهُمْ لَمْ يَكُنْ خَلْقٌ كَرِهَ مِنْ مَرَدِّهِ
اللہ تعالیٰ کی رضا کو چھوڑ کر اپنا کوئی نواہی کا نہ دیکھیں اور نہ ہی آخرت میں اس کو راضی کر دیں گے اور جنت کی نعمتیں دیکھیں اور نہ ہی خدا ہی کے میں انزل کے واقع سے اس آیت کا معنی ہے کہ میری شان میں عادل ان ثابت ہے اس لئے یہ آخری کلمہ حضرت صوفی کبیر کے لئے ایک عظیم

خوفی اور ۱۱۱۱ ہے کہ ان کو دیکھنا اس کی طرف سے دھن کر دینے جانے کی خوفی ماری۔ (صوفی علیہ السلام)
انہی کے اس فعل سے ضرور دھن ہو گیا، وہی کا مطالعہ کرنا اور اس سے آخرت میں خوشی ہو جائے گا یہ آیت حضرت ابوبکر کے حلقہ اس طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ نے فرمایا ہے: وَلَسْتُ بِمُتَّبِعِي خَلْقِي شَيْءٍ مِّنْهُمْ لَمْ يَكُنْ خَلْقٌ كَرِهَ مِنْ مَرَدِّهِ۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کو سب سے زیادہ حق دے گا اور اللہ تعالیٰ کے آپ سب سے افضل ہیں گئے کہ ایک نے فرمایا: لَمْ يَكُنْ خَلْقٌ كَرِهَ مِنْ مَرَدِّهِ۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ دوسری عزت ہے جب سے زیادہ حق ہے۔ اعتبار اول سے بھی وہی ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تم حضرت ابوبکر کا نام نہ کہیں مجھے تھے۔ آپ کے بعد حضرت عمرؓ تھے، پھر حضرت عثمانؓ تھے، پھر ابی سہیلؓ، تو ابی سہیلؓ چھوڑ دینے کی کسی پر ضرورت نہیں رہے تھے۔ (۱۱۱)

محمد بن حنفیہ نے حضرت علیؓ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون تھا فرمایا حضرت ابوبکرؓ۔ پوچھا ابوبکرؓ فرمایا حضرت عمرؓ۔ (صحیح بخاری)

جنت کے سب دروازوں سے چلائی جانے والی شخصیت:
مجھ میں کی حدیث میں ہے کہ جو شخص جو خدا کی راہ میں فری کرے۔ اسے جنت کے دروازے پکار دیں۔ لہذا اسے اللہ کے بندہ خاص ہے۔ اور دروازہ سب سے چھاپے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ فرمائیے کہ رسول اللہ اکوئی ضرور اسے تو ایسی نہیں لگن فرمائیے کوئی ایسا بھی ہے جو کہ جنت سے تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہے اور مجھے خدائے مہدی کے فرمائیے میں سے۔ (صحیح بخاری)

الحمد للہ سورۃ الباقی قسم ہوئی

ہے تاکہ ان کے گھر سے پانچ سو روپے کی رقم وصول کی جا سکے۔ ان کے فریاد پر حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی جس نے ان کے فریاد کا جائزہ لیا اور حکومت نے ان کے گھر سے پانچ سو روپے کی رقم وصول کی۔

مطلب: شیخ الاسلام کی کیا ہے کہ اگر ملزم وہ (بچے سے ناسخ ہو گئے) تو کسی سے الزام نہیں اور اگرچہ اگر کسی کو ملزم وہ (بچے سے ناسخ ہو گئے) تو صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ ثابت ہو جائے۔ اور اگر ملزم وہ (بچے سے ناسخ ہو گئے) تو دوسری طرف الزام کی تو وہ جہاں واجب ہوں جائے۔ یہ ان کے علم کے لئے ہے کہ کسی کو الزام کی تو وہ خود بخود گناہ کرنے سے کوئی اثر نہیں ہوگا۔

کہہ دیتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے بھیجی، اور جو بات
میں نے سنا ہے وہاں سے، اور ان سے کہا کہ تم نے کہا کہ وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کا
بھائی ہے۔ رسول اللہ کو اس سے کہہ دیا کہ اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا بھائی
نہیں ہے۔ رسول اللہ نے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔ رسول
اللہ نے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔ رسول اللہ نے کہا کہ
اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔ رسول اللہ نے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ
وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔ رسول اللہ نے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا
بھائی نہیں ہے۔ رسول اللہ نے کہا کہ اس سے کہہ دو کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے۔

تمام مسوئولوں سے وعدہ:

ان میں تو مسلمانوں سے وعدہ کیا ہے اور میں اسے عملی انداز پر
 سے بھی وعدہ ہے مگر جن جن سے وعدہ ہے کہ عیسائی دین کے بعد دوسرے
 دین کو لے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ ہے کہ ایک عیسوی
 کے بعد ایک نبی، پناہ! اور ایک دوسرے فرست میں عمل ہوگا۔

مقام نزول:

یہ ہے۔ ایک العصر سے مراد وہ مقام اور اُن میں گفتگو کی طرف توجہ کرنا۔ اور قلب کا اصل یہ وقت خالق کی طرف توجہ کرنا اور اللہ سے اللہ خدہ و علم کو مل اور توحید اور ہر اہل سے مراد ہے اسی تمام توحید میں خالق کی طرف توجہ۔ کیونکہ وہ اُن حالت میں ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کی طرف نہیں ہر گفتگو کی طرف توجہ ہے جو حقیقت میں اللہ کی طرف سے ہرگز کرنا نہیں ہے۔ کیا ہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے ہر دونوںوں کی وجہ سے اُن کو شریعہ صادر حاصل ہے۔ ہر توحیدی کی طرف توجہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اُن کی طرف سے ہوا میں ہوتی ہے اس لیے وہ بھی اللہ کی طرف توجہ ہوتی ہے جس طرح ہر کوئی اللہ سے ہر کوئی اللہ سے ہے۔ (غیر نظریاتی) تکلیفیں اور اللہ کی شفقت اور رحمت:

معارف ابوم تم کھنڈی رمتانہ علیہ کے لکھنے کو جب باوی دل پر
 غنہ کر لکھی ہے اور سیدہ ماجدہ رمتانہ کے کنگ لکھا ہے

[illegible]

وَلَوْ أَنِّي كُنْتُ هَاهُنَا
وَأَنَا وَنَجْمِي وَنَجْمِي
وَأَنَا وَنَجْمِي وَنَجْمِي
وَأَنَا وَنَجْمِي وَنَجْمِي

میں بہت سی ایسی محبتیں انسان پر ملائی ہوئی ہیں جن سے وہ مجھ کو
 بوجھا رہا ہے۔ حالانکہ خدا کے ہاں ان سے بچنا ناممکن ہے۔ اب یہ محتاج کامل
 ہوا کرتا تھا۔ اور فیحیحہ کے ساتھ مضبوط رہا تھا۔ اور انسان کو گناہ کرنے
 کی گنجائش تھی۔ اب یہ کیا ہے؟ اگرچہ اس شخص کو گناہ کرنے کی گنجائش
 ہے۔ لیکن اس شخص کی زندگی میں اور اس شخصیت کے اس طرح دور کرتا ہے۔ کہ گویا کسی
 شخص (تیسرا شخص) (تیسرا شخص)

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۖ
پھر جب تو نے پڑھنا ختم کیا تو
وَلِلَّهِ رِجَالُكَ فَارْعَبْ ۖ
اور اپنے لیے اس کے لوگ ہیں تو ڈر

توجہ دانی: اللہ کا مال:

یعنی جب غصے کے کچھ نئے فطرت کے تو غلوں میں چڑھ کر
 کہتا ہے کہ اس کا جب بڑے اور اسے اپنی طرف (یعنی واسطہ) منسوب ہو
 (تسبیہ) غصے کا کھٹکا اور حیثیت کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی علی غری
 ہوا تو کھینچیں اس میں فی غلط طریق کا تو ہے نہ اس کا واسطہ منسوب ہے کہ
 اس سے کہ کہ واسطہ منسوب ہونا چاہیے اس کی تعمیر اور ان کی طرف سے کہ
 ہے کہ اس کی تعمیر ہوئی ہے (مترجم)

فائدہ دہاں سے معلوم ہو کہ علماء کرام نے تعلیم و تبلیغ و خدمتِ خلق کا کام کرنا ان کے
میں سے کوئی خاص فائزہ نہ دیا ہے بلکہ ان کا رجحان خدمتِ مملکت میں پھیل گیا ہے اور
ان کے لئے کچھ بھی مخصوص نہ دیا گیا ہے۔ جیسا کہ علماء ملک کی ترقی اور ترقی
پر اس کے بغیر تعلیم و تبلیغ کا کوئی کام نہیں ہو سکتا اور ان کے لئے کچھ بھی نہیں

عجاوت و ذکر اللہ کی حد:

مہارت اور درخواستیں اسی حد تک پوری رکھا جائے کہ کچھ مشقت و تھکان

سورة القدر

ترجمہ: ان کو قرآن میں پیدا کرنے کا وہ بھلائی پائے گا اور ان کو صاف
آپنا ہر ایک (اور ہر ایک)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
سورة قدر میں نازل ہوئی اور ان کی اپنی آیتیں ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تو اس کے نام سے جو مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
ہم نے اسے نازل کیا اور اسے قدر میں ہے

نزول قرآن:

میں قرآن کی "کون محفوظ" سے "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
تایید کی "شب" نام "شب قدر" میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "شب قدر" میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "شب قدر" میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "شب قدر" میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "شب قدر" میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

شب قدر کے فوائد پر گناہ:

شب قدر میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
قرآن "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
ام "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
نہایت "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
اور میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
برکات "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
الطاف "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
نہایت "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

ما جہلوا العطر و اخر و السجود

حضرت محمد زکیہ اور محبوب میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
سال "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
برکات "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

پانچ ماہ ان کی "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
کہ "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
تمام "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

کتابوں کے نزول کی تاریخیں:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا کہ جب وہ صبح کی سلام پھری کرنا شروع کرتے ہیں تو اس
تورات میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
و سلم نے فرمایا کہ جب وہ صبح کی سلام پھری کرنا شروع کرتے ہیں تو اس
تورات میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

زندگی و موت اور رزق و معیشت:

میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

امت محمدیہ کی خصوصیت:

ام "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

شب قدر میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور
میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

نزول قرآن کا حکیم الشان وقت:

میں "نار" نام "شب قدر" میں "اسرار" کیا اور

[illegible][illegible]

رمضان المبارک کا حارف:

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ اسبابِ دوزخ میں انسانوں کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں کو چھپائے اور ان کو دوسروں سے چھپائے۔

یہ ہے اللہ کا فرمان: "وَلَا تَقْرَأُوا لَهُمْ فَاكِهَ كَلِمَاتٍ يَتَوَلَّوْنَ لَهَا عِزًّا ۗ مَنْ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ فَاكِهَ كَلِمَاتٍ لِيَفْقَهُوا ذِكْرَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ يَفْقَهُوا قُرْآنَ اللَّهِ وَلَيُحْذَرْنَ مِنْ عُثْمَانِ إِنَّهُ كَانَ يُحِزُّهُمْ عَلَيْهِمْ ۖ وَكَانَ يَسْتَكْبِرُ ۚ" (تیسری سورہ، آیت ۱۸)۔

نفسہ سے اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کے قدم چھانے والے اس کے قلبی حاسن پر

نمراہ امور کا فیصلہ

[illegible]

فورت نے کہا، "خود اس کا مختار اور ترقی آمیز ملک بننے کے مختلف تدابیر کی
تلاش کرتے رہنا۔ ہر فرد کو فورت اپنی تعلیم سے ہمیں ملنے والی تعلیم
پر عمل درآمد کرنے کی تلقین کرتا ہے۔"

[illegible][illegible]

تو بپاشان فرماؤں گے کہ تم کھانا کھانے والے ہو۔

آفری فشرہ میں خوب پیدا ہوتا ہے:

[illegible]

حضرت امین مہدی علیہ السلام فرماتا ہے کہ جس نے اس قسم کا تقویٰ کیا ہے کہ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

۱۰۔ تو نے نہ کبھی نہ بے تہ نہ

[illegible][illegible]

شہد قہر میں عزت کا ثواب۔
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 لاکھ لاکھ شخصوں کو کشتہ بادیہ شہد قہر میں (ماریاں مارنے والے) لڑکا
 دیے ہیں ان میں سے ایک شخص بھی جہنم میں نہ جائے گا۔ (بخاری)

ختم کی روایت اس حکایت کے ساتھ ہے کہ جو شخص ایک اللہ میں قائم
تو ہے اور ہمیں ثابت ہو گا کہ اس میں کفر ہے۔ ایک اللہ ہی کی
جائے (یعنی جس کی علم کی بات کو نہ کر رہیں تو ہوا اور اس واقعہ
میں شک نہ ہو کہ اللہ ہم نے حضرت مولانا ابن عربی سے متعلقہ روایت
سے جو حدیث بیان کی ہے وہ ہے کہ (وہ شخص جو) اللہ میں کفر ہو اور
بجز وہ شائبہ نہ دے تو اس کے خلاف ہر جہاں میں وہ ثابت ہو گا اور وہ اس
بوجہ کہ اس کے مطابق (یعنی اس کی مخالفت نہ کر لی جاتی ہے۔) (تو حکم کی)
تغلیط اس بات پر پہنچنے کے ایک قول جس کو ہم نے روایت کیا
یعنی اس کی۔ اس میں فرمایا: کہ اگر اللہ تعالیٰ میں کفر نہ ہو تو اس کا
شائبہ ہر جہاں میں ثابت ہو گا۔ اس بات میں کسی نے جہاں شائبہ
میں ہو (یعنی وہ شخصوں کے) نہ رہے ہوتے ہیں۔

[illegible]

اور مکین میں حضرت کا دروازہ کھلی رہا۔ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حبیبتہ! میں مراد کے لئے نیکو نام ہی کے قلم سے لکھ چکا ہوں، صاف نہ کہے۔ اور حضرت بنی ہاشم علیہ السلام سے یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کہہ دو کہ تم فرشتے میں کہ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے کہ تمہارا میں کرتے ہیں اور کوئی

میں باغیہ کی تہذیب و رسم نے فریاد میں پہلی فرمائشوں کو ترک کر دیا۔ اس نے جواب
فرمانی سے انہیں اپنے حلقہ شمولیت میں نہ لے کر ان کو غور سے دیکھا۔ اور
فرمانی سے ان کو غور سے دیکھا۔ اور ان کو غور سے دیکھا۔ اور ان کو غور سے دیکھا۔

امت محمد بن عبد الله

مجلس نور محمدی کے لیے ایسا ایک یہ فیصلہ عملی تھا کہ ہر ممبر کو
بہم افلاکی غریبستان میں امر پر پہنچایا گیا کہ اس کی اس کی ضرورت پر
محکمہ صحت کے ایک ہسپتال کو اپ نے لیا گیا ہے ہر ممبر کو ضرورتی حالت کے
معالجہ کے لیے اور لوگوں کے میں مقررہ نہیں تھی کیسے سے نہ کی جس
نے ایک ایسی سہولتیں فراہم کر کے اور صحت و صحت و یکے آئیں ہذا کوئی نہ
تپ کو ایک اللہ دعا کی اس کو کہہ کر میں اللہ کے

[illegible]

سید کو پادشاہی مقرر کیا۔ دکن میں غالباً ۱۱۸۵ھ تک پادشاہی رہے۔
 کربلا کے قتل کے بعد ان کی مزار حج کی ایک نئی جگہ پر ۱۱۸۵ھ سے ۱۱۸۶ھ
 تک تعمیر کی گئی تھی۔ وہ درخت کدو نامی ہے اس کو کھجی بھی کہا جاتا ہے اور
 حضرت ہمامہ رضی اللہ عنہا نے اسی جگہ سے ۱۱۸۶ھ تک دفن تھیں۔
 عثمان بن مظعون سے وہاں حیات۔ ان کے کھجی نامی چہرہ نامہ عثمان سے
 ملے ہیں۔ ان کے قتل کے آثار اب بھی دیکھنے کو ہیں۔ یہ جگہ اس وقت بھی
 دیکھی جاتی ہے۔ بارہویں میں یہ گروہ اور ان کی عظمت کو ان کی شہادت کی ساری
 قور سے اس زمانہ کے ماہران چمکا کر کہ ان کا دوسری قور سے اس زمانہ کے
 حاکم نے ان کا لوط سے عداوت میں اس کی عداوت میں ان کی نہیں جو حسب قور

موتوں کے لئے تھے۔ یہی گروان وار ہے۔ یہ وہ اور غنائی قرآن ہے جس کے حضور
سُلیٰ اللہ علیہ وسلم آئے ہیں بلکہ اللہ عزوجل نے یہی ہے، بالخصوص یہی اس رات
فرشتے، جن پر حکمرانوں کی قسمی ہے مگر زندہ رہے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دعوتِ شریف کے پہلے دن کا احکاف کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ احکاف میں بیٹھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت خیر بن
آبہؓ کو فرمایا کہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نے یہ وہ تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جس دن کا
احکاف کیا اور ہم نے بھی۔ پھر حضرت جبرائیلؑ آئے اور یہی فرمایا کہ آئے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سے یہ روز اگلی کے ہے یعنی اللہ اور جس رمضان
کی بیسیں تاریخ کی تک کوئی کئی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا
کہ میرے ساتھ احکاف کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ پھر احکاف میں بیٹھ
جو یہی دس لکھ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ہوں گے اے اللہ اللہ! قرآنِ مجید کی
حالتِ راقی میں ہے مگر نہ دیکھا ہے کہ گیارہویں تک میں ہوں اور یہی۔

تو دیکھ میں ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا ان دعا کی قسم میں سے ہر
کوئی معجزہ نہیں جانتا رمضان ہی میں ہے۔ آپ نے اس پر عرض کیا اللہ کی قسم
فرمایا اور پھر کمالی پھر فرمایا کہ خوب معجزہ ہے کہ وہ دن کی رات ہے جس
میں قرآن کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ یہ جتنی نیہات ہے۔
اس کی شکل ہے کہ اس کی شکل کو سورج، مہینہ، ستارے، ہوا، زمین، آسمان، آبی
حضرت سہیلؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روای
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رات تیسویں رات ہے۔ یہ رات
کی ایک سو تیس رات ہے۔ یہی کہ ہے اور جو میں صلی اللہ علیہ وسلم کی حکایت
ہے۔ اور ان کا معنی ہے کہ ایک رات ایسی قریب کی نفل کی ہے۔ یہ بعض سلف نے
قرآن کریم کے لفظ سے بھی اس کے نبوت کا حوالہ دیا ہے۔ اس طرح کہ اس
سورت میں بتایا کہ اس کے معنی ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے کہ
حضرت عمرؓ خطابؓ نے اس کا رسول کو بھی کیا ارادہ اسے علیہ اللہ کی بات
میں یہ تو سب کا اہتمام اس پر ہوا کہ یہ رمضان کے آخری دن ہے۔

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے بھی بخاری و مسند میں مروی ہے۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری روز کی طاق راتوں
میں شب قدر کی جستجو کرو۔

مسند احمد کی حدیث کے یہ قند ہیں کہ جب رمضان کا آخری روز باقی رہ
جائے تو آپ خیرہ منہ ہوا نہ دیکھ لیتے اور وہ اس کے الگ ہے۔

حضرت کعبؓ ابی ہریرہؓ نے بھی کتاب فرشتے کی کہ اس سے بھی کہنے
اور ایک اور حدیث میں ہے کہ وہ رات بہت زیادہ ہے جس کا ہر وقت صبر و استقامت
کی طرف توجہ ہو کر پامال ہے کہ جمعہ میں رہنے والے فرشتوں نے جو فرشتے

میں مرد یا جبرائیلؑ نہیں جس کو اسامیٰ ذکر کرتے ہیں پھر اس کو بھی کہے جو
شب قدر کا ذکر کرتے ہیں۔

اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شب
قدر کی قرآن کرکے، ہر روز باوجود نفل کی کہ وہ پانچ سو ہے۔ شب قدر
میں بعض عرصہ کے خاص انوار کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ شب قدر کو حاصل ہوتا
ہے نہ رات کی برکت اور وہ سب وہ نفل میں اپنے مشاہدات کا کچھ نفل
ہے جس کے لیے ان فرشتوں نے بڑا چاہا ہے۔

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا کہ میں شب قدر کو پاؤں تو کیا جا کر اس آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ دعا کہ اللہم عنک عجزاً نعتك الغفر لا غفر عني
یا اللہ! آپ بہت عطا کرتے ہو اسے یہ دعا رسولیٰ کہ پندرہ گزے ہیں۔ یہی
قطر میں ساق فرمائیے۔ (ترمذی ۲۰۰۰۰ حدیث علی اسم)

تَكْرِيْلُ الْمَكِيَّةِ وَالْمَدِيْنَةِ يَا ذِيْنَ رَحْمَةٍ
نَزَلَتْ فِيْ رَحْمَةٍ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا ذِيْنَ رَحْمَةٍ

نزولِ حاکم کے
یعنی اللہ نے حکم سے راتِ اللہ کی حضرت جبرائیلؑ کو وہ فرشتوں کے
تہذیب میں پہنچاتے ہیں تاکہ عظیم شانِ تجوید رکھتے ہوں زمین والوں
پر بھیجیں کہ میں اور ان کے "روح" سے مراد فرشتوں کے طہار کوئی اور
کلکتی ہو۔ یہ حال اس قدر کہ شب میں باطنی حیات اور وہ عالیٰ جو بہت
کا ایک عامل نزول ہوتا ہے۔ (مختصر دعا)
یعنی شب قدر میں رات کے علم سے لاکھ اور سو تیسویں سے زمین کی
طرف اترتے ہیں۔ یہ شب قدر کی حریر تعلیمات ہے یا شب قدر کے ہزار
میں سے نفل ہونے کی وجہ ہے۔

فرشتوں کی دعا
حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرائیلؑ ملائکہ کی فوج کے ساتھ اترتے
ہیں (اس وقت) انھیں کمر باندھنا کہ ان کو کمر باندھنا ہے اس کے لئے
وہ اپنے ہتھکڑیوں میں۔ (ترمذی ۲۰۰۰۰)

نفیٰ اوقات میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کا یہ خوب فرشتوں کے کمال
ہوتے ہیں اور فرشتوں میں ہونے کے لئے میں اور ان کی برکت حاصل ہوتے
ہیں اور ایک ہے کہ ان کی حاکم میں حضرت کعبؓ ابی ہریرہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
خبر ہے کہ طویل اور وہ کہ جس میں فرشتوں کا سداۃ و انتظام ہے
حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام کے ساتھ نہیں پڑتا اور وہ اس کی اور ہوتی

ہوئی اور یہی اس وقت ہوئی ہے جب تک کہ وہ ہے ان کا حال کرنا ہے۔
 حصہ کا حق ہوگا چلنے کی حالت میں کہ کبھی کبھی کے لئے العودات
 سے مراد وہ کھولنے کے وہ رات کو بخیر رہیں، چنے چنے ہیں ان کی کا ہیں پھر
 وہ سے کوئی چیز تو رہے، یاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ (تخیر غزلی)

قَالَفِيْزِيْتُ صَبِيًا

کہا کرتا تھا، کہ بچہ تھا

خدا کر کے کا وقت، عرب میں اکثر بات کیے کے وقت ثابت کرنے کی
 تھی تاکہ رات کے وقت جانے میں دشمن کو خبر نہ پہنچ سکے اور
 رات کو اٹھ کر نہ سے میں کیا شجاعت سمجھتے تھے۔ (تخیر غزلی)

تدبیرات سے مراد وہی وہ کھولنے کے لئے اپنے ساروں کو کھانے پینے کے
 وقت دشمن پر حملہ کرتے ہیں (غزلیوں پر چاہا جاتے ہیں، لاکھ غزلیوں)

فَاَكُنْ بِهٖ نَقْعًا

کہا کرتا تھا، کہ اپنے میں تروٹا

کھوڑوں کی چاہیں:

یعنی کسی نئی اور تروت سے ڈرنے والے کبھی کے وقت دیگر تروت کی
 سردی اور شجاعت کی صورت سے غزوہ غلا، باروت ہے ان کی: کہاں صحت و وقت
 بھی بہت کر اور خواہتا ہے۔ (تخیر غزلی)

یہ کیا حیران کنی پر چاہا مارنے کے وقت کی طرف راہی ہے جو سابق کا
 اسے معصوم رہنے پر مارنے کے تمام کی طرف راہی ہے جو انتقام و عداوت
 ہے یعنی وہ کھوڑے جو دشمن پر چاہا راستے میں چھاپ مارنے کے وقت یا چھا
 چدائے کی جگہ چاہے پہنچے کی جگہ پر مارا جاتے ہیں۔ (تخیر غزلی)

فَوْسَطُنْ بِهٖ جَمْعًا

کہا کرتا تھا، کہ وہ نے جمعہ میں

دشمن میں کھس جانا، حتیٰ کہ وقت ہے خوف، خبر دشمن کی فوج میں جا
 گئے ہیں (تخیر غزلی) کہ کہ تم کہا: کھوڑوں کی حضور سوجہ، کوئی خبر ہے
 اور دشمن ہے کہ کھوڑوں کے ساروں کی قسم ہو۔ حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں: یہ
 جہلداروں کے ساروں کی قسم ہے۔ اس سے ظاہر کہ مل ہوگا کہ کہنے کے کام پر
 اپنی ہوا پرے کو حاضر ہے۔ (تخیر غزلی)

پھر اس قسم میں چھاپا مارنے کے وقت یا چھاپ مارنے کے وقت
 دشمن کی فوج کے اندر داخل ہو جاتے ہیں (تخیر غزلی)

کی تیز کرنے ہیں اور جس شخص دلجم سے یہ خدا کو پہنچ کر ہے، اور خدا اور
 دنیا کی کمالات اور سوائے جس حاصل کرتے ہیں اس کو کھس رکھ کر اپنے واسطے
 اپنی یا بہت اور چاہی کا سار ان چھاپا کیا جاتا ہے کہ ان سے زیادہ اور
 کون مایہ قتل کا کام اور کھس ہے۔ (تخیر غزلی)

سورہ عادی سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے
 بخبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما، انہی رضی اللہ عنہما، انہی
 انہی کے لئے ایک ہی سورت ہے۔ (تخیر غزلی)

سورہ کے مضامین:
 اس سورت میں نبی کریم نے جنگی کھوڑوں کے کھوڑوں کے حالات و کمالات
 کو لکھا ہے اور ان کی حیران کنی پر اشارہ فرمایا کہ انہی کے سب سے بڑا شکر ہے۔
 کھوڑوں کی شہادت:

یہ اس جنگی کھوڑوں کی خدمت و کمالات کا ذکر کرنا اس کی شہادت میں لایا گیا
 ہے کہ ان میں سے اکثر ہے۔ بخیر ان کی یہ ہے کھوڑوں کے اور خصوصاً جنگی
 کھوڑوں کے کمالات پر کھوڑے کہ وہ میدان جنگ میں اپنی جان کو خطرے
 میں ڈال کر کسی کسی خدمت و کمالات ان کے جسم و اعضاء سے تاج تمام رہے
 ہے۔ وہ کھوڑا انسان نے ان کھوڑوں کو بھی نہیں کیا۔ ان کو جو انسان کو نہ
 دانہ تارے ہو کسی ان کا پیہ لایا ہو نہیں سکتا۔ اس کا کام صرف ان کے کہہ کر
 لی کے پیہ لائے ہوئے راتوں کو ان تک پہنچانے کا راستہ تھا ہے۔ اب کھوڑے
 کو کھینچنے کو وہ انسان کے ساتھ سے احسان کو لکھا چکا ہے اور مانتا ہے کہ ان
 کے اوتار، اور وہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے، دھت سے سخت شفقت
 و برداشت کرنا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ان کو دیکھو جس کو ایک حقیر نظر سے
 اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اس کو کھس کا سونے کی آفت چلی، عقل، شعور و ایمان
 کے خاتمے پہنچے کی ہر چیز پر قربانی اور اس کی تمام ہوا رات کو کسی قدر
 آسان کر کے اس تک پہنچا اور اس کے لئے ان کو جانی سے کھوڑا ان تمام اکل
 راہی اساتات کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔ (تخیر غزلی)

شان نزول

بازار تعلیمی حاکم اور ان کی الحاح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے
 سے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوڑوں کو لکھا
 بیجا اور مجید بھراں کی کوئی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں آئی تو
 اللہ جل جلالہ کا خدایا ہوا یعنی اپنے ہونے اور نہ کے وقت کھوڑے کی
 سائنس کی آواز کو صلیغ بھیجے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں
 میں سورہ کھوڑے کے لئے اور دوسری کے اپنے کی آواز کی اور چاند کی نہیں

الحواس الخمس اقرا تقرئ:

نہایت ایک طرف کو بے شمار جہازیں تھیں تو ان کے ساتھ
تھیں نصف کوٹ چٹائی اور دستک کی بے انتہائی میں ہوتی تھیں۔
مستمر چٹائی کی طرح جلوت نرا آگ میں گرتے ہیں اور طوفان
جلوت مول کے سبب ایک دوسرے پر جہاز ہوا ہوا گونا گونا
مستمر کے جسم کی بنا دھڑکتے ہیں مگر سب دالے چٹائی کے میدان
میں ہیں جو بے دالے آج کل کی تھیں۔ (تھیں تھیں)

حساب ان پڑھوں کی اور ان کو بتا دیا کہ اگر وہ لوگ اور ان کی عورتیں جہنم میں
جئے تو ان کی عورتیں کے کافرانہ میں ان کے بدن قبیلہ کے کافرانہ جانتے یہ
قہر ان قبیلہ کو دیکھ کر ان کی عورتوں کے جسم کا اکل مصیبت کے آگے نہیں گئے۔

تکلی (مطلب) ہے کہ لایا جانے والے غرضیہ کے لئے جو سہولتیں

طریقہ کی ذریعہ علی نے صاحبِ مروت سے کثرتِ فکر سے چھٹنے کی روایت بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "موت کے دن شریعہ کو یاد کرنا صاحبِ کسب کے لئے فخر و کامیابی ہے گا۔" بعد از موت، ان نجات، اگر کوئی کہے کہ وہ اگر صاحبِ کسب کے لئے کھڑا یا جاوے گا، مگر وہ کسی لوگوں کو نہ جانے گا مگر تمہارے اعمال کو لئے کے ہے۔ نیز نہ تو کافیا یا جتنی دنیا کا وہ جہیز رکھتا ہے جانے کا بلکہ اس پر کسی کی اپنی بات ہوگی کہ اس کو یاد کرے کہ اپنی دنیا میں کس سے رہے۔ ہمارے لوگ مروتِ قیامت میں خیر کر کے یا کما میں کے دن (دعا میں) نہیں ہوں گے کہے جاتے۔

ہم پہلے یوں نہ کہے ہیں کہ جنت میں ملاشبہ جانے والے صورتوں کی
ہر نگہ خوشی بخشد ہے مگر جولوہیلا آجے جی سے ہر ادا عاشقان خدا کو کہ
ہو کر ان کی خوش طبعی اور عطا ان کی ہر رضا دا ہے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے پیغمبر
ہوئے ان کو ہر بھی ہر رضی ہوئے ہیں۔

[illegible]

ہمراہت میں نہ تھے کہ ٹیپے

[illegible]

کے ہون گلوں کا سب کچھ ہر گز نہیں لیا ایک نئی مٹی بنی اٹھا ہوں سے لے کر اور
 کی اور جسے میں جانے لے اور جس کے کنارے نہیں۔ یہ تو انہوں نے گوارا
 دیا میں راہی ہو کر تیرا ایک امانت کے ہون سے لے کر اور جس کے کنارے نہیں۔ یہ تو انہوں نے گوارا
 جس کا نہیں تھا۔ یہ کہ میں نے یہاں تک کہ بعض شاہوں کو مراں کا ہون سے
 جانے لے دیکھ کر ہمارے ہوا جس کی تو انہوں نے غلطی سے نہ کیا۔ یہ ہے
 کہ میں نے جو تو نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا
 ہوا۔ یہ اس کی فکریں جو تو نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا
 کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا
 ہوا۔ یہ اس کی فکریں جو تو نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا کہ فرما دیا کہ میں نے لے کر ہمارے ہوا

میزان برفعہاوں کا اعلان

میں آتا۔ ان کو حضرت اُمّیرؓ نے اپنے گھر میں مقبول
ہے۔ عقوبت کے مقابلہ میں ان کو ان کا گناہ سے مراد بھی بخیر
تیرا حضورؐ کی صفیہؓ کے اسم سے تیرا تھا اور یہی گناہ میرا تھا
توں پر اس کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہوا اور اس نے میری آنکھوں کے گوشہ
میں لکھا کہ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے غیب پر
کے غیب میں کمال حاصل کیا ہے۔ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے
ای فرشتہ بھی آواز سے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا ہے۔ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے
غیب پر کمال حاصل کیا ہے۔ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے
ہے۔ میں بھی گناہگار ہوں۔ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے
خود پر کمال حاصل کیا ہے۔ اے اے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال عطا کیا اور جس نے

خاکہ: قرطبی نے کہا کہ ہر شخص کے لئے میزان (مساب) انہیں ہو چکی جو کہ ہر حساب جنت میں داخل ہو جائے ان کے اعمال کو تولد کرنے کے لئے ہر نیک شخص کا حق ہے کہ اس طرح جو کوئی فیہر حساب درج شدہ ہو یہ حق نہیں ہے ان کے لئے عجز اور وقار نہیں ہے۔

بغیر حساب پست میں آتے دے:

ازم حریفانہ تھے۔ تاکہ حریفوں کا حساب ذہن میں جائے۔ لیکن یہ ذہن کے مال
 کی طرح نہیں تھے۔ اس لئے قرار دیا جاتا ہے کہ اس مال کے لئے جس کے بلکہ ایک
 عداوت سے بہت سے دشمنوں کو گھنے کاغذ میں لکھا جاتا ہے۔ یہی ظاہر ہے کہ
 اسی مال نے حضرت محمد ﷺ کو روایت بیان کی ہے کہ اس مال میں حضرت
 علیہ وسلم نے فرما دیا کہ اس مال کی طرف ازبانیوں کو لایا جائے گا اور وہ ان کو
 سنا کر جواب پر چڑھ جائے گا اور ان کے لئے اس کے چوبیس سال کی عمر
 ملی کر کے چھ ماہ کا عرصہ لایا جائے گا اور اس عرصہ میں ان کے
 اہل قریب کے لئے یہ قرار دیا جائے گا کہ ان کا رسل گھولا جائے گا۔

ابن آدم کی حرص:

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی مال سے بخل کرے گا وہ اپنے مال سے بخل کرے گا۔

یعنی اگر وہ مال سے بخل کرے گا تو اس کے مال میں کمی آئے گی۔

فقیہ روایت میں ہے کہ کسی کے ساتھ جو کچھ ہے وہ اس کے مال سے ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

حب مال کا مطلب

عزیزت میں ہے کہ حب مال کا مطلب ہے کہ کسی کے مال سے بخل کرے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

صرف محض ساتھ جائے گا:

بخلی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی مال سے بخل کرے گا وہ اپنے مال سے بخل کرے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کے مال سے ہے۔

عزت نامی حدیث سے کہ اس آرم ہوڑا ہوا ہے کہ جو چیزیں اس

کے ساتھ ہوتی رہا ہوں ہیں لائق اور اس کے۔

کون سال ماں بنے ہے:

عزیزت میں ہے کہ حب مال کا مطلب ہے کہ کسی کے مال سے بخل کرے۔

سورة التكاثر

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا اور مال کو بیچ کر گا۔

سورة التكاثر

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

انھما التكاثر

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

ترجمہ: اس کو خواب میں اس کی حالت کر کے گا اور مال کو بیچ کر گا۔

تو میں اس کو ابھٹک کر بیٹھے تو ان کے نزدیک نور کے ان کپڑے تھے
وہ ان کو ابھٹک کر دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ ان کے پاس سے نور
جائزہ کی حقیقت اور اپنا اور جو حقیقت کے نور کی روشنی نکل کر رہی تھی اور
ہر چیز کا نور اس سے اپنے ذات کا نور سب لوگ آدمی اور ملائکہ اور ان کے
مکمل تھے۔ (۱۰۰ قرآن میں لکھا)

انصاف صرف دین کے ساتھ ہے:

حضرت امیر ابن عباسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: وہ جسے سب کچھ پر رزق رکھ دینے والے ہیں۔ قرآن مجید اور
جیسے ایک حدیث کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ
تو ہے جسے کسی کو کسی قوم پر تسلط نہ ہو۔ (ابو داؤد کی روایت ہے کہ اسے
اس سے کہ وہ دنیا و آخرت کو بخشے۔ اور وہ دینی و دنیوی ہر طرح کی)

كَلَّا سَوْفَ يَعْلَمُونَ
کیونکہ ان کے پاس ہے
كَلَّا سَوْفَ يَعْلَمُونَ
کیونکہ ان کے پاس ہے

یقیناً تمہارا خیال غلط ہے:

میں نے دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ان کے پاس ہے نور کی روشنی اور نور
بہت ہی کم ہے اور ان کے پاس ہے نور سب پر تسلط ہے کہ ان کے پاس ہے نور
نور حقیقت کے، ان کی حق بات کو سمجھ کر ان کو تسلط ہے جس سے ان کو حقیقت
انصاف سے مل جائے۔ لیکن ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ
اگر تم جانتے ہو تو تم جانتے ہو

کاش تم یقین کرتے:

میں نے دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

میں نے دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا
ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا۔ ان کو بہت حد تک اس سے انصاف نہ مل سکا

ہے، تو میں ہمارے گھر پر (آج کا) فریضہ کو بھروسہ کر رہا ہوں۔

تحریریں: ۱۔ بیت کے چوبیس یا پندرہ: اول جہلی ان لوگوں سے عرش الایلا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتی تھی جس سے صرف جو کہ روفی اور دھبی
کڑھے پیٹے اٹھ جاتے تھے (کیونکہ ان سے کہہ کر ان کو میت سے بچنے کے
لیے کہا کرتے تھے کہ تم میرے اہل گھر کی زندگی نہیں چاہتے۔ اور یہ نام)

مصر سے علی بن ابی طالبؓ نے لڑایا یہ محسوس کی، وہ لڑنا تھا تو اسے لڑا، مرنے کی ہمت سے بچنے کے لیے اس کو مایہ پھر جو نور عرف ہوتی تھی بے قیود کی محنت سے بچنے کی بات نہیں ہوگی۔
کھانا کھانے کی دعا کریں۔

[illegible]

میں نے فیصلہ کر لیا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایت میں اس قصہ کے بارے میں اس طرح
 مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچے کو جس سے وہ چاہا
 اس کے لئے قربان کر دیا۔ اور جب اس کا جسم جل رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے
 اس کو بڑھاپا کر دیا اور اس کو اپنی قوم کے امام بنا دیا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنی قوم کے لئے دعا کرتے ہیں کہ تم لوگو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نیکو اور عفو کرنے والا خداوند مقرر کیا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے ساتھ جھگڑے گا، اللہ کے ساتھ جھگڑے گا۔ (صحیح مسلم)

[illegible]

یہ سب باتیں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو رہی تھیں کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے بزرگ سے سنا ہے کہ اگر آپؓ کو کسی چیز سے شک ہو جائے تو اسے چھوڑ دیجئے۔

جونی نے کہا کہ جو غلوں میں وہ صحیح قیمت کے دیں ان کے غم کی یاد
 رہیں ان کی ہر شے متعلقہ کے کیا کام میں رہیں، بلکہ حالہ میں
 تماموں نے افسوس اپنے دل کا کھنکھایا، لیکن یہ بلکہ دوسروں کے لیے بھی
 قیمت کے ساتھ ساتھ کھنکھایا کرتے رہاں کو کھانا ہوگا

حضرت مرزا بھی آیاتِ حقیر کے اندر موافقہ کو اہل حق و سزا والے ملک
نعمان جاتی ہے جس کے اوصاف میں حضرت مولیٰ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اوصاف
موجود ہیں۔

امین و محنت کا سوا ال۔

[illegible]

بروقت کے سواں:

حق دے کر پھر آجیت میں کہا کہ اللہ نے جو بھی حق سے غلام کر دیا ہے اس کی ناپزنی کرے گا۔ عباد اللہ! حق و حجت اور غلامی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام پر بیعت کی کہ وہ غلام کو کھانسی اور شہ لانا وغیرہ کی دوائی کے ساتھ کھائے گا۔ (ابو داؤد، ۱۸۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت اُسر ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا کہ یہ سراسر اندھ سی گندہ طبع و علم سے کسی نعت کی بارگاہ ہوگی (کھانے پینے کو نعت) مابقی اور کچھ نہیں ہیں اور ان کو سامنے دیکھنے کو کھجور

پھر وہ انھار سے مشابہ اور پاکی جوت اس کی کوہستہ۔ (احزاب مطلقہ)

إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ خَسِيرٌ

مشر انسان نے ہی ہے نا

زبردست نقصان

اس سے یہ ذکر کرنا کیا بدکار کر رہے تھے دالہ دکاندار اس کی طرح
اس کی تجارت کا وہ انسانی جسے خرچ کر کے ہیں دم و دم ۵۰۰ بار بار ہے
اگر اس دکاندار کی شراکتی کیا کام نہ کر لیا جس سے یہ موشم لگانے لگ
جائے ہر ایک کی دکان پر فرائض جاری کر بیٹھ کے لیے کا مانتا جائے تو
بجز خدا کوئی ایسا نہیں ذات کی تلافی چاہے ہاؤ اور خود اپنی زندگی کے
انھما سے تو کر دہانی خود فکر سے ثابت ہو جائے کہ جن لوگوں نے
انھما میں سے کام نہ لیا اور مستقبل سے بے پروا ہو کر محض غالی مذوق میں
دلت کر دیا وہ ان کا ذکر کی طرح کام نہ کر دیا بلکہ چار بار بار ہو رہا ہے۔
توئی کو چاہیے کہ وقت کی قدر کیا ہے اور ہر روز کے کھوت کو بھی غفلت و
شرارت یا وجہ ہیں نہ گوارے۔ جماعت کے محض شرف و دھرم اور انساب
مطلی و کمال کی قوم یا داری کے ہیں خصوصاً وہ لوگ جس میں اوقات میں ہیں
آفتاب و سرت ایچ اچائی کو فراموشی سے دنیا کو دھن کر رہا ہے مگر غفلت اور
نیاس میں کہ اور ہے مجھے تو سمجھ کر اس سے یہ ذکر کرانی کے لیے کوئی خسارہ
نہیں ہو سکتا کسی خوش نصیب اور اقبال مند انسان وہی ہیں جس میں غفلتی کو
باقی اور کاہ و زندگی کو گوارہ ماننے کے لیے جو دھند کرے ہیں اور پھر ہیں
اوقات اور محروم اور ان کو نصیب کچھ کر کتب سعادت اور تحصیل کمال کی کوشش
میں سرگرم رہتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر ہے "کے"
﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ خَسِيرٌ﴾ (نہیں کیا ہے۔ ص ۵۶۲)

ایک حدیث مرفوعہ سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے جس میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: كُلُّ يَغْتَفُو لِنَفْسِهِ لَغْفْلَةً فَوْ قَوْنَةً
مگر جو شخص جب تک کہ نہ ہو اپنی جاگہ پر اہمیت پر لگا رہے ہے پھر کمال ہے
مرا لیا خسارہ ہے اور ذکر خفا ہے کہ کوئی ملک کر لیا ہے۔ (احزاب مطلقہ)
خبر کا کافی ہے بدلہ پچھتی ہے بوجہ اور انسان اپنی جان اور اپنی مراء
اپنا لیا ایسے کاموں میں رہا کرتا ہے جو آخرت میں اس کے لیے ہلکے سود
دلت ہیں گئے۔ اس لیے انسان یہ سمجھنے میں ہے۔ (تفسیر مرقا)

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور نیکی کیے

وَلَوْ أَصَابَ الْقَوْمَ

اور انہیں بھی دیکھ کر نہ رہے ہیں کہ

وَلَوْ أَصَابَ الْقَوْمَ الصَّابِرِينَ

اور انہیں بھی دیکھ کر نہ رہے ہیں کہ

نقصان سے بچنے کی تدبیر

مشر انسان کو کھارے سے بچنے کے لیے جو باتیں اس کی ضرورت سے اول خدا
رسول پر ایمان دالہ انسان کی حیثیت اور عدول پر خود دالہ مطلق ہیں یا
آخرت سے ہوا ایمان۔ گئے دوسرے اس میں نہیں کا موشم قلب و باطن تک
بھرا دے رہے بلکہ جرات میں عاجز ہو کر اس کی کمال زندگی اس کے ایمان قلبی کا
آئینہ ہو رہے محض اپنی ظاہری صلاح و صلاح پر قناعت نہ کر کے بلکہ
ملک کے اجتماعی مٹاؤ کو بھی سمجھ کر گئے جب وہ مسلمان ہیں یک دوسرے
کو اپنے قول و فعل سے بچے دین اور ہر معاملہ میں چپکے اختیار کرنے کی تائید
کر رہے۔ وہ ہیں جو کچھ ہر ایک کو دوسرے کی نصیحت و نصیحت سے کہ حق کے
حوالہ میں اور شخص کو قوی اصلاح کے راستہ میں جس قدر نصیحت اور اشارہ
ورش آئیں یا غافل طبع اور کمال نہیں ہے تو ہر سبب و اسقامت سے نکل
کر ہیں بزرگ قدرہم کی کے راستہ سے دنگا نہ رہے۔ جو خوش قسمت نصرت
ان چار اوصاف کے جو مع برحق ہو خدا اصل ہو دوسروں کی تکمیل کر چکے ان کا
ہم صفات اور پر ازادہ جو دیگر رنگ اور آواز جو کر لیا ہے جو بچے اور
باقیات سعادت و بیدار کے اور کو دلتے ہیں گئے فی کیفیت یہ چھٹی سی
حیرت ساز ہے دینی نصیحت کا خلاصہ ہے اس پر متانی ہے کا فر یا کر اور تو ہیں
میں سے صرف یہی ایک راستہ: ناک کر کی جاتی تو انھما بندوں کی کجابت
کے لیے کافی تھی یہ رنگوں ملک میں وہ و مسلمان آسمان میں ملے تھے
ہو سکتے سے چھاپا ہے دوسرے کو یہ دعوت دیا کرتے تھے۔ انیسویں
قرآن و حدیث میں یہ انسان پر اپنی الہی نصرت کے مطابق اور
بالعرف اور عین الشکر فرض کیا گیا ہے اس معاملہ میں عام مسلمان بدلہ
بہت سے خوش بھی غفلت میں مبتلا ہیں خود عمل کرنے کو کمال سمجھتے ہیں
اور اور اصل بھی کھتی کرتے ہیں اس کی گنجیں نہ کرے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس
آیت کی ہدایت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (مذہب مطلقہ)

سیر کا معنی:

سیر سے مراد غرضی سیر ہے خواہ اطاعت اور مصائب پر سیر ہو یا بڑی باتوں کا ذکر۔

پڑھنا:

اگر نیکو قافل مروی ہے کہ جب انسان بہت بڑا صاف جاتا ہے تو اس کا نقصان ہو جاتا ہے اصل صاف نہیں کر سکتا۔ اور اگرچہ یہ حکم ہو جاتا ہے۔ وہ وہیچے کو فوت جاتا ہے آگے اس سال کی ترقی نہیں کر سکتا۔ اس کو کئی بار صاف کرنے کے بعد بھی کہنے میں نہیں دیتا جس کے بارے میں اس وقت سوال کیا جاتا ہے کہ یہاں جو وصیت اور قبول کرنے کے میں کیا کرنا تھا۔

پرائی کو روکو:

ایک صحیحہ خودی کی راہوت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کے سامنے کوئی راز مباح شرعی ملے آگے تو اس کو اپنے اہل کی قوت سے بدل دے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے ہی اس سے نفرت کر۔ اور یہ ہمہ ضعیف ترین ایمان کا ہے (بخاری مسلم)

عوام کی برائی:

جو شخص نے شرع اللہ میں جان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کی بدادلت کا خطاب تمام پر نہیں دلائے لکھیں جب وہ کوئی بڑا کام اپنے ساتھ نہ دے دیکھتے ہیں اور بدادلت کو دیکھتے دیکھتے نہیں دیکھتے تو اس حالت اللہ کو فراموش ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ کی رحمت پر ایمان لگا کر اللہ کی عزت و روایت سے بھی بدادلت اور اس جہان کے کسی حدیث نقل کی ہے۔

عمومی و بال:

اگر وہ اپنے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں تو تم نے بدادلت کر دے دیکھتے ہیں اور وہ بدلنے کی طاقت بھی دیکھتے ہوں مگر نہ دیکھتے تو خوب میں ابو بکر صدیق ان پر عمومی و بال آئے گا۔ (غیر ملکی)

سورة الهمزة

جس نے خواب میں اپنی کائنات کی وہاں کا کچھ کرے گا۔ اور ایک سالوں پر غرضی کرے گا۔ (ابن عربی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَلَيْلٍ لِّكُلِّ هَمْزَةٍ لُّزُومَةٍ

وَلَيْلٍ لِّكُلِّ هَمْزَةٍ لُّزُومَةٍ

وَلَيْلٍ لِّكُلِّ هَمْزَةٍ لُّزُومَةٍ

عجب سیر آدمی:

یعنی اپنی غرضی لیتا اور اس کو اختیار کر دیتے ہیں اور اس کے قافیہ غیر آتی میں پتہ بتاتا ہے۔ (ابن عربی)

حافظ بن ابی شہر نے فرمایا ہمزہ وہ جو کسی کی زبان سے آتی کرے اور لغو وہ جو افعال کے لیے کسی کی دل نہ دے۔

نجات کا راستہ:

جب میں عامریان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضرت نجات کا راستہ کیا ہے فرمایا اپنی زبان کو تپاؤ میں دیکھو یعنی برائی بات نہ باریں سے روکو اور گھر میں چلو۔ اور اپنے گناہوں پر روک دو۔

غیبت کیا ہے:

ایک راجعہ میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ غیبت کیا ہے؟ ایسی بات کا ذکر کرنا۔ جہاں کوئی معلوم ہو تو کسی نے اس پر عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں ہوتا ہے جو کسی نے فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں ایسی کام طبیعت ہے اور اگر کسی بات میں غیبت لگاؤ۔ جہاں میں نہیں دیکھو جہاں ہے۔ (ابن عربی اور دیگر صحیح مسلم عارف کا معنی)

اس کو اپنی دیکھا تو سخت سے اور وہ توجہ و تدارقہ آپ نے اس کے حلقہ
چرخ صبرا اسلام سے نہ تھا یہ کیا ہے جو کئی طعن علیہ السلام نے جواب دیا
کہ یہ اپنی کوڑے جو نہ دے آپ کو گھونکے ہے۔ (۱۰۰ البخاری و مسلم)

تفہیم القرآن ۱۳۲۰

اسی بنا کا کہ چھٹے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سوال اٹھایا کہ علیؑ
و سلمؐ کو خدا کا جہاں سامان۔ پھر آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا
متر سے پورے اور قلم جو ایک جوت مال بولی سے نکلی بہت ہی عظیم
تھیں اور آپ نے پھر اس وقت چکر کھائی۔ (حدیث صحیح)

مکان نزول: یہ اہل حق نے معلوم کیا ہے اور یہی ہے جو اہل حق نے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا کیا ہے کہ جس شخص کی کوئی
اور وہ جو مر جائے تو اس کو آپؐ اٹھائے جسے یعنی حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم
وفات کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا نام یا اور کو یا انجمن میں
انفال ہو گیا ہے کہ ان کا نام صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر دے دے گئے یا
کئے والوں میں خاص میں اہل کائنات میں اور ہرگز پایا گیا ہے۔ اس کے
مرنے سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا کیا جاتا تو کہہ تھا کہ ان کو دے
جو خود یہ تو ظاہر کرنے کی چیز تھی جو خدا و فرشتہ (مفسر) صلی اللہ علیہ وسلم نے
انفال ہو جائے گا۔ اس کا کوئی نام لینے اور انجمن دیکھا اس پر سرور و
کائنات۔ (۱۰۰ بخاری و مسلم)

اس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ وہ اپنے من جن سے کسی نے کہا کہ جس شخص
کے لیے یہ کوڑے جس کی ایک تیر کا نام ہے۔ تو یہ وہی ہے جو نے جواب دیا کہ
اس میں صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس کے لیے تھا کہ ایک اور تیر جس کا نام کوڑے ہو
اس کا فرق میں واضح ہے اس لیے کہ تیر کا نام ہے کوڑے کی تیر جس کا نام کوڑے
آخستہ انوں کی تیر جس کا نام میں جس کی خاص تیر جس کا نام میں ہے۔

توضیح کوڑے

مطہری، مسلم، ابوداؤد، نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
مسلم نے اٹھایا ہے۔

یک روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے تو ایک شخص نے فرمایا
کہ ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ قسم ہے کہ میں نے کسی کو دیکھا ہے کہ وہ کسی کی کھیت میں دھنسی مار
جئے ہوئے ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہنس کر فرمایا کہ میں نے یہ جہاد میں کسی کو
طہر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا یہ کوڑا کہ میں نے اپنی رات ایک
سودا مال علیہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ کوڑا دھنسی مار
فرمایا کہ یہ تیر کا نام ہے کہ کوڑے کے لیے ہے۔ یہ کوڑے کا نام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
میں یہ علم نے فرمایا کہ یہ ایک تیر جس کا نام ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ کوڑا

سورة الكوثر

یہ شخص اس کو کثرت سے پڑھے گا۔ اور یہ اس میں اس کا اجر بہت ہوگا۔
(اس کی زندگی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَرَبُّكَ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ
يَعْلَمُ الْغَيْبُ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ
إِنَّا أَنْشَأْنَكَ الْكَوْثَرَ
وَالْفَرْجَ يُبَدِّلُ

تمام قسم کی جملہ پائیاں:

"کوثر" کے معنی "کثیر" کے ہیں یعنی بہت زیادہ پائیاں اور بہت سی پائیاں
سے کیا چیز اس سے "کوثر" کہ جس میں سے پائیاں پھیلنے والی دیکھیں ہیں
اور ان میں اس کو کثرت دے کہ اس کا شک سے کہ جس قسم کی دلی اور حقیقی
روح اور ہی و حقیقی میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ سے
فضل میں امت مرحومہ کو دینے والی تھیں ان نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی
نعمت وہ "کوثر" ہی ہے جو اس امت سے مسلمانوں میں مقرر ہے اور جس
کے پانی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کثرت میں ہر وہ چیز پائے
(اب اور انجمن قرآن طہارہ روایت) کہ اس سے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
(تعبیر) "کوثر" کا ثبوت بعض حدیث میں ہے کہ ایک حدیث میں بھی ہے کہ
ہے ہر مسلمان کو اس کا حق دینا لازم ہے۔ احادیث میں اس کی ایک
اور یہ خوبیاں بیان ہوئی ہیں بعض روایات سے کہ اس کا ثبوت میں دیکھا کہ
سے جنت میں ہر امت کا ہے کہ وہ اس کے کثرت میں اس کے کوثر میں
جنت میں ہوگا اور اس کو پانی میں اس کا ثبوت میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
دلوں کو "کوثر" کہ جس میں اس کا ثبوت میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
(تعبیر)

کوثر کے معنی ان کے لیے بہت کثرت ہے کہ اس کا ثبوت میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
کے ہیں ان کے لیے بہت کثرت ہے کہ اس کا ثبوت میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں
کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں اس کے کوثر میں

اور ابھی کلمت تکون میں پہنچ گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ ماحول عالم میں چمک رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہی ایک نام اور بہت اہمیت کے ساتھ ترواں نہ ہوں گے انوں کو گردی ہے۔ دوسرے دینوں سے آپ کے اصناف کا ناموں کا صدق دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ پھر دیکھئے کہ اگر آخرت میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہو گئے اور جو تہجیدیں، تہجیدیں، تہجیدیں آپ کو ملیں

رواں الاشہار میں ہو گئی وہ جگہ دیکھ لیا کہی اور بہت اہمیت کے ساتھ ترواں نہ ہوں گے انوں کو گردی ہے۔ دوسرے دینوں سے آپ کے اصناف کا ناموں کا صدق دل سے اعتراف کرتے ہیں۔ پھر دیکھئے کہ اگر آخرت میں جس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہو گئے اور جو تہجیدیں، تہجیدیں، تہجیدیں آپ کو ملیں

ماںھوٹا کوئی یاد کرتا ہے یہی وہی ان نام کے گھڑوں کا اور جنہوں نے کسی نہ کسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شخصیات، احادیث پر گہرا دھی کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہو کہ میں مستفی فی اور ان طرح آئندہ ہوتے رہیگا۔ (ختم جہا)

عجرت: اب خود دیکھئے کہ رسول تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو تعالیٰ نے کتنی ہی وضاحت اور عظمت عطا فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ

برہم سے آج تک پہنچ دینا ہے چپ چپ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سب سے پہلے اہمیت کے نام کے ساتھ پڑھیں۔ پھر اچھا ہے اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فائدہ دے گی کہی کا مقام خود حاصل ہو گا ان کے بالمشافہ دینی دنیا سے پہنچنے کے واسطے، ان کے واسطے کہ اللہ ان کے لئے اور ان کا فائدہ کی ہو۔ (معاذ حق تعالیٰ)

جی تبار اور جی اور ہے۔ یہی کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ کام کو یہ ہے کہ اس کے بعد اس کا اچھا نام نہیں ہے کہ جگہ جگہ، تمام آدمیوں کی لغت اس پر پڑا ہے۔

کعب بن اشرف کی ہجو کی کہ تھیں:

ہذا وہی ہے جس نے خدا سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے کہ کعب بن اشرف (مکہ کا یہودی) نے کہ میں آپ کو قتل کرنے سے مکر کر رہا ہوں۔ کہہ رہا ہوں کہ میں نے تم کو قتل کر دیا ہے۔ یہ الگ اور کیا وہ سے کہ تم کیا کرنا خیال ہے کہ تم ہم میں باوجودیکہ ہم باہمیوں کے دوست نہ رہا۔ میں کو اپنی پالتے ہیں اور کعب کہہ دیا کہ میں کعب نے ہر

اس سے بجز سناں ہر ایک اپنے اپنے جگہ لکھ لکھ کر دیا ہے۔

عالم بن وکیل کی دشمنی:

بنو نضیر نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعب سے بہر قریب رہے تھے، عالم بن وکیل میں دلت اور اہل اور اہل و عیالوں کی ملاحضہ سے کسی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نہایت سے) گفتگو کرنے کے سبب اور فریادیں بہت کعب کے ساتھ چمکے ہوئے تھے۔ عالم جب اندر پہنچا تو فریادیں نے پھر کعب کو فریادیں سے زخمی کر رہے تھے عالم نے کہا: اے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا رہے کی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تھے ملاحضہ ہو چکی تھی۔

کہ خنایان نے یہ یہی دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہر ایک کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا تھا تو کہاں کو چھوڑ دو تو آخر آج بھی اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ سب سے پہلے اس کا ذکر بھی ہوتا ہے کہ اس پر اللہ نے یہ سورہ نازل فرمائی۔

عالم کی نسل اس سے کٹ گئی:

عالم کے انوں نے سب طبع ہو گئے تو ان کا رشتہ آپ سے کٹ گیا یہاں تک کہ ان کے واسطے بھی نہیں ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر کہنے لگے: وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا کی انہیں ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہمیشہ رہے گا:

جی تبار اور جی اور ہے۔ یہی کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ کام کو یہ ہے کہ اس کے بعد اس کا اچھا نام نہیں ہے کہ جگہ جگہ، تمام آدمیوں کی لغت اس پر پڑا ہے۔

کعب بن اشرف کی ہجو کی کہ تھیں:

سورة الكافرون

جو کفر خواب میں اس کی عبادت کرے گا اس کو کافروں سے چار
گناہ بھی ہوگی۔ (ابن جریر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا تَعْلَمُوا آلَ اللَّهِ شَيْئًا

سورة الكافرون اسمہ: نذر جہنم اور اس کی پناہ جہنم میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کا نام ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

اے کافرانہ

شرک سے علی بیزاردی:

چند سو برس قبل نے کہا کہ اس کی صلی اللہ علیہ وسلم جنم میں کر لیں گے
آیت سارہ تک آپ اللہ سے معذور ہیں کی یہ سچ کیا کہ یہی ہم دوسرے سال ہم
آپ کے معذور ہیں اور طرہوں اور فرقہ واریہ کے ہیں سے جو کہ نہ تو
حاصل جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں اس کے ساتھ
(آپ کو) کے لیے بھی کسی کو شریک نہیں ہوا کرتے تھے وہم نہ ہاں ہمیں
معذوروں کو مانا (اگر کسی کو نہ کرے) کہ تمہاری صفی کر لیں اور تمہارے
معذور ہوں گے کہ اس پر یہ سوال نہ کرنا ہی کہ آپ۔ تو اس کے نتیجے میں یہ
کر دینی جس کا ظاہر شریکین کے معذور طریق سے بھی چلائی کا ظاہر اور
اللہ تعالیٰ تعالیٰ کا اعلان کرے ہم انہی اسلام میں کا یہ کام شرف کی
جیہا کا ہے انکا ادا کرنا اور انکی صفی کر لیں۔ ان کے نتیجے
اللہ کے معذور نے میں تو کسی ذہب والے کو انکاف ہی نہیں۔ خود شریک
اور کافر کر کے تھے اور کتبے کریم ہوں کی پر مشتمل کی ہے لہذا کہ
میں کو اللہ سے بڑا ایک کر کے "لَا تَعْلَمُوا آلَ اللَّهِ شَيْئًا" (نہ تو
دیکھو) انکاف جو کہ ہے غیر انکی پر مشتمل میں ہے لہذا کہ ان کی جو صورت
قرآن کے چلی کی تھی اس کا صاف مطلب ہے کہ وہ تو یہاں ہی رہا کرتے
ہیں جنی اللہ اور غیر اللہ ہوں کہ پر مشتمل کیا کریں اور آپ کے ساتھ
سے و شریک ہو جائیں۔ ان کے ساتھ مصروفیت و غم کرنے کے لیے یہ صورت
اللہ کی ہے۔ (خبریں)

عزیز کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے کوئی ایسی چیز ہے کہ میں سوئے کہ
وہاں سے پڑھا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو سوئے کہ
نکات کا ہے ستر چاہے تو سوئے فلاں نکات انکافوں پر چاہے کہ وہ شریک
سے پڑھ لیں۔

طواف کے بعد کی نوافل کی قرأت:

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے طواف کے بعد دو رکعتوں میں قل یا ایہذا الکفرؤن ۱۰ بار پڑھا کرتے تھے اور
اللہ تعالیٰ۔ (مسند کاظمی)

خبر و مغرب کی سنتوں کی قرأت:

حضرت محمد بن عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو بار، میں پڑھ
ہیں۔ سورة الكافرون اور اور اناکاف۔ (مسند احمد)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حج کی سنتوں میں اور بعد مغرب کی سنتوں میں پڑھتے تھے
سورہ میں پڑھتے تھے۔ یہ ہے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اگر کسی کو اللہ تعالیٰ کے نام سے پڑھنے چاہے تو یہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قل یا ایہذا الکفرؤن پڑھنے کا بھی ہے اور اناکاف
شرک سے روایت ہے۔ (ابن جریر، معجم)

شان نزول:

اسی واقعہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ وہ یہ سن کر
عاش بن ابی اسود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہہ کر کہ تو ہم آج میں صبح کر لیں کہ ایک سال
آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں کہ وہ ایک سال ہم
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معذور۔ (ترمذی)

اور طبری کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ کعد نے
قل یا ایہذا الکفرؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ سن کر
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اناکاف ہے جسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ میں سب۔ یہ وہاں لڑا جائے۔ ان کے عبادت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
چاہے کرنا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف انکار کریں کہ وہاں سے
دیکھ کر کریں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے تو یہ کہ انکی
مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معذور کی عبادت کریں کہ وہ ایک سال
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معذور کی عبادت کیا کریں۔ (طبری)

اور اس واقعہ کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ انکار

(۷) کعب بنہ از شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھر کر چاقو چنیں
خج کہ کھان مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درختی۔

(۸) قحطی بنی عرب حضرت نوح علیہ السلام کا قاتل تھا کہ لاکھ ہونے لگا

(۹) عبد اللہ بن حنظل یہ مسلمان ہو گیا تھا اس کا نام عبد المعزیٰ تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل دیا اور عبد اللہ نام رکھا اور حصول
صدقات بنا کر کیا اور اس کے ساتھ وہ ایک شخص بھی لے کر گیا تھا اور

نفس عبد اللہ کی خدمت کرنا اور اس کے لیے کھانا پکانا خدا تعالیٰ ایک منزل پر
جا کر اترے اور کھانا دے دیا کہ عبد اللہ نے خزانہ کو ختم کر دیا کئی ہاتھوں نے اس کے
کھانا چور کر کے کھاتے تھے اس نے کہا اتنا نہیں کھا اس پر عبد اللہ نے خزانہ کی کل

کھانا اور خزانہ کو جو کہ کھاتا تھا اس کے پاس رکھنے والی ٹولیاں جس جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھگے انہیں ہوتی تھیں۔ خج کہ کے
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اور ان دونوں ہاتھوں کے گلے کا ختم

دے دیا۔ سید بن جریث قزوینی اور ابو یزید وہ کسی نے کہ عبد اللہ کو قتل کر دیا
اور ایک لاش بھی ہوئی تھی اور دوسری بھاگ گئی مگر مسلمان ہو گئی

(۱۰) عمر بن ابی سلمیٰ نے کہا کہ وہ ایک ہند کی تھی جس کا نام سارہ تھا کہ میں
چہ خنہ تھی اور نہ خواتین کا پیشہ بھی کرتی تھی۔ اسی کے اس سے صاحب بن

جندب کا خط آیا وہاں تھا کہ کھان مسلمان ہو گئی۔

(۱۱) یوسف بن ابی ہریرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چار حلقہ کو بھر کر چاقو چنیں کہ ان مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے روٹ کر فری۔

(۱۲) صفوان بن امیہ بھاگ کر بدر چلا گیا تھا کہ وہاں سے ہمارے دوکر
میں کو چلا جاتے تھے میری وجہ نے انہا کے لیے اس کی درخواست کی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دعا کی کہ انہوں نے ضرر نہ کیا اور عرض کیا کہ مجھے
اپنے معاملہ پر سوچنے کا اور میں نے اختیار دے دیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جو راہ کا اختیار دے دیا اور میں نے مسلمان ہو گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میں اس اعلان:

کہ شب: اللہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر لگا۔

تھا۔ (ابو یوسف)

جس میں بھی کسی کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ اعلان کے وقت حضور صلی
اللہ علیہ وسلم خود پانی تھے انوں روا جس کے اقبال کو اس طرح دور

کیا جاسکتا ہے کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خود لگا ہوا خود لگا کر

لکھا کہ ان کو ہر جی داخل نہ ہوتے اور۔

مشرکین کی گھسٹ:

قالہ نے اپنے ساتھیوں کو خج کر ڈالا وہ انی اور مشرکوں سے جنگ
کی اور جس فرشتے اور جو رہتی فرشتے کے اولی مد سے مجھے ایسی احمق سے بھلا

ہے کہ وہ دنیا پر مشرک رہے مجھے اور اہل شکست کھانی پر طرف بھاگے
لگے جیسا کہ کہ پورا اور علی کی سوزش کی جو سے بکھارے مجھے اور پورا

بہادروں کی چونکوں پر بچے تھے اور مسلمانوں نے ان کا قاتل قاتل ہے۔

مسلمانوں میں سے قلیل جہد کا صرف ایک اور انیا جس کا ہر مسلمان
میں دفاعی حالہ کے سوا اور میں سے خود اور کر رہی جاہل و بی جاہل میں

خاک بن رہی تھی خاک کے سوا اور میں سے دارے مجھے یہ دونوں خالہ کے
راستہ سے چھڑ گئے تھے اور انکے راستہ پر جس دیکھنے والوں دارے مجھے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کو حکم دے دیا تھا کہ کہ مشرکوں سے ہونے کے
وقت کسی کو قتل نہ کریں ہاں جو مسلمانوں سے جنگ کریں ان کو قتل کیا جاسکتا

ہے اس حکم سے تمام ہند آویس کو کشتی کر دیا تھا اور خود یہ قاتل ان کا
بر حال میں قتل کر دیا جاسے خود وہ کعب کے ہاں کے نیچے بی جہاں۔

بد مقابل کی بار و معروف شخصیات کی سرگزشت:

(۱) عبد اللہ بن ابی مرہ بن قحطی مسلمان ہونے کے بعد مردہ ہو گیا تھا خج
کہ کہ ان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکی سزا سنائی تو چون علی بن ابی اس کے

بعد یہ مسلمان ہو گیا۔

(۲) عمر بن ابی سلمیٰ یہ (خج کہ کے ان) مسلمان ہو گئے اور ان کا
اسلام قبول کیا گیا۔

(۳) ابو جہش بن قحطی یہ ہجرت سے پہلے مسلمانوں کو بہت دکھ پہنچایا کرتا
تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔

(۴) جحش بن سباح بن مسلمان ہو گیا تھا ایک انصاری نے ذی قرد
نے خود میں اس کے برائی چٹام کر لی کہ آدمی کو کہ غلطی سے دروازہ ہمارے

مقبض نے انصاری سے اس کی دیت سے لی پھر وہ بھی کر کے انصاری کو قتل کر
دیا اور مردہ ہو گیا اس کی قہم کے قیام قبضہ میں یہ عبد اللہ نے قتل کر دیا۔

(۵) ابوبکر بن اسود مسلمانوں کو کشت دیا کہ ان کا خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسم کی کہ جزائی حضرت خندب کو موقوفہ اس کی ضرب سے ہوا اور اسی مرض

سے آپ کی موت ہو گئی یہ جگہ کہ کھان مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس کو عاف کر دیا۔

(۶) عبد اللہ بن قحطی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا ہوا خود لگا کر

کعبہ کی چابی عثمان بن مظعون کو پیش کر دی گئی

تبع کہ کہ دن پر آیت ازل برقی ایں کہ فی الخلق ازل شاکذا
 فاصبح اولیٰ من اولیٰ علیٰ علیہ السلام نے عثمان بن مظعون کو کعبہ
 کی چابی کی طرف دے دی اور فرمایا کہ یہ پیش کر دو اس کے لئے کہ لوگوں کو
 سوانح کے تم سے کوئی شک نہیں پھیلے گا اللہ نے تم کو اپنے مہر کا نشان قرار دیا ہے
 پس میں مگر بہ حکم جو حکم عاقل ہوا اس پر ہر چیز سے حفاظت دیتے ہیں آبا
 ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے تم کو کہا کہ جب تک میں مگر کو امانت
 قائم ہے کئی اور کعبہ کی چابی عثمان کی نسل میں رہے گی چنانچہ عثمان کے
 پاس رہی اور مرے وقت انہوں نے اپنے بھائی شیبہ کو بھی دیدی۔ اللہ یہ بھی اور
 اور اپنی شہادت الہیہ کے ساتھ یہ ثابت ہو جائے گی۔

لوگوں کا گروہ درگروہ مسلمان ہو گیا:

یہ کہ کہ بعد مہربانم کہنے کے کہ جبریل علیہ السلام نے جو اصل اللہ
 علیہ السلام کو پہنچا دیا وہ مسلمان ہو گیا جس نے جسے اللہ نے تو کو مقرر کیا
 تھا اور صاحب قبل کلمات دے دی تھی ان کو جب رسول اللہ علیہ السلام کے جان کے
 بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں یہ ضرور ہے کہ اسے جوق در جوق مسلمان
 بننے لگے۔ اس سے پہلے ایک ایک اور مسلمان ہوتے تھے مگر اب گروہ
 گروہ مسلمان ہونے لگے۔ ان کا بیان آیت قبل میں ہے۔ (نہیر نظریہ)
 گیارہ ہجری میں شریف میں بھی حضرت محمد بن مسلمہ علیہ السلام کا یہ حضور
 موجود رہے کہ ان کے ہاتھ میں آ رہے تھے اس کی طرف ہمت کہ ان سب
 کو اس سے کالہ تھا تو اور کہتے تھے کہ ان کی قوم کو مجھ سے زیادہ گھبراہٹ
 تھی۔ حق میں تو یہی قوم پر غالب آ جائیں گے۔ یہ کہ حضور پر ان کا جتنا
 غلبہ ہو جائے گا۔ (نہیر نظریہ)

وَأَكْبَرُ الْإِنْسَانِ يَدْخُلُونُ فِي دِينِ اللَّهِ

اور نہ دیکھ کر کہ داخل ہو جائیں

أَفُوجًا قَسِيحًا يَحْمِلُ رَيْثًا

توئی کے غول تو باری ہر اپنے رب کی خیال

بحث کے مقصد کی تکمیل:

میں سمجھتا ہوں کہ حضور جنت اور انہیں سے بے کالہ جو تکمیل دین و تہذیب
 خلافت کو نبی ہے اپنا اور اب اس امرت قریب ہے جہاں اور جہاں سے
 تہذیب اور تہذیب سے دینے والے ہیں۔ یہ بھی زیادہ محنت سے اللہ کی شہادت
 تہذیب اور ان اخلاص اور کامیابیوں کی کا شکر دیکھئے۔ (نہیر نظریہ)

یمن والوں کا ایمان

میں نے دیکھا کہ کوئی جوق در جوق آتے کہ وہ لوگوں میں داخل ہو رہے
 ہیں۔ سفارت اور خبر سے کہہ کہ ان کے ساتھ سے عربی میں ہیں حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کو بلایا کہ میں
 تمہارے پاس آئے ہیں یہ بہت تھیں انھیں اور ان کے لیے ہاتھ نرم
 دل (یعنی ایمان کا بہت جواڑ تھیں کرنے والے) میں محنت تو نہیں ہے تو اور
 نور تو اذن و اذن میں ہے اور مکون و ہدایت کی گزیریں۔ لوگوں میں (یعنی
 انہوں کے ہاتھ) کے ساتھ سے سخت اور مفرد اور بھی ہاتھ سے ہیں اور انہوں
 چائے والے نے مسکن میں اور شکل میں ہوتے ہیں کہ۔ (نہیر نظریہ)

رجح کی نعمت کا شکر:

بعض مبعوث اللہ رحمتہ پر ہماری امت پر مدافعت کر رہی ہے جنہاں
 میں کہی بات میں آتی تھی کہ قوت کے ساتھ کہ تمام مائل کر سکتے تھے
 ان کے اصحاب مثل سے بھی حضور کا خدا کا جو کھانا یہ ملت مقرر رہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توضیح:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ میں
 اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جڑی و پتی کی بات کہ
 کہ عازلی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرسبز و اذن کے کہ وہ کی
 نکلی یہ کہہ کر۔ (اور ان کے کہہ کر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ان الفاظ میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کا سرسبز کا وہ سے بھرے تھے اور قریب سے انے گا کہ توضیح میں ہوتا ہے
 کہ خدا اور ان مسلمانوں کی کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں پر
 کیا تھی ان کی قوت خست کہ نہ کہ ہے۔ اور اور بھی خبر علی

آخری عمر کا تکلیف:

دین جبر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حرا کی ہے کہ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں پہنچے اور دیکھتے دیکھتے آتے رہے۔
 متعلقان اللہ نے بعد و جا کرتے دین نے ایک مرتبہ یہ چہا کہ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی
 تلاوت کی اور کہا کہ مجھے حکم خدا ملا ہے۔ (نہیر نظریہ)

وَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كَانَتْ تَابًا

تو تہذیب میں سے ہے جہاں سے تہذیب

حضرت امام غزالی نے بھی مذکور کیے۔ اب میں اور دیکھا ہے اور فرمایا ہے کہ جو حدیث مسند ہے وہ نہ تو حدیث ہے نہ حدیث کی سند ہے۔

سوئے وقت کا مسنون عمل

فلان کی تحریف میں ہے حضرت عائشہ صلی اللہ علیہا وسلم سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات سے اہلت جسد نیز ہر شخص خریف سے ملے ہوئے تھے ذات ان تین صورتوں کو چارہ کر لیا۔ پہلی خصلیاں سر اٹان پر دم کر کے اپنے جسم مبارک پر چڑھ لیا کرتے جہاں جس تک ہاتھ پہنچے پہنچے رہتے۔ دوسری صورت پر بڑھ اپنے ہاتھ کے جسم پر ٹھن کر یا ان فرس کرتے۔ بعد میں عثمان بھی کرتے۔ (شہر آشوب)

أَكْبَرُ الصَّغِيرِ

[illegible]

لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

یہاں یوں عیسائیس اور مشرکوں کی تردید ہے۔

مخلوق کی اس بات کی تردید کہ اس کی والدین میں سے کوئی ایک اور راج
حضرت مسیح کو یا حضرت عیسیٰ کو پیدا کیا تھا اور اس کو والد کی حیثیت سے
کہا جاتا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

اللہ واللہ تمہیں ہے

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

اللہ موجود نہیں ہے

وَلَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ
یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے

اللہ کے برابر کا کوئی نہیں

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

صرف اللہ ہی مقصود ہے

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "نہ تو والد نہ
مادر نہ کوئی اور"۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کو کسی
جانب سے پیدا نہیں کیا گیا تھا۔ یہاں یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا
مطلب ہے "نہ تو والد نہ مادر نہ کوئی اور"۔

سورة الفلق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محدث قدسی

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر روز
پانچ گھنٹے صبح کو پڑھنا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے لیے جو دعا کہیں اور پڑھ لیں گے کوئی وجہ
ہے حالانکہ ان کے لیے یہ دعا ہے جس میں ہر ایک کے لیے ہے کہ وہ بھی کر خدا
کے لیے بھی پڑھنا چاہیے اور فرمادیا کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے

موتے وقت سو مرتبہ افلاک پڑھنا:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر روز
پانچ گھنٹے صبح کو پڑھنا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے لیے جو دعا کہیں اور پڑھ لیں گے کوئی وجہ
ہے حالانکہ ان کے لیے یہ دعا ہے جس میں ہر ایک کے لیے ہے کہ وہ بھی کر خدا
کے لیے بھی پڑھنا چاہیے اور فرمادیا کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر روز
پانچ گھنٹے صبح کو پڑھنا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے لیے جو دعا کہیں اور پڑھ لیں گے کوئی وجہ
ہے حالانکہ ان کے لیے یہ دعا ہے جس میں ہر ایک کے لیے ہے کہ وہ بھی کر خدا
کے لیے بھی پڑھنا چاہیے اور فرمادیا کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے
محبوب سے دعا کرے کہ وہ دعا کہیں کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

الکلیف کی برکت:

ہے شہوت۔ یہی آخری نعم و نعمت کا نال ہو گئی۔

حضرت جبریل کا دم:

اسلام نے ہر ماہر کی دواہت عمل سے کہ قدرت پر اس کے آ کر ہی جو
 علی الدین ہے ہم کیا کر سکتے ہیں اور اس وقت جو کہ ہے کہ ہم
 ایک میں کئی شے ہو تو ایک میں شے کئی ہے اس لیے اس
 کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ

المعنى الثاني

فَلْيُكَلِّمُوا فِي هَاتِهِ الْمَقَامِ رَجُلًا يَلْقَىٰ رَبَّهُ يَزِدَّ بِحِجَابِ قُدُّوسٍ ذُو الْعَرْشِ الْمُبَارَكِ يَخُفُّ عَن رَّوْحِهِ السُّبْحَانَ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لِيُخَوِّدَ لَكُمْ أَسْمَاءَ بَنَاتٍ لِّتُكْفَنَ بِهِنَّ وَأَعْتَدَ لَهُنَّ حُجُرًا مَّكَانًا يَدْخُلْنَ فِيهَا وَلَا يَحْزَنَنَّ رَجُلًا يَلْقَىٰ رَبَّهُ يَزِدَّ بِحِجَابِ قُدُّوسٍ ذُو الْعَرْشِ الْمُبَارَكِ يَخُفُّ عَن رَّوْحِهِ السُّبْحَانَ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لِيُخَوِّدَ لَكُمْ أَسْمَاءَ بَنَاتٍ لِّتُكْفَنَ بِهِنَّ وَأَعْتَدَ لَهُنَّ حُجُرًا مَّكَانًا يَدْخُلْنَ فِيهَا وَلَا يَحْزَنَنَّ

[illegible]

ہے کہ شیعہ و سنی فرقہ وارانہ جیسے خاصہ سے فرقہ وارانہ کے خلاف ایک
سورہ ملی کی جائے اور ہر دینی شخص جو کسی طرح کے فرقہ وارانہ کے خلاف
کوشش کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں میں جھکے اور ان کے عقائد
کو تسلیم کرے اور ان کے عقائد کو تسلیم کرے اور ان کے عقائد کو تسلیم کرے
انہی کو شیعہ و سنی فرقہ وارانہ کے خلاف ایک سورہ ملی کی جائے

[illegible][illegible]

چادو کی پراگشگی

[illegible]

خاتمی کا حشر

پنی ذات کا ہر ایک میں اس کو خروخرو ہوا عروہ پر غرور و فخر
ہوئے تیرا چاند کا منس باقآب کا خوب سرا ہے۔ حضرت علامہ صاحب
نصیحت میں اس میں سب ترسیوں کھینچے ہو اور ہر ایک کی اور ٹھکانی اور
پرانی اور نو پرانی۔ (تفسیر حق)

اس جگہ قاسم سے چاند سرا ہے کیونکہ حضرت علامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
روایت میں آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کو بلایا اور چاند کی
خبر دی کہ اگر وہ اپنے خاندان میں اللہ تعالیٰ کا نام پڑے گا (اس کا معنی کی
شرکت نہ ہو) تو وہ بچے گا۔ (روایت صحیح)

اس صورت میں ان کا کلمہ کا معنی اگر وہ آپ کے لئے پڑے ہوئے گئے
اور آپ ہوتے گئے۔ کیونکہ یہ نہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اعلان ہے اور ہر ایک
نور ہونے کے بعد ہی (خروشا) ہوا ہوا ہے

حضرت اس جگہ سے لکھتے ہیں اور علامہ صاحب نے فرمایا اس سے
اور اس سے بڑھ کر ہے۔ اس کی توجہ کی ہے کہ اس کی روشنی میں کلمہ کی
اور وہ تیرا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ جو شریعت اور کلمہ کو کہتے
تیرا کرتے کہ خوب ہوتے ہیں اور علامہ صاحب نے یاد دہانی میں لکھا ہے
طریق پر چلی آئی ہے۔ ان کے بعد ہی

وَمِنْ ثَمَرِ التَّقْوَىٰ فِي الْعَقْدِ

اور یہی ہے اور ان کی توجہ رہی ہو کہ یہ ہے

چاند و خروشا

تقویٰ میں اللہ سے اور جس اور دوسری اور ان میں
ہر ایک میں کرنے کے لئے کہ وہ تیرا ہے۔ ان کے بعد ہی کہ چاند
اور علامہ صاحب نے لکھا ہے کہ یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
نے کیا تقویٰ ہے کہ اس کی توجہ میں ہے کہ تقویٰ میں اللہ سے اور ان کے
حشر کی حقیقت:

ہر ایک میں سے اپنے (توجہ) میں ہے کہ تقویٰ علامہ صاحب نے لکھا ہے
نور اور سب معلوم ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

نہ ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
کہ یہ ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

اور اس کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

اور اصطلاح قرآن و سنت میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
شرکت کے لئے ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
تیرا ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں
اور ان کے بعد ہی کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں ہے کہ تقویٰ میں

اعمال کے پیر و لعل اس سے وسیع ہے ذلک :

ان کے مکالمات سے تفسیر ملتی

[illegible]
$$u(FG) + \int_0^1 u \, ds = 0$$

المؤيد العبد الفقير

فصلنامه علمی-تجرباتی شیرجراحی کودکان فصلنامه علمی-تجرباتی شیرجراحی کودکان

فَدَكَايَ اِسْرَءِيْلَ عَمَّا يَصْعَدُ الْبَنُو كَانَانَ يَسُدُّ.

ذِيكَ فَحَسْبُ الْعَوَّلُ وَمَنْ يَشَاءْ

وہ کریم اللہ سے کلمے کے ساتھ: غفرلہ!

محمد شمس الدین عظیمی

مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم
میں سے کوئی شخص میں سے ہو جائے اس کے پاس شیطان آتا ہے اور اسے چھٹا کر
بہلا دیتا ہے۔ اچھے کوئی شخص نہ ہو جو کہ وہ بہلا دے گا بلکہ اگر وہ عاقل ہو تو وہ

ہاں! یہی ہے۔ پھر اپنے ملک کی جگہ چھوڑ دے۔

حضرت ابوبکرؓ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ تم خود اسے
بکھینچو تو آگ لگ جائے گی۔ چونکہ اہل بیت علیہ السلام کا ذکر ہے
تو یہ بات سمجھاؤ گے جو ان کو ملے ہوئے ہوں اور ان کے لئے نیک چاہوں۔

مشیخان کا علاج اللہ کا ذکر ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے
 امام کے پاس پہنچ کر دعا مانگی ہے کہ میں یہ بھول کر غفلت نہ کروں کہ میں اللہ سے
 لڑنے والے ہوں نہ یہ کہ میں اللہ کے لڑنے والے ہوں یہ پہلے جلال شہر عباسی تحریر
 ششہوار سے نقل ہے:

[illegible][illegible]

فرض نہی و محکم کے مقابلے میں ہار جانا بھی مومن کے لیے کوئی معصرت

پڑھو سو سالہ مفسرین قرآن کریم
اور ان کی تفاسیر کا تعارف

تاریخ تفسیر و مفسرین

•

حضرة مولانا عبد القیوم مہاجر مدنی

[illegible]

یہاں پر ایک اور عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص نے ایک بکری کو لے کر ایک چوڑی گلی میں جا کر اسے بٹکے مارنے شروع کیا۔ بکری نے بٹکے مارنے سے بچنے کے لیے دوڑنا شروع کیا۔ اس کے پیچھے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بکری کے پیچھے سے بٹکے مارنے لگا۔ بکری نے دوڑنا بند کر دیا اور اس شخص کے پیچھے سے بٹکے مارنے لگا۔

از روی تحقیقات آشکار می‌گردد:

میرزا محمد علی خان

OG1-4543513 of 510/200

تعارف علم تفسیر

اور ماحول پر ان غلطوں سے بھی توجہ دے کر، ہر فرد کو جیسا کہ ہم نے پہلے
 افراد کے فالجینز میں تحریر کی تھی انہی کے ساتھ ملے جلے پیمانے کی کوشش
 کرتے ہوئے امریکہ میں قرآن مجید کے کلائم بھی پھیلنا دیکھا ہے۔

مفسرین کے طبقات

[illegible]

عقد تالیف ان مفسرین قرآن مجید پر مشتمل ہے جنہوں نے تفسیر قرآن مجید
 ۱۰۰ جلدوں تک میں پیش کیا جس کا مفسر یہ ہے کہ قرآنی آیات کی اد
 تعلیق کرتے ہیں قرآن مجید اور دینے ہوئے کہ اس میں ان کے ہر ایک
 قرآن مجید کے مفسرین۔

آرہندہ کی تقریر اور نیت میں، اگرچہ چونکہ صاحب دینی سید،
 نام مکتبہ خود تعریف فرماتے ہیں، لہٰذا سو، تمام حضور و نور ﷺ سے سب سے
 ارادہ بخلاف کرنا، آج ہے۔

ملفوظات: یہ میزان مسطورہ قرآن مجید پر مشتمل ہے۔ مسطوروں نے مولانا
 کا دیرپا مولوی طور پر اپنے کلمہ و مصداقات قرآن مجید کی آرزو میں شام کرنے
 لوگوں کو حجاب کر کے ان کا کلام کیا ہے اور یہ بھی قرآن مجید کی بڑی
 خدمت ہے چنانچہ قرآن الہی ہی میں ستر اور خوارج و صریح و غیر صریح
 نے اپنے غیر اسلامی عقائد کو ملا کر قرآنی کی تفسیر میں شام کرنے کی جب
 سلامت کی تفسیر قرآن مجید نے ان کا کلام کر کے وہ ہر امت کو

علم تفسیر کی تعریف

لغاً کثیرہ ماسی کی چیز کا پلا ۱۲۱ اور اس کی حقیقت معلوم کرتے ہوئے
 مصلحتاً شہداء سے اس کو ادا ملے گا جس میں قرآن کریم کے الفاظ اور ان
 کے معانی اور مصدقہ کے الفاظ اور درجہ اولیٰ اور سے پہلو جائے گا۔
 یہ صحیحہ معلوم ہے کہ اللہ ہے۔

[illegible]

تفسیر قرآن کے دو محرکات

[illegible][illegible]

ایک توہین کی آغوش میں یہ کھم کھم عزائمات کرتے تھے۔ یہ توہین ہے کہ کھنڈ، دوہری ملک و زمین کو ایک کر کے اور اس میں یہ یہ شخص ہے۔ یہ ہیں کہ قرآنی تعلیمات کے خلاف قرآن شکر کرنا کہ کر کے پلائی گئی تھیں۔

پانچ خداؤں حکم نے جس کو سب لاپرواہی کی حالت اپنے اپنے لیے
 نے تو ان کے گزول کے اندل کی دوسری میں دیا ہوا۔
 "حقیقت ہے کہ ہم نے اسے ذکر (قرآن مجید) کو سارا اور ہم ہی
 کی تین حالت کرتے رہے ہیں۔" (۱)

مرا عیسا سے ہو لیا جس نے طبعاً استقامت و طرف سے شکر کے قیاس کیا۔

تفسیر: تاویل، تحریف

۵: محمد بن جریر طبری جلد ۱:

طبہ عرب کیے صوبہ مرقوم و تک تحریک و ان کی تحریک عادت ہوا۔
 سوانح قرآن کی تفسیر کی گئی تحریک کا نام جامع البیان ہی تفسیر القرآن
 ہے مگر مشہور ابن جریر جلد ۱ اور طبری جلد ۱ ہے۔ اور ۱۰۰ ملائیں سے اخص
 ہے۔ یہ تفسیر مہدی تفسیر بلداثر ہے۔ مصر کے شیعہ میں سے ۱۳۶۱ھ شائع ہوئی۔
 خود بہ خود کے کتب قدسی و لاہوت و احوال و مذہب و فتنہ کا نام ۱۱۰
 میں لگی زیر کر رہے۔ یہ مصنف ابن ابی جریز کا فاضل ترجمہ ہے جس میں
 ۱۳۳۰ھ میں ایران سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام جلد ۱ ہے۔ یہ تفسیر
 جلد ۱ نے تفسیر سوانح ۱۱۰۰ھ ۹۰۰ھ میں شائع کی ۱۱۰۰ھ میں تیس جلد
 منہ کا تفسیر ہے۔ یہ دوری تفسیر سے افضل ہے۔ یہ دوری جلد ۱ آج تک
 ایسی جامع تفسیر کوئی نہیں لکھی گئی۔ اور ۱۰۰۰ھ خزانہ جلد ۱ تفسیر کا اصل کرنے
 کے لئے لکھی تھیں۔ مگر ۱۱۰۰ھ خزانہ جلد ۱ تفسیر کا اصل کرنے
 اپنی تفسیر میں صرف حدیث صرف غرضی نقل کی ہے۔ ۱۱۰۰ھ خزانہ کے مشفقوں نے
 لکھی اعتراف ہے کہ تفسیر اور تفسیر سے بے نیاز کر۔ یہ ہے۔

۶: حافظ کبیر عمر بن تفسیر جلد ۱:

صرف کے تفسیر۔ یہ تفسیر میں ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔ یہ حدیث شریف کا
 مقام ہے۔ علی کی اور صحیح حدیث کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۷: ابو اسحاق ابراہیم بن جریز جلد ۱:

سوانح القرآن کے نام سے یہ جامع کتاب عرب لکھی۔ ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ میں
 تفسیر ابن جریر جلد ۱ ہے۔ یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۸: ابو جریز جلد ۱:

یہ تفسیر اور علم جلد ۱ ہے۔ یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۹: عبد اللہ بن محمد جلد ۱:

تفسیر کے تفسیر۔ یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۰: محمد بن ابراہیم طبری جلد ۱:

سوانح القرآن کے نام سے یہ جامع کتاب عرب لکھی۔ ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ میں
 تفسیر ابن جریر جلد ۱ ہے۔ یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک

۱۱: احمد بن محمد بن عبد اللہ بن جریر جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۲: احمد بن محمد بن عبد اللہ بن جریر جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۳: احمد بن محمد بن عبد اللہ بن جریر جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۴: احمد بن محمد بن عبد اللہ بن جریر جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۵: ابو جریز جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۶: ابو جریز جلد ۱:

یہ تفسیر کا ایک عظیم تفسیر ہے۔ یہ قرآن مجید کی ایک
 تفسیر ہے۔ یہ تفسیر قرآن اور ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۰ھ ہے۔

۱۷۱۰ محمد بن نجف بن محمود بن منصور الماتریدی:

اگر لکھو یہ ہمارے ہاتھوں کا لکھنا ہے، تو کیا اس کا کتبہ تصنیف لکھنا بھی
 سے قرآن مجید کی ایک تفسیر بھی ہے جو خود علی کی لفظ نظر سے لکھی گئی ہے،
 علیؑ لکھنے سے اس کا نام نہ بدلے، اصل نسبت کو نظر کھینچو، ماریاؑ سے قرآن
 جیسا کہ اسے اس وقت تک خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کتاب لایا تو یہ کتاب میں سجدہ
 فی ہذا المثل اس تفسیر کے لکھی گئے پائے جاتے ہیں، لیکن ہر دم کتب خانہ
 دکانی پر کتب خانہ خود بخش پڑنے سے اس کا کھٹکھٹا ہے، اس کا ایک کمالیہ نسخہ
 بھی چمکے لکھنا ہر روز اس میں موجود ہے۔ وہ ۲۲۲ ہجری کا ہے۔

۱۴۸۰ : اسماء ابوالحسن اشعری مجاهد :

اول آپ علیہ السلام نے حضرت علیؓ کو عالمِ اعلیٰ علیہ السلام کی زیارت سے شرف دے کر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس ملک ایسے ہے اور اس ملک کو اختیار کرو۔ چنانچہ خواب سے یہ امر ہوتے ہی اس ملک اہل اللہ و اہل ایمان حیدر کو لے کر مدینہ منورہ کی مناصرے کے قرآن مجید کی ایک تفسیر پر نام لکھ کر ان کی علوم القرآن کی تعلیم دیا۔ ۳۳۲ھ کو مدینہ منورہ کی کوفہ کی طرف فرمایا اور قرآن مجید کی تفسیر حضرت علیؓ میں سے۔

19: أحمد بن جعفر المعروف ابن التناولي جرد:

علوم قرآنی پر چار سو سے زائد کتابیں طبع ہوئی ہیں، انجلی ترجمہ (۱۹۹۷ء) نے ایک کتابیں کا خود مطالعہ کیا۔ وہ بعد میں کلامہ شفا من الحضور ہوئی، کلام و جمع ہیں انوارہ بالمذابہ ان: انجلی ترجمہ نے ان خطوط کا مطالعہ کیا ہے جو ان اسناد پرچہ نے اسے علم بخبر رکھے ہیں۔ ۳۹۰ کتب ہوئے۔

۴۰: احمد بن محمد ثوری مصری رحمه:

ایسی خاص مجلس کے نام سے مشہور تھی۔ کتاب خارج الجسور کا مضمون ہے کہ اگر برہمن نے کھانا کھا کر ان کی ایک کتاب کے نام اور اب القرآن بھی پڑھا تو اس مجلس نے ایک سالی القرآن کا ذکر بھی کیا ہے۔ جن مکان میں مجلس کے نام سے کھانا کھا کر قرآن مجید پڑھا کر ایک کھیر بھی کھانے کی ہے۔

۲: علی بن حمزہ رحمہ اللہ:

نیز پوچھا کہ مرنے کا کیا شب بیدار علم مرثیہ میں ایک عظیم مسئلہ ہے۔
شہر بھی گنگی، جدو جہد میں لڑا اور مشکل سے وفات ۳۳۸ھ کو ہوئی۔

۲۲: قاسم ابن اسحاق

یہاں کہتا ہے: اسی ہی تلمذ و ترویج سے ضم حاصل کیا جسے علماء اسلام کے ستر کی

100

یہ تحریریں جو انہیں حاصل السواد میں جمع ہوئیں تھیں ان کے علم کے جوہر فقہ، فلسفہ،
تہذیب، ادب، تاریخ، جغرافیہ، موسیقی، نجوم، ہندو مت، جادو، سحر، جہانگیر، شرف
میں شامل ہیں۔ ان کے ناموں کے ساتھ ساتھ ان کے علم کے دیگر شعبوں کے نام بھی درج ہیں۔

[illegible]

۲۳۰۔ ابو عبد اللہ محمد بن حبان بن احمد المہدی رحمہ اللہ
تفسیر محمد اکمل، موعظ حاصل تھا، دو سات جلدوں میں ہے قرآن مجید
کی ایک تفسیر کی مکمل جو طبع ہو چکی ہے مکی طبع ہے، مفسر کے کتب خانہ محمدیہ
میں ہے۔ ۲۳۱۔ مکی۔

۲۵: احمد بن محمد بن سعید بخاری کی حواشی
تیار ہونے کے اہم حاکم آپ کے شاگرد ہیں، امارت کی کتابوں لکھا
کرتے تھے، مسیحی شریعت کے مخالف تھے، قرآن کریم کی ایک بہت سی تفسیر
لکھی، طبرستان میں ۳۵۴ھ کو شہید کر دیے گئے۔

۲۶: شیخ امام ابو العزیز منصور بن سعید رحمہ
جامع المعانی ایک فقیر رجب فرمائی ہوتا کہ سرور کائنات کا کتاب مجھے یہ فقیر
۱۳۵۸ھ کو کبھی ملی۔

۱۷: محمد بن القاسم جلفی
 ۱۸: قاضی قاضی جلفی مصر کے مفتی، فاضل کلام، قرآن کے م. ۷۰
 ایک تفسیر لکھی ۷۵۵ھ کو فوت ہوئے۔

۲۸: عبدالمعز بن احمد بن جعفر بن یزید اور حفصہ
 نظام حلال نماز کے نام سے مشہور تھے اور ابو حفصہ عرفان صاحب
 تفسیر اور اصول میں ممتاز کیلئے مشہور ہیں امام وقت نے جانتے جانتے
 تفسیر اور اصول میں ممتاز کیلئے مشہور ہیں امام وقت نے جانتے جانتے
 تفسیر اور اصول میں ممتاز کیلئے مشہور ہیں امام وقت نے جانتے جانتے

۲۹: ابو القاسم بن محمد بن ایوب شامی طبرانی مؤلف

۱۹۵۵ء کے سفر کے اور ایک بڑا راز تھا کہ وہ ۲۳ مارچ کو اپنے زمانہ میں صند
لہریں کے قلاب سے چار کے جاتے تھے بعد پر پٹھانوں کے مکران سے ان کا بھی
کھسکا تھا۔ یہ خبر ان کے بڑے بھائی کے ایک تقریر میں بھی ۱۹۵۵ء کے ۲۹ مارچ کو

۳: محمد بن احمد بن علی ابو بکر رازی دہلوی

چند نماز تھے بحاصل مستحکم ہوئے، مطلق خفی ہوئے کی وجہ سے رنجش

۱۵: احمد بن محمد بھٹو:

ابن اس کے مکمل اقدار میں سے تھے قرآن کریم کی تفسیر پر نام
شہین یا جامع علوم شریعی بشیر بھی خود اس کا انشاء پر نام تفصیل لکھا۔
۲۲۰: کوذات بال۔

۱۶: ابو یوسف عثمان بن سعید الدانی بھٹو:

۲۲۱: قرط میں چھ ابواب قرآنی علوم کے ساتھ آپ کو خاص شرف
قد ایک کتاب جس کا نام الحکم ہے صرف قرآن مزج کے ساتھ کے متعلق ہے
بشر سے شائع ہو چکی ہے۔ انتقال ۲۲۲: کوذات بال۔

۱۷: ابو اسحاق رازی بھٹو:

ایک تفسیر جس کا نام تفسیر مطلوب فی التفسیر ہے کوذات ۲۲۳: کوذات بال۔
۱۸: تفسیر ابن عبد الرحمن بھٹو:

تفسیر اودان کی دہلی سے ہادی مرتب، قرآن مجید تفسیر جس کا نام
تفسیر صاحبی ہے ۲۲۴: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۲۵: کوذات بال۔
ایک درس کی ہادی خاص ہے تفسیر میں ۲۲۶: کوذات بال۔

۱۹: محمد بن احمد بن معروف الکافری بھٹو:

۲۲۷: قرط میں چھ ابواب تفسیر میں ۲۲۸: کوذات بال۔
قرآن اور "ابواب مشکل القرآن" کو یک جا کرنے پر نام تفسیر مرتب
کیا کہ کوذات ۲۲۹: کوذات بال۔ آپ کی وفات ۲۳۰: کوذات بال۔

۲۰: احمد بن انیس بھٹو:

خانہ کبر، مہنتی بھٹو کے نام سے مطبوع تھے مہادی زندگی دہلی
تہ میں سر سرف کردی، قرآن اور اہل حق کی فہم اور وہ ہے۔ حدیث کی
"افہم الکبریٰ" اور تفسیر میں کتاب "انکام القرآن" مطبوع ہیں، امام
آخر میں فرماتے ہیں "تفسیر میں مذہب پر امام شافعی بھٹو کا نام ہے"
خود، مہنتی بھٹو کی گردن میں امام شافعی بھٹو کا نام ہے۔
۲۲۹: کوذات بال۔

۲۱: ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن شیری بھٹو:

امام شافعی بھٹو آپ کے علم میں ہیں، علوم شریعت، علوم طریقت
رکتے کے، تفسیر کا نام تفسیر اللہ بھی تھے اور تفسیر میں لکھیں ایک کام تفسیر
فی علم تفسیر سے اور دوسری کام تفسیر تفسیر ہے۔ ۲۳۰: کوذات بال۔
آپ کی تفسیر کے متعلق علامہ شیخ اور بن عثمان بھٹو کے نام سے اسوہ
التفسیر و اوضحہا میں چھ ابواب ہیں آپ کی ایک تفسیر کا نام تفسیر
الاشرف ہے، اور دوسری کا نام تفسیر فی علم التفسیر ہے ۲۳۱: کوذات بال۔

کے معانی سے تفسیر ہو، ایک نمونہ کتاب ہے کہ تم کتب میں سے ایک نمونہ
کال تفسیر آئینہ میں ہے۔ ۲۳۲: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۳۳: کوذات بال۔
میں سے ایک تفسیر جو پاشا بھٹو میں ۲۳۴: کوذات بال۔

۲۲: علی بن ابی طالب بھٹو:

آپ نے تفسیر میں تفسیر جس کے نام "امید" بھی منسلک
"الوسیع" ایک تفسیر ایک مرتب فرمائی جس میں ۲۳۵: کوذات بال۔
تفسیر کی اشادات کو جمع کر دیا جس کا نام "تفسیر فی علم التفسیر" ہے ۲۳۶: کوذات بال۔
کو اشادات فرمائی، تفسیر ۲۳۷: کوذات بال۔ ۲۳۸: کوذات بال۔
لا تفری میں ہے، اسب التفسیر بھی لکھی ہے جس کا ایک نمونہ تفسیر
اور حقیقت اسامہ اسلام یاد کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۲۳: شہدائے دین طہ محمد الاسود رازی بھٹو:

آپ نے علم کا نام تفسیر اور دوسرے نام پر تفسیر فرمائی ہیں۔
کام اور علم کا نام آپ کی تفسیر "تفسیر فی علم التفسیر" ہے، ایک
تفسیر بھی اودان کے خلاف میں تفسیر میں لکھی ہے، ایک تفسیر کا نام تفسیر
خبر دہلی لکھا جس میں فرق تفسیر الی اللہ والحدیث کے ساتھ کے اودان میں
تفسیر کا نام ۲۳۹: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۴۰: کوذات بال۔
تفسیر میں ۲۴۱: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۴۲: کوذات بال۔
۲۴۳: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۴۴: کوذات بال۔
۲۴۵: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۴۶: کوذات بال۔
۲۴۷: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۴۸: کوذات بال۔
۲۴۹: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۵۰: کوذات بال۔

۲۴: عبد اللہ بن علی بھٹو:

آپ کے تفسیر میں ۲۵۱: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۵۲: کوذات بال۔
۲۵۳: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۵۴: کوذات بال۔
۲۵۵: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۵۶: کوذات بال۔
۲۵۷: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۵۸: کوذات بال۔
۲۵۹: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۶۰: کوذات بال۔

۲۵: عبد الکریم بن عبد الصمد ابو معشر طبری بھٹو:

آپ اپنے زمانہ میں امام الشافعی تھے، ایک تفسیر بھی جس کا نام "تفسیر
الکلی فی التفسیر" ہے، کوذات ۲۶۱: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۶۲: کوذات بال۔
۲۶۳: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۶۴: کوذات بال۔

۲۶: علی بن فضل بن علی بھٹو:

تفسیر میں ۲۶۵: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۶۶: کوذات بال۔
۲۶۷: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۶۸: کوذات بال۔
۲۶۹: کوذات بال۔ تفسیر میں ۲۷۰: کوذات بال۔

نہائی ہے۔ ۳۹۱ھ کو فوت ہوئے۔

۳۹۱ھ کو سعد حسن البیہقی مراد

ابو اسماعیل القدری، سے تھے جن کی تفسیر عربی ادب اور اقوال و احکام کے ساتھ تھیں، جو مع تفسیر ربیع کی جس کا ترجمہ احمد بن ابی اسیر نے طبع کیا ہے۔ طبعی نسخہ ۵۵۰ھ کو تھکراؤا، لیکن کئی جلدوں میں ہے، کاتب بھی خود مصنف ۵۱۰ھ میں اس جلد میں اسرائیلی لاجورنی باکی (۵۱۰ھ) سے اس کے بعد فوت ۵۱۳ھ کو ہوئے۔

۳۹۲ھ عبدالوہاب بن محمد بن عبد الوہاب مراد:

ثبر: اس کے تفسیر اس میں بیہادہ اس کے تفسیر کی تعداد ۱۷۷ ہے، ایک جات تفسیر ہے اس میں قرآن اور تفسیر کی تفسیر کے طور پر ایک بار شہار طبع کیے۔ ۵۱۱ھ کو شیراز میں فوت ہوئے۔

چھٹی صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱۔ امام ابو القاسم حسین بن محمد المعروف بالرافع الباصلی مراد:

آپ کی کتاب طبرستان کے قرآن کے تفسیر کا ایک نسخہ نامی رہا ہے۔ ۵۱۰ھ میں امام رافع بن محمد کو تفسیر قرآن اور احادیث کی تاریخ کے لئے "امام عباس" مراد: "کام مراد قرار دیا۔ تفسیر ارافہ ایک جلد میں ہے، امام ریاضی مراد: تفسیر نامی تفسیر میں ۵۱۰ھ میں اس کے بعد فوت ہوئے۔

دوسرے کا جو "امام" خود اس میں ہے کہ کالی تفسیر کی "امام" کے

کتاب نام میں ۵۱۰ھ ہے، نام آپ کی وفات ۵۵۰ھ کو ہوئی۔

۲۔ ابو ذر کریم بنی الخلیف حمز بنی مراد:

احباب قرآن کی تفسیر میں انھیں بھی اہل اہلہ باوجود تفسیر بھی تھی

۵۱۰ھ کو فوت ہوئے۔

۳۔ امام داؤد بن محمد طبری مراد:

تو طبری کے تفسیر میں ہے۔ آپ کی کتاب میں "امام داؤد" مراد:

تفسیر، ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے۔

۴۔ محمد بن محمد بن احمد ابو جعفر الخراسانی مراد:

آپ کے ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۵۔ عبد اللہ بن محمد المعروف بالخیرانی مراد:

طریقہ کے بارے میں تفسیر کے مسئلہ تھے، ساغر میں آثار

مراد: ۵۱۰ھ کو آپ کی تفسیر فارسی "کشف الاستار" ۵۱۰ھ کو تھکراؤا، لیکن

تو تفسیر کا نام ہے، ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے۔

۶۔ علی بن محمد بن مسوی معروف بہ زبیدی مراد:

اس کے ۵۱۰ھ کو آپ تھے، تفسیر کے بارے میں الخیرانی مراد: تفسیر

تو تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۷۔ علی بن محمد بن علی مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۸۔ عبد اللہ بن محمد بن باقی مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۹۔ عبد اللہ بن محمد بن باقی مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۱۰۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۱۱۔ منصور بن محمد السعفی مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۱۲۔ امام ابو القاسم عبد اللہ بن محمد مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۱۳۔ علی بن محمد بن علی مراد:

تفسیر کے مسئلہ تھے، تفسیر قرآن اور احکام میں ۵۱۰ھ کو فوت ہوئے، امام

تفسیر میں ۵۱۰ھ میں ۵۵۰ھ فوت ہوئے، امام بنی مراد: تفسیر قرآن اور احکام

۱۴۔ علی بن محمد بن علی مراد:

کھنسی اس کو بہت اہم تھا۔ یہ دوا امام سے ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں دوا کی تھی۔
مہمات کے اوقات میں یہ دوا مرآئیں میں تھیں۔ یہ دوا امام سے ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں دوا کی تھی۔

یا من یوحی القلم لک کلہا یمن الہ القلم لک کلہا
یمن خزانہ روز قہنی قول کن یمن لہ الخیر عندک جمع
حکمت و حکم و کفایت و کفاہ الحاصل الخیر و یوحی الہی

۲۷:۱۰ سرالہداری عانی نورانی مجددی:

انوار میں سے مشہور مہمات کے ہیں ایک تحفہ کا نام: مہمات صریحہ
۵۵۵ھ میں ہے۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۲۸:۱۰ علی بن ابی العزیز املاہداری مجددی:

مہمات صریحہ املاہداری ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۲۹:۱۰ احمد بن ابی العزیز املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۰:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۱:۱۰ الحسن بن ابی العزیز املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۲:۱۰ عبد العزیز املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۳:۱۰ ابو العزیز املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۴:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۵:۱۰ ابو العزیز املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۶:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۷:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۸:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۳۹:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

۴۰:۱۰ ابو القریب عبد الرحمن املاہداری مجددی:

۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔
۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔ یہ دوا ۵۵۵ھ کو مرآئیں میں تھی۔

ترجمہ: ان کی زندگی میں یہ حال ہو چکی تھی۔ ”جب قریب القرآن بھی ہے۔
 اللہ کا کیا ۳۶۹ کا بھی ہو چکی ہے۔ فائدہ: ۱۵۰ کو فارموش ان کے
 ۱۵۰: احمد بن اسلم غازی برقی درجہ:

۴۶: محمد بن یحیی بن عابد الانصاری: ۸۷۰ھ تک۔

آپ کو ایسا آواز بتا رہا ہے کہ اللہ کا قلب درج کیا۔ تفسیر کشاف کا وہ باب
حاضر ہے۔ ۲۲۔ ۷۷ کوئی نہ دے۔

الفرار من القہر، قد علم صرف و نحو میں واقع امام تھے۔ امام بیہودی مولانا
 کے شاگرد تھے تحریک مشکاف پر مفید اور جامع حاشیہ لکھے۔ عمر پانچ سو و پچاس
 ۱۰۷۷ھ بمطابق ۱۶۶۶ء - ۱۱۷۷ھ

۴۷: علامہ مخلص انہدی جلد ۲:

دہلی کے کنگز، اندر، عالم تھو۔ یہ فخریہ نام مختلف رنگ و بھینس میں
نور و کشادگی برقی تصویر ہے ۱۶ء کا کارڈ ہے۔

٢١: احمد بن عبد القادر القيسي، محمد بن:

محققین نے اس سے پہلے انگریزی، فرانسیسی، اردو، پشتو، پنجابی، سندھی، گجراتی، بنگالی، تامل، کنڑ، مالایالم، اور ہندی میں لکھی ہوئی کتب کو اس طرح سے پڑھا ہے۔

۲۸: محمد بن محمد السمرقانی بغدادی.

تحفہ کے قلمباز مشہور تھے۔ مثلاً جیسے جیسے ہر روز غنی کا سفری دورم تقسیم ہوتی اور ایمان کی شہرہ میں گزرا اہل و عشق آپ کے گرویدہ تھے۔ تقریباً گزشتہ ۶۶ سالوں سے یہی حال رہا ہے۔

٢٢: نحو من احمد الطبراني رحمه الله.

۲۹: محمد بن محمد بن محمد الاقصر البزجی جرمز :

اے ہر کلمہ کی تفسیر لایا ہے اللہ تعالیٰ کی لافانی آیات انھیں سلیس اور

محقق اور دانشور کی طرف سے دوسری حدیث تفسیر کی ہے، اقصیٰ عالمی
 کے تفسیر نشانہ پر حاشیہ تفسیر: ۷۷۷ کو انجیل: ۱۰۱۔

۱۰۶: ۱۵ تا ۱۶

۳۰- محمود بن احمد تنوی برانند

۶۳۳: خلاۃ۔ مسلمانوں میں ابن ابی عمیر ہند۔
 عوام میں سے آتش بھوم کیا۔ ابن جریر کی شارحی التبیان کی کہ

نقد و تفسیر میر حبیب الرحمن صاحب قلم ہے۔ کتاب اعلیٰ درجہ کی ہے۔
مجموعۃ کتب مطبوعاتی، لاہور، پاکستان اسلام آباد، پاکستان
کشمیری زبان کے ادارے اور اشاعتیں

سب کی طرف انسانی بھرتی کے ساتھ ہے، غرض کہ حقانیت میں ہی طرح
 مسلک جہ حق سے انحراف تھا۔ آپ کے معصوم ہمارے بھائی جرنیل نے اپنی

۳۱: سروج افندہ سن (سروج البھدئی، بریل)

کتاب السیاسة العقلية في الدول التي ارتكبت فيها آفة التقييد في حق
 المجتمع كتاب ذوالالحاد، مرتب في اربعة اقسام، وفيه ما هو جدير بالبحث

آپا اجد از غزلی سے تھے۔ نیاز اور مصر کا ستر کیا پھر مصر ہی میں مقیم ہو

میں شادکار ہے اور ان کے لیے کئی کھولے ہوئے ہیں جو کتاب کے پتوں پر لکھے ہیں۔
پہلے کہ خیر ان کے قلم کے نام سے دیکھ رہے ہیں۔ ان کے نام 640 کے ہیں۔

مجھے۔ مصر میں اصفیاء کے مقصد، نئے تاریخ اور امان، لڑکوں کے کتابوں میں

۴۳: شہاب الدین مسعود
الحسن النعمانی صمدی عارف کمالی نے تفسیر مشہور حکام قرآن نامی ایک

آپ صحراؤں کی زندگی سے کام لے کر ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ امام ابن قیمیہ کے سامعین نے اس طرح سے فریقین کو لڑائی کی ایک تصویر کشیدہ تصویر پیش کی ہے۔ ۷۷۷ء تک فاروقی انڈیا ہوا۔

کتاب اسمی ایک مختصر بھی خاص جس کا نام مدار المعون فی علم الکتاب
نفسکون ہے جس میں صاحب کراہیہ کا بیانیہ جملہ کے اقوال تحریر ہیں۔

۳۲: حضرت بن عبد الرحمن زیدی رحمہ :

مذکورہ تمام نفع فراہم کیے ہیں اور یہ مقررہ ہے۔ مستقل نمبر کی کسی ایسی عمر
مستثنیٰ کی حیثیت سے نکلا ہے جس میں نے اس کے لئے کی عمر کے نمبر کی بھیجی ہے۔

قرآن کریم کی ایک تفسیر مہینہ چاروں تفصیل۔ مفسر کی وفات ۳۷۷ھ کو ہوئی۔
اس تفسیر کا ایک نسخہ خط کوثر ۷۲۰ھ کو تک کے کتب خانہ حرقالب میں محفوظ ہے۔

مصر سے اپنے ہم سفر کے اور میں جہاز میں بیٹھ گیا۔ اگلے صبح وہ لوگوں کے ساتھ جہاز سے اترے۔

۳۳: المنعینا بن عمر بن کثیر القیس بن مراد

۳۵۔ محی بن عبدالحکامی السبلی مرید :

ہمارے دلی متعلق میں پیدا ہوئے، ابن عباسؓ، حضرت زیدؓ وغیرہ سے
اکساب فیض کیا، علامہ ابن کثیرؒ نے چاہئے، شاد سے

جو بھی جاس الدین ترمذی جرحہ کی وفات پر دست کے قاضی مقبر

”الامام الحنفی، المحدث ابو زرع الفقیہ الحنفی“ تحقیق تفسیر ال
تفسیر مشہور جمادی الاول ۱۴۲۸ھ تفسیر ہے۔ آپ کے کتب خانہ میں آپ کی زندگی

اس کی سبھی چیزوں کو لے کر آیا کہ آپ کو سب سے اعلیٰ درجے کے

کے دو شعر شریفوں کا یہ چنانچہ ایک نصیب لاہوری کی حیرت انگیز دکان میں اور ایک خواب صمدیاد جنگ کی ذمہ لاہوری کی میں ہے۔

۳۱: مولانا محمد بن بدر الدین صمدی وصالی مولانا
فری کے ہذا فی طلاس سے متعلق قرآن کریم کی ایک نظم تحریر جلالین کی
طرز پر کسی سلطان، مراد خان جوئے کے سامنے چڑھ کر مس کی سلطان نے
قد رافرائی کی تحریر کا نام غیر متعلق رکھا آپ کی وفات ۱۰۰۰ھ کو ہوئی۔ واصلہ طم۔

مکیاں ہویں صمدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید
۱: شیخ مبارک ناگوری مولانا

اسی ذور کے علمی مرکز صوبہ کجرات سے فراغت علوم سرحد کے ہونے کی
دینی کتب کا حفظان معادہ جاری، دکنہ انگریزوں میں نظم نگار ہو گئی، اپنی
پاداشت پر تحریر عربی کرانی میں کا نام صمدی خلاصہ، صمدی، چار جلدوں
میں ہے، ۱۰۰۰ھ کو گمراہ میں وفات پائی۔

۲: محمد بن بدر الدین مولانا
حق مسلک کے علمی عالم تھے، ایک تحریر جلالین کے طرز پر لکھی، جس کا نام
تقریباً مکتوبی ہے، سندھ میں ۱۰۰۰ھ کو وفات پائی۔

۳: علامہ ابو الفضل فیضی، بن مبارک ناگوری مولانا
آپ قرآن میں تبحر کرنے کا بہت شوق تھا، ذاتی کتب خانے میں
۱۳۰۰ کن میں تھیں، ایک تحریر عربی ہے، خط میں لکھی جس کا نام صمدی صمدی
رکھا، یہ کام اس طلاس سے قائل قلم ہے، کچھ غلط حروف میں سادہ قرآن
فری کی تحریر کرنے کا شرف برصغیر کو ہی حاصل ہے، ترتیب اور تالیف میں
محیرت مجدد اللہ جانی جوئے سے بھی اصلاح کر گئی، ۱۰۰۰ھ کو وفات پائی، یہ
تحریر عام تھی ہے، یہ قرآن میں کیا گیا کہ ہے غلط حروف میں تحریر لکھا
جوحت ہے تو آپ نے عجیب دیکھو طبع کے بھی سب حرف بے غلط ہیں۔

۴: مولانا ظہیر بن یوسف سندھی مولانا
نصیب یاری میں ولادت ہوئی، علمی مرکز کجرات میں تحصیل علم کیلئے گئے
خود مولانا کی طرف سے بیعت ۸۰۰ کے ہوئے ہیں، پورا کا دست اعلیٰ اور قرآنی
تحریر، ادب کا اقتضار رکھتا، تصوف کے رنگ میں تحریر بھی لکھی جس کا نام شیخ
البحر ہے، ۱۰۰۰ھ کو پٹنہ میں چل بسا، ۸۰۰ھ کی وفات پائی۔

۵: مولانا عثمان سنگھی مولانا
نصیب سیدتان میں پیدا ہوئے، ۱۲۰۰ سال بیت کو تیار گزار دیا، علامہ کی
شریف کی شرف لکھی اور بچاؤ کی کا کاسب حاشیہ لکھا، ۱۰۰۰ھ کی شہید ہو گئے۔

۱۰۰۰ھ کو ہوئی۔

۳۲: الامام عسک الدین محمد بن محمد الشریفی مولانا
قرآن کریم کی ایک تفسیر بہ نام مسراج البحر تفسیر تفسیر چار جلدوں
میں طبع ہو گئی ہے، ہندو لکھنؤ سے بھی طبع ہو گئی ہے، ولایت ۱۰۰۰ھ کو ہوئی۔
۳۵: محمد مصطفیٰ الدین لاری مولانا
شاہی مذہب کے بطلان، القدر عالم تھے، تحریر بچاؤ کا حاشیہ لکھا جو کہ
لاری کے نام سے مشہور ہے، ۱۰۰۰ھ کو فوت ہوئے۔

۳۶: ابو اسعد محمد بن محمد بن مصطفیٰ مولانا
ولایت قلعہ کے قریب قصبہ آمد میں ہوئی، نقد علمی اور تحریر قرآن
فری میں کیا، دکنہ تھے، خطیب ہمسریں کا قتب علامہ سلطان سلیم جوئے
نے وقت بخشی، برائی و ستارہ ولایت کا آپ کے ہاتھ سے شرف کا یا تھا، قرآن
فری کی ایک تفسیر لکھی جس کا نام اردو اصل، سلیم، ولی مولانا القرآن، اگر کریم
ہے۔ یہ تحریر کثافت اور بچاؤ کی روٹی میں عرب کی گئی ہے، اور سندھ تحریر
کے باب میں مستحق جانی ہے، تحریر کی شکل پر سلطان اعلیٰان وقت کے
ساتھ لے کر دیوان خاص کے اور مار، دیکھ آج اور مصر کا دوا کی اگر وہ یہ ہے
آجی (فری کی) مقرر کیا، مکتوب ۱۰۰۰ھ میں دوا، مصر کا اور جوہب انصاری
مسی ان کے کے پہلو میں دیکھ کر دیکھنے لگے، آپ کی تحریر عام طور پر تھی ہے۔

۳۷: شیخ حسن بن محمد گجراتی مولانا
تفسیر قرآن کریم میں مہارت، سادہ حاصل تھی، ایک تحریر بہ نام تحریر بھی
لکھی اور تحریر بچاؤ کا حاشیہ لکھا، احمد آباد میں ۱۰۰۰ھ کو وفات پائی۔

۳۸: شیخ بدر الدین محمد انصاری مولانا
ایک جہم تحریر لکھی، اور اس کیلئے جامع صوبہ دمشق میں تہذیبی مجلس کا
انتظام کیا، سلطان جوئے نے ملک کے سادہ علامہ کے سامنے تحریر کو پیش کیا
سب نے تصدیق فرمائی، سلطان نے مقرر کو غلط قرار دیا، انکار کیا۔
وفات ۱۰۰۰ھ کو ہوئی۔

۳۹: محمد بن ابی الحسن محمد بن عمر مولانا
ابو حامد تھے، سید جہم، سید جہم کی ادبیت، لکھنؤ میں اس تحریر صمدی
صمدی وصالی کی تعداد چار سے زیادہ ہے، یہ تحریر بہ نام جہم تسلیم کی فلم
صلیٰ اختر لکھی، ۱۰۰۰ھ کو وفات پائی۔

۴۰: مولانا وجہ الدین گجراتی مولانا
احمد اوس ایک، بی، سندھ قائم کیا، تحریر بچاؤ کا حاشیہ اور بچاؤ کی
تفسیر پر حاشیہ لکھا، ۱۰۰۰ھ کو وادی شرف فوت ہوئے، آپ کے حاشیہ بچاؤ کی

کے نام کی شریعت لکھی ہے ۱۰۰۰ کلمات پر ہے۔

۲: شیخ محمد بن یوسف حرانی

مکرات میں ۱۰۳۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۰۸۰ھ میں اقامت اختیار فرمائی۔ قرآن مجید کی ایک تفسیر قرآن ہدایت نامی ہے لکھی ۱۰۸۰ھ میں تفسیر فیہ بیان عربی جاتی کی طرز پر لکھی ۱۰۸۰ھ میں ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۳: نعمت خان حرانی

۱۰۸۰ھ میں لکھی کے مکتوب عالم تھے قرآن کریم کی ایک تفسیر عربی میں لکھی ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ھ میں ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ھ میں ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۴: شیخ جمال الدین ولد کن الدین حرانی

۱۰۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کی تصانیف کی تعداد ۱۰۸۰ ہے حاشیہ تفسیر مدحک حاشیہ بدنی حاشیہ تفسیر مدی حاشیہ تفسیر مدی اور دیگر کتب لکھی ہیں ایک تفسیر ایک شخص جس کا نام تفسیر لکھی ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۵: علامہ غلام نقشبندی عظیم اللہ حرانی

قرآن کریم کے عربی اور لکھی تفسیر جامع تفسیر انوار لکھی سورۃ الاعراف کی مستقل تفسیر لکھی ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۶: ملا علی قاری

اصلی نام شیخ احمد حرانی تھا المعروف مدنی کی اور تہذیب لکھی ہے آپ سے لکھی کتابیں ہیں عربی میں ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۷: الامان اللہ بن نور اللہ فضل حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۸: مفتی شرف الدین حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۹: شیخ اعجاز علی خاں حرانی

مستقل تفسیر لکھی ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۰: شیخ محمد حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

تصوف سے متعلق لکھی ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۱: شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۲: مسیح عبدالغنی پانسی دہلی حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۳: شیخ محمد حاکم حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۴: مولانا محمد حکیم بریلوی حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۵: شاد محمد ثناء اللہ بن نور اللہ حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۶: مولانا نور اللہ بن احمد آبادی حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

۱۷: مولانا حامد لاہوری حرانی

۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے ۱۰۸۰ کلمات پر ہے۔

مستقل فقہ فقیر بھی کہیں ۱۶۰۰ھ تک نہ ہوئے۔

۱۸: شیخ محمد ناصر الدین آبادی رحمہ اللہ

آپ نے کئی کتابیں تصنیف فرمیں جن میں ایک فقیر احکام فقہ فقیر

ہے آپ کی وفات ۱۲۲۳ھ کو ہوئی

۱۹: شیخ ولی اللہ مجددی رحمہ اللہ

حضرت محمد سعید دہلوی بریلوی رحمہ اللہ کے بیٹے تھے اور کوئٹہ فتح پور شاہ

میں مقیم تھے تصوف میں راجع تھے مرنے کے علاوہ وہ جب علم تھے قرآن

مزدبانی ایک تحریر بھی لکھی۔ وفات ۱۲۶۶ھ کو ہوئی۔

۲۰: سید محمد وارث بنیارسکی رحمہ اللہ

باشیرہ مجددی کے زمانہ میں جن کے قاضی تھے۔ عقلی مسائل پر بھی کے

بچے تھے وفات ۱۲۷۰ھ کو ہوئی۔

تصانیف میں بہت سے فقہ فقیر آتی تھیں ان میں سے بعض پر مباحثہ جاری تھا

قرآن مجید کی ایک تحریر لکھی۔ وفات ۱۲۶۶ھ کو ہوئی۔

۲۱: محمد دوم عبد اللہ مجددی

مرزا خاں تھے وہ دہلی میں رہے تھے صاحب قلم بھی تھے تصانیف

کی تعداد ۱۰۰۰ سے زائد ہے ان میں سے ایک فقیر فقہ فقیر نامی ہے جس کا نام

فقیر نامی ہے۔ یہ بھی ۱۳۰۰ھ کو ہوئی ہے۔ وفات ۱۳۰۰ھ کو ہوئی۔

۲۲: شیخ ولی اللہ بنیارسکی رحمہ اللہ

آپ کو بریلوی کے نام سے بھی جانتے ہیں اور کئی تصانیف لکھی ہیں ان میں سے

میں سے ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر

نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی

تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے

ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر

نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی

تصانیف میں سے ایک فقہ فقیر نامی ہے اور ان کی تصانیف میں سے

۲۳: مولانا سید علی قاسمی رحمہ اللہ

مقام قرآن سے نہ صرف تھے بلکہ فقہ فقیر کی طرف سے قرآن مجید کی ایک

تصنیف پر مبنی تھی۔ یہ بھی ۱۲۷۰ھ کو ہوئی۔

۲۴: شاہ مراد اللہ انصاری رحمہ اللہ

مراد پورہ میں تھے فقیر بھی لکھے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

میں ایک فقہ فقیر ہے۔ یہ دو تصانیف حاصل ہوئی اور ان میں قرآن

مداخلت نہ پاتے۔ کہ باوجود بھی خدمات دیچھوڑیں ماحول کی تعمیر و ترقی اور شہر
وہی اللہ کی آخر تصانیف میں گماں میں۔ ترقی اور معاشی کی ترقی پر طبع کرنا میں ترقی
نہایت کا ترجمہ اور دہشتناکی ترقی کی حکمران سے کرنا باوجود کہ جو پول کے
مرکزی کتب خانہ میں موجود ہے۔ وفات ۱۳۹۹ھ میں ہوئی۔

۳۱: سید حاجی محمد فوزی ترقی کریم

آپ عظیم الشان عالم تھے قرآن کریم کی ایک تفسیر کھنجر شرابی مروج
میں اس کو لکھ کر، اس تفسیر میں ہر سورہ کی ابتدا میں تفسیر شہرہ وادان کے
اپنے لائے اس میں سورہ کے مضمون کا خلاصہ ہے۔ مرقعہ کا ۱۴۱۸ھ میں
لکھی ہے جو کہ ۱۳۹۹ھ مروج، دیکھی ہے۔

۳۲: سید بابا قادری ابن شاہ محمد جوسف جرنہ

میر آباد، ان کے بیٹے بابا عالم اور حضرت تھے، آپ کی تصانیف میں
قرآن کریم کی تفسیر ستر بلبل، تفسیر لولہ بدیع بھی ہے جو کہ ایک جہد
میں ہے بھی ملک میں لکھی گئی۔ کتب خانہ مکتبہ بدیع آباد میں اس کا
موجود ہے۔

۳۳: مراد علی ولد حضرت مولانا شیخ عبدالرحمن السمرانی جرنہ

آپ بہت جیسے عالم و مشہور صوفی تھے آپ نے شہر زبان میں تفسیر
نعمی جہد جہد میں مکتوب ہے۔ اپنی تفسیر کی وجہ سے یہی کہانی کہ
زہرا کہ درجہ دست تفسیر ہے شہر
لکھی۔ زبان طبعات وادان
تفسیر کی تکمیل ۱۳۸۸ھ ہے۔

۳۴: خواجہ محمد سعید اللہ خانی جرنہ

آپ کا زمانہ ترقی مصلیٰ بہ بزم حضرت شیخ مدظلہ العالی دارالافت
کے چند حکام و مامور تھائی اس زمانہ میں ان کی قومیت کی تفسیر کا نام مشہور ہوئی۔
آپ کی پہلی کتاب تقریباً ۱۳۱۱ھ میں لکھی گئی اور اس کی طبع ہوا ہے
مائل کے پھر حضرت فویدہ میں تکلیف میں پہلی۔ اس کا نام ہر حال کے بعد
فویہ لکھی۔ یہی ترقی کی تفسیر تھی کہ اس پہلی سے محمدیہ عالم کی یاد سے
خاتون حضرت فویدہ میں لکھی جرنہ۔ یہ عالمی جہد وادان سے ہوا ہے۔
آپ علم و تصوف اور دوسرے علم میں اپنے دور کے مشہور ترین بزرگ
تھے اور آپ کی زار میں بھی اس طرح علم و دست علم کا یہ چار بارہا سن تھے
تقریباً اس دور میں سعید اللہ خانی جرنہ پیدا ہوئے۔

آپ نے ایک تفسیر قرآن عربی میں لکھی جو بھی تک غیر مکتوب ہے اس
تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ اچانک تفسیر اور جو ہے۔ آپ کی وفات
۱۳۵۵ھ میں ہوئی۔

۳۵: سید کاظم محمد شریف۔ معروف بہ ابی زکریا جرنہ

تری میں شہرستان کے قاضی تھے۔ وزیر خزانہ میں کافی مہارت اور مصلحت
تھا ایک کتاب ہے نام نہاد وندہ فقر و فاقہ، مفسر و مفسر و فقر و فاقہ
نعمی، جس میں بیرونی، شیخ زبانی اور الدہان تفسیر کی اور شہر ابی السعد کا
اختیار مکتوب کر دیا۔ ۱۳۸۹ھ تک زندہ تھے۔

۳۶: مولوی سعید اللہ بن سعید اللہ خانی جرنہ

آپ کی تصانیف میں نہایت بڑی کتاب کی زبان میں ہے۔ ۱۳۸۹ھ وفات ہوئی۔

۳۷: مولانا قطب الدین نون بن ابی الدین زکریا جرنہ

مکتوب عالم تھے ترقی اور ترقی میں مشہور تھے قرآن مجید کو ایک تفسیر میں
نامہ مکتوب اور اس میں جہد وادان وادان ہے ۱۳۸۹ھ وفات ہوئی۔

۳۸: مولانا نصیر الدین بن جلال الدین جرنہ

ہاں ہے، میں جہد کے قانونی نامہ ہیں، قرآن مجید کی ایک تفسیر ہے
۱۳۸۹ھ میں تفسیر ہے۔ ۱۳۸۹ھ وفات ہوئی۔

۳۹: مولانا عبدالغنی بن جرنہ

آپ ابی الافان کہلاتے تھے مکتوب اور مکتوب عالم ہیں تھے۔ آپ کی
تفسیر میں تفسیر بات اتران ہے۔ ۱۳۹۰ھ وفات ہوئی۔

۴۰: شیخ محمد بن سعید اللہ خانی جرنہ

آپ نے ترقی سے بہت کر کے مکتوب کو پاس تھے تالیف کوئی کے
مکتوب میں ہے، مکتوب عالم تھے تفسیر جامع ابیان کا تفسیر شہرہ میں
انھما ہے۔ ۱۳۹۹ھ میں وفات ہوئی۔

۴۱: مولانا محمد جاسم بن ترقی جرنہ

اول وقت امام وندہ بڑی جہد کے دست لکھ بہت بہت تھی۔
وہ بہت کے فہم میں اور علم کا شہرہ کرنا جو نامہ اسلام کی تمام ترین
اور ہے۔ آپ نے لکھی تھی حلیف میں جن میں "اسرار قرآنی" نامی
تھیک مکتوب عالم بھی ہے جس میں استفادہ اور مکتوب کی تفسیر ہے۔ وہ
"تفسیر مکتوب" نامی ہے مکتوب عالم ہے۔ حضرت مولوی قدس سرہ
کی وفات ۱۳۷۵ھ کو ہوئی اور اردو میں ہے۔

۴۲: مفتی جمال الدین بن سعید اللہ بن جرنہ

حضرت عالمی تفسیر کے مکتوب فہم کے، تو ساتھ ہی مکتوب وفاق
تفسیر کی جہد سے جو مکتوب ہے، اس میں مکتوب کی تفسیر مکتوب ہے مکتوب
ادان یہ مکتوب دہا مکتوب ہے آپ کا نام مولانا مکتوب مکتوب

۸: حضرت مولانا فضل الرحمن رنج مراد آبادی مدظلہ

[illegible]

۹: سید محمد نواز کی لکھنی مرید

عقبن نامی نقیب میں ۱۲۲۰ھ کو پورے کے کرم میں شہنشاہ جہاںگیر
سے قتل کیا گیا اور یہ حضور اقصیٰ سے سزا دینے اور پھر اکر کرم
کرم میں آدہ دینے کا ارادہ کیا آپ تصانیف کی تعداد ایک سو تک ہے۔
قرآن مجید کی ایک تفسیر جامع التفسیر التفسیر لعلہ التفسیر ہے جو
کتاب کی زندگی میں ہی ہو چکی تھی روزے کے کرم میں ۱۲۱۸ھ میں ہوئی۔

۱۰: مولانا ناصر الدین ایلواکسور، دہلی

علوم اسلامیہ میں کوئی جدوجہد تھی۔ بیادہ منہ ربی کے سامنے نہ فرو ہوئی تھی۔ کائنات، خداوندِ مہربان میں سماج تھے سرسبز تھے قرآن حکیم کی نہ (تقریباً) کوئی جہاز کے دروازے تک مستقل تعمیر یا نام تکمیل پہنچا ہوا تھا۔

۱: شیخ محمد حسن بن کرامت علی امروہی جہلمی

مولانا فضل خاں آبادی فریضہ اہل سنت، صدر مدرس دینی دہلی، سے ملنے کی درخواست کی۔ آخر میں مولانا احمد علی کی مختلف رائے کے آدھ کتابت کے ذریعہ دوست و مخالفین، زبور، لبریری، مجلہ و مسکن غازی کی تعمیر بھی جس کام کا عالم الاسرار ہے، حضرت شری کے نام سے بھی مشہور ہے، زبور، تعمیر، کتابت لبریری، ان کے ناموں کے ساتھ کتابت لبریری۔

۱۲: مولانا رشید احمد گنگوہی

حضرت ولی اہل امانہ کو اس سرفراہ سے بہت اختلاف سے شرف اہل
علوم کا ظہور کیا اور وہ اس میں ملکہ مقام پر تھے، اور اس وقت کہیں کوئی اور شاہد آپ
کا جامہ پہن نہیں تھے، دارالعلوم دیوبند کے سرپرست تھے، اکثر مشہور تھے، میں
آپ کے شاگرد ہیں، علم حدیث میں بڑی اور ترقی کی طرف سے، لکھنؤ میں آپ
کا محکمہ فتاویٰ "فتاویٰ رشیدیہ" دینی اور دنیوی، کئی سالوں کی تقریر بھی فرمائی
ہے، مبارک ہے کہ ۱۳۵۰ھ میں شیخ مولانا ابوالدوست علی صاحب مدظلہ کی

۱۳: فتح محمد تاس لکھنؤی پبلشرز

”یہ بے تکلفی کے لیے غذا ہے۔ یہ کھانا کھا اور اسے ’ذوقِ صمیمین‘

چودھویں صدی ہجری کے مفسرین قرآن مجید

۱: شاہ عبدالرحمن اختر بخٹوری ہمدان

یہاں طبعی شہنشاہی کے لئے جو اسے خلقِ خدا پر کئی دہائیوں سے دوستی کے
 واسطے دیکھ کر اور استیفاء کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ نے تیسرے تھوڑے ہی کاررو
 زبان میں زمرہ بن جو فیض الہادی کے نام سے آج صوبہ میں جہاں جہاں چکا
 ہے جہاں اس کی فی احوال میرا ہمارے ہی لکھی۔ جو کہ چوتھیں ہزار اشعار پر مشتمل
 ہے۔ ان کی کرم کی ایک تصویر ہے۔ جو ہر فیضی کے لئے میرا دھندہ ہے کہ کسی جو عجیب
 اور انکسش ہے۔ یہ وہ ضرور دیکھیں ۲۰۰ دیکھیں وہ ذاتی تھی۔

۴: مولانا رفیع الرحمن صاحب ریڈیو کی جہانگیر

چہاں سولہ اٹھنیں حق وطلحہ، ان فضل و امام فخرہ یاری سے وکتساب فیض
نہا، تفسیر پندلہ کا حاشیہ از تفسیر جلالین کا حاشیہ تعلو، ۱۲۷۱ھ کو فوت ہوئے۔

۴: نماز علی مرتضیٰ

”سب سولی بہت، ہمیں تھے مگر علوم دینیہ کے ساتھ عقل اور شغف تو ایک۔“
تفسیر تمام خبر مودتہ ایمان لکھی ۴۰، ۴۱ اور کونالٹ: ۲۰۱۔

۱۳: مجموعہ فقہ کی طرف سے

آپ اسحق کے مشہور علماء میں سے تھے تفسیر کے ساتھ غامی لکھتے تھے،
دارالامان اسی ایک تفسیر تھی، جو فیضی کی جامع انہم کی طرح صرف پندرہ
میں سے ایک مطبوعہ سے آواز ۱۳۵۱ھ میں آئی۔

۵. مولانا ابوالحسن علی Nadwi

اُن کے سبب ظلم واقعہ ہوا۔ آپ نے زبانِ استغاثہ کو بجلی بند نہ کیا۔
 اہلِ یمنوں نے ان سے نکلتا کیا، ایزن ہر طرح کی سختیاں کیں، قرآن
 مجید کی تحریراتِ الہامیہ پر لڑا، اُن کی کھلی اور کھلی غیر فرقہ جمعیہ
 لہجوں ہے۔ اور جو بالی اور عمر سے دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے وہ نوت
 سے اس کا کوئی فتح لہجوں کا روزِ مرثیہ ہو گیا ہے۔

۶۔ حافظ مولوی محمد بن ماریک الشہ ہمدانی

نہرو کے قصبہ کھنویس پر وہ سب سے بڑی مٹی کی دھڑ مٹھل ایک کتاب
نام غازی آباد اللہ علم پر لکھی ایک خیرہ گھوڑا چال لکھنوی میں لکھی یہ قصبہ غازی
کھنوی نام۔ اسات علمہ وہاں میں مطلوب۔ م۔ اوت۔ ۱۳۶۰ھ کو بنی۔

۷: قاضی القضاۃ الدیلمی و آریاوی جہانگیر

آپ بیوہ خاتون تھیں۔ آپ کی ساری عمر بے اختیار غم و اندوہ میں گزری۔ آپ کی ساری عمر بے اختیار غم و اندوہ میں گزری۔ آپ کی ساری عمر بے اختیار غم و اندوہ میں گزری۔

۱۸: مولانا قرآن مجید کی تفسیر کا شوق یہاں سے ہی پیدا ہوا۔ اس کی متعدد تفسیریں رقم و غلام کیا جو

۱۹: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۰: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۱: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۲: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۳: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۴: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۵: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۶: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۷: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۸: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۲۹: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

۳۰: مولانا سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ

میں نے قرآن مجید حفظ کرنا علومِ دینیہ پر اور احادیث میں اپنے دور کے گوہر یکجا کرے۔
 اس کی کتابیں شریف فرمائی، جن میں سے "مشکلات القرآن" بھی ہے۔
 اس کا لفظ اور اس کی قرآن کریم پر وارد ہونے والے مشکلات کے حقائق
 میں میں صرف سورہ فرقان کی تشریح میں آٹھ سو مسائل اور سو جوابات لکھ کر کیا ہے
 (احوال و حالات دارالافتاء اسلامیہ، ص ۱۰۱)۔

۵۳: مولانا عبد الرحیم صاحب جلالہ

آپ اعلیٰ حضرت اہل اہل علم و فضلہ، جن کی خواہش تھوڑی کے مسئلہ شہرہ ۱۱۱
مطالعہ جامعہ دہلی پر (۱۲۷۱ھ) طبع ہوئی، جلد ۱ کے قزاقہ جہت میں علامہ اسلامیہ
سے راحت کے بعد دینی خدمت سے اجازت ملی اور اپنے وطن مہاجر کی دینی تفریبات
تعمیل میں اہل قرآن عزیز کا کوئی کمی نہ ہو۔ جس پر اور کئی دینی خدمات طبع مرتبہ
فرمائی گئی۔ اسے مطبعہ ایک طرف قرآن عزیز کا عربی متن اور اس کے افعال
عربی زبان میں ذکر فرمایا اور اسے مطبعہ شہرہ ایک طرف فرمایا۔ یہ
قرآن عزیز جس خیر کے سرحدی میں ہو چکا ہے، کو کوئی زبان کے تمام
میں سب سے زیادہ مفید ہے، جس پر ہر ایک کا تفصیلی حال معلوم ہو۔

۵۴: موارد اسیر محمد عبدالکبیر و یاروگامی

آپ شیخ شہید سوانح نگار ابراہیم گھزنہ کے ساتھ ملائے تھے اور دینی میں ولادت دینی اور چاہا ایم جلیات نے گئے سلطانہ اہل فہم سے تھے شیخ عالم تھے اور ملک میں طریقہ چاہیہ کے پڑھے آپ نے دینی کی تمام قرآنی تہذیب کا انتخاب کر کے فارسی زبان میں انکی تفسیر بنام تفسیر المصنفہ لکھی جس میں ۷۰ فراموش ۱۱۱۱ کو کوئی اور دینی عیسائی کی عبارت ۱۱۱۱ کو کوئی مستتر کا سال ولادت معلوم ہے تفسیر اصل سیکرٹا ریا کی کتاب دینی کی تفسیر ہے۔

۵۵: مولانا مجید الشاذلی نور محمد

شیخ الشیخ سید احمد علی صاحب لاہوری دس سڑک علیہ السلام کے فرزند
 اور احمد اور ان کے چچا علی ہیں، اگرچہ ان کی تصویر قلم رب نہیں فرمائی تھی اپنے
 مرنے کی قدر واند کے جاننے کرد و در تصویر خاص و عام نہ تھی طرح جاری
 رکھے، وہ ہے اب اللہ تعالیٰ روز اجماع بخیر۔

۵۶: حافظ محمد عیسیٰ مولانا عبد اللہ درخشاں

پاکستان کے ممتاز علماء میں سے تھے آپ نے اگرچہ کئی تفسیر عربیہ میں فراموشی مگر کتب التفسیر و ترویج میں نے ۵۰۰ سے زائد ایسے ایسے کتب و رسائل کی تفسیر آپ کا تیسرا ذخیرہ ہے اور ان کے ذریعہ ان کی تفسیر حاصل کی جا سکتی ہے۔

۵۷: مولانا محسن الحق افغانی

حضرت انور شاہ اقدس سرہ نے کھجور شیدہ میں، اردو اصطلاح ہند کے مطابق
 ہر دس دویہ صراف قلات، پنج انگیرہ کا ماسوا اصطلاح ہند پر، ممتاز کن مشہور کنی
 کو کلاں و فوجر یا عزازات سے شرف دے تہ، کے تعمیر میں مصدب زہیل
 خدمات سر فرمایا ہیں، یہی علم ملتا آئے، رنگ بجا، ہر معرخی کے کتاب میں

کہا کہ جی کی بنیاد اہل پاکستان کے حقوق، انعام، قرار و سچے گئے، تعمیر، حلافہ
 "خبر غریب" اور "خبر غریب" جو آٹھ ہلہلو میں ملوہ ہے۔ وہات ۱۹۹۶ء میں
 ہوا، آپ کی تعمیر کا ترجمہ جلد، ان نامی کی دہا اور تھیں میں بھی۔
 ۱۹۹۶ء: مولانا محمد مسطفیٰ بنوری کا جلیغہ

[illegible]

(انور حلق) وہ اعظم یونہی جس سے منور اختر پائی حضرت علیؓ
 فوٹو سزاوار پادشاہی و شہزادہ کی تھیں وہ درجہ امیر اسلامیہ کی شہ
 کے لئے تھے۔ قرآن حکیم کی چشمِ تعمیر تمام تعمیر انور کی تھی۔ کسی مہم کا پہلا
 روزی بھی ہو گا۔ وفات ۱۳۸۸ھ کو تھی۔

[illegible]

۵: مولانا مفتی محمد عاشق الدینی بلوچ شہری رحمہ اللہ

آپ داد مار کے ساتھ تہذیب و تمدن کے سب سے صاحب تصانیف ہیں جو تمام خوشوں میں مقبول ہیں۔ بلوچستان کی پاکستان میں دوسری دہائی میں خوشنویس ہیں۔ ۱۳۴۲ھ میں یہ مولانا ہجرت کی اور مختصر قرآن جام انوار العالیان کی مختلف امداد افریقہ کی علمی ادارہ تبلیغات افریقہ کے مکتب سے دستیاب ہیں۔ اور اس کے بعد مکمل تحریر (توسیع) کے بعد مکمل کتاب کو پڑھ کر ان کا دل خوش رہا ہے۔

[illegible]

۵۲: شیخ اسماعیل قیس

شانی کی گئی ہے۔ آپ نے یہاں کی کتب خانہ کے متعلق میں جو ملاحظہ فرمایا، وہاں بہت سی کتب و کتابتیں تھیں۔

۵۸۔ مولانا محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۵۹۔ محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۰۔ ڈاکٹر محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۱۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۲۔ محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۳۔ محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۴۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب صدیقی

آپ نے مولانا محمد علی صاحب صدیقی کے ذریعہ، جن کی پاکیزگی میں ایک نئی راہ تھی، وہاں میں آپ کی بہت سی کتابیں اور کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔ یہاں سے کتب خانہ کی بہت سی کتب آپ نے فراموش نہیں کی تھیں۔

۶۵۔ محمد علی صاحب صدیقی

فرما رہا ہے جس میں ملکی تکرار ہے۔

آپ نے غلط تفسیر نہیں کی، جب کہ وہ ایسا اعتراض تھا کہ شائع کی ہے۔
تو یہی جان لی جا رہی ہے۔ اس تفسیر کا نام "میں قرآن" ہے اس کی
خصوصیت یہ ہے کہ اس میں باطل فرقوں کے اعتراضات کے بدلے اور محکم
جواب دینے کے ہیں۔ معترض حکیم استقبالی نے فرمایا کہ اس میں تفسیر
قرآن کو یہ حوالہ دیا ہے کہ قرآن مجید قرآن کی اسمیاتی اصطلاح نہیں۔

۶۵۔ حضرت مولانا عبداللہ بھٹوی حجازی

تفسیر مہدی کے شائع ہو رہی ہے۔

۶۶۔ حضرت مولانا محمد مودی جھانسی والی حیدرآباد

آپ حضرت مولانا فضل حق قرطبی متکلم بڑی تھوڑے کے تلمیذ تھے۔

آپ نے بھی قرآن باب کی ایک مفسر تفسیر مہدی کی برہم بھی تک غیر مطبوعہ
ہے۔ (دوسرا تفسیر کی بحث کی)

چند سوالات پر مسیحی اور اسلام اور انسانی تقاریر کا خلاصہ

۱۔ حضرت مولانا محمد علی میراں مدنی حیدرآباد

آپ کی شخصیت ممتاز و ذریعہ تفسیر ہے اور وہ آپ کی خدمت کوئی

نہی تھی ہے جو کہ خود اس کے ذہن کا ہوا ہے کہ کونہ نہی نے ہوا

باج ملائیوں اور زلف آپ نے نہی کی شجہ و اجلی کے نام سے

ہیں۔ کی تفسیر اور ان کے نام سے اور اس کی مراد ان کے نام سے

یا ایہات اور دوسرے میں آپ نے قرآن الکریم کے نام سے

ان کے نام سے اور آپ اپنی مہدی کے نام سے قرآن تھے۔

آپ نے قرآن کے نام سے تفسیر کی ہے جس میں کونہ نہی اور مہدی ہے

۲۔ حضرت مولانا موصوفی عبداللہ موصوفی مدظلہ العالی

آپ نے قرآن مہدی کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

جس آپ کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

آپ کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

وزیر آراء دیتے ہیں۔ جب مال علیہ السلام نے قرآن الکریم کے

نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے قرآن الکریم کے نام سے

یہ قرآن مجید کا وہ حصہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو بتایا ہے کہ ان کے لئے جو کام اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں، ان کو بجا کرنا ان کے لئے بہترین اور سب سے زیادہ نفع دہن والا کام ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو کام مقرر کیے ہیں، ان کو بجا کرنا ان کے لئے بہترین اور سب سے زیادہ نفع دہن والا کام ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو کام مقرر کیے ہیں، ان کو بجا کرنا ان کے لئے بہترین اور سب سے زیادہ نفع دہن والا کام ہے۔

خصائص: سورہ طہ اعلیٰ و کفایت علیٰ اربعہ علم سلک قرطانیہ ترجمہ، مؤلف: عبدالملک الدینی، فوریت: ۱۵، جلد: ۱، قیمت: ۱۰ روپے۔

خواتین: اس طرح کی سہولتیں کیونکر برقرار رکھیں گے؟
 اعلیٰ درجے کے افسران کی رہنمائی سے ہر قسم کی سہولتیں برقرار رکھیں گے۔

خواص: ۱۔ یہ فاضل آبادیت سے مسطورہ ہے۔ یہ آیت امرِ باطن
 نے جس کے چہلے سے، وہ غفلت سوزی سے آلودہ ہو، وہ چرہ و گاہ سے، وہ عزت
 سے آلودہ ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی تو اس کی
 جان پر، کچھ عجیبانہ طور پر ایک درویشانہ اندازِ مہر و کرم سے مسرت ہوئی
 کے لئے سے اور اس میں کے، یہ بھی ہے کہ آنحضرت سے فرمودہ: "ایک شخص نے
 زعفران کے لہذا میں مسلمانوں کے لئے یہ چوکی۔" وہ وہ چوکی میں کھانا کھا

یہ انتہائی نازک اور دو آہستہ سے اجاگر رہنے والی کتاب ہے۔ اس کے بارے میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ایک علمی و ادبی کتاب ہے، جس کے ساتھ ساتھ ایک تاریخی و سیاسی کتاب بھی ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ ہمیں ایک نیا دور کا آغاز ملتا ہے، جس کا نام ہے "نیا دور"۔

[illegible]

فضائل: سیرت خریف میں ان سے آٹھ شخصوں کی سلیبیں ملے گی۔ ان میں سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے جہنم میں بھیجا ہے۔

خواہش: کسی عیب کی طرف مٹکی نہ ہو، مصیبت نہ آئے، سب احوال آج اور شرف ان کی یاد آج ہے، جو جہنم میں آئے گا، ان کی نجات کر لیتا ہے۔

[illegible]

تھوڑے پڑوسی میں غایب ہونے کا یہ تھوڑے ہی میں ہو گا، مگر اے کے
 اٹھائے والے لئے اے کے لئے اٹھائے کرتے ہیں گے۔

[illegible]

خواص: آکھڑت ملاندا ایہ پھرتے اور تانور ہا ہے گوشتی میں ہوا
ہوتے آکھڑت سے اللہ صحر جہاں موسیٰ ہاں رہی تھوڑو رحیم رما اللہ
واللہ اعلم ذلہذا آخری ہے کہ زنا پر اگر امت کو کافی ہے کھنڈہ کھانے

جواہر: اے بھائی! کس وقت کے لڑائی میں تیرے بھائی اور میں نے شرکت کی؟

خواص: دوسرا اس آیت کا جملہ حکم یہ ہے کہ قہر پر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے کہ وہ اس شخص کو جو اس سے بدگوار ہو، اس کے لیے عذاب کا سزا دے۔

خواجہ: حضرت امیر المومنین سے ملائے تھے۔ ان سے یہ گفتگو ہوئی تھی کہ
 دولتِ قمریہ میں طرفت نہ کی جائے۔ حضرت نے فرمایا: ہاں، لیکن اگر اس وقت میں
 سے یہ گفتگو نہ ہو، تو اس وقت میں یہ گفتگو نہ ہو۔

خدا کی فضیلت: سورہ النحلہ ۱۶: ۱۲ میں آیت ہے:

لَا تَدْرِي لَكَ بِمَنْ يَرْزُقُكَ فَعِظْ صَبْرًا

تو تو نہیں جانتا کہ کون سے مالک نے تجھے روزی رکھا ہے، اس لیے صبر سے نصیحت کر۔

[illegible][illegible]

خواہی: صریح ہے کہ انہی کے پاس وہی اور ان کے لئے وہی ہے۔

خدا انصاف: اللہ تعالیٰ نے ہر وقت انصاف سے ہر شے کو پیدا کیا ہے۔

